سیراب دو عالم ہین ترے خوان کرم سی
محروم رہا کوئی نہ بھوکا نہ پیاسا

ایسے تری اک کن سی ہین سیکڑون عالم
قدرت مین تری جب بھی کمی کی نہ جھلا

بگڑی ہوئی سب میرے بنا فضل سی اپنے
بر لا تو مرادین مری سب ای مرے مولا

ہین فضل و کرم سے ترے شادان ہون دائم
اولاد کو خوشحال مری رکھہ تو ہمیشہ،

تو دی جسے نعمت اوسے ہی دشت بھی گلشن
ہر خار سے پھل پھول ملین اوسکو خدایا

پیاسا جسے رکھے نہو اوسکا کبھی لب تر
قطرہ بھی نہ پائے رہی دریا مین پیاسا

اک نام کو شمہ ہے تری لاکھہ کرم کا،
بچونپہ جو کرتے ہین کرم مادر و بابا،

تشبیہہ تری لاکھہ پیار دلسے ہے پیاری
اک پیار کا آسائش کونین نتیجہ،

شایان ہے تکبر تجھے اور عظمت و اجلال
تو جیسا تھا ویسا ہی سدا یون ہی رہیگا

تو فرد و صمد تجھہ کو کسی سے نہین نسبت
مان باپ تیری کوئی بیوی ہے نہ بیٹا،

مسجود دو عالم تو ہی محبوب دو عالم
تو سب کا خداوند تو ہی سب کا ہے ملجا

مطلع ثانی

ہے رنگ ہر اک جا پہ ترا سب سے نرالا
نیرنگ ترا صومعہ بتخانہ و کعبہ

معشوق کی مستانہ ادا ایک ترا ناز
اک تری ادا ولولۂ عاشق شیدا

ذرہ سا تھا اک پرتوہ حسن دل افروز
لیلی کے کرشمون مین جو مجنون کو دکھایا

فردوس کی سب نعمتین اک شمہ بخشش
ادنے سا کرشمہ ہے ترا نازش حورا،

ہین نازگداؤنکو تری در پہ ہزارون
ہر عاشق بیدل کا تری راز نرالا

اعدا کی نوازش ترا ادنی سا کرشمہ
خونریزی احباب ہے اک ناز پیارا

ہر عاجز و بیکس کا تو ہی یاور و ہمدم
مرہم ہے ترا لطف و کرم خستہ دلونکا

تو جسکو نہ چاہے تو نہ چاہے اوسی کوئی
جسپر ہو تری مہر جہان اوسپہ ہو شیدا

جسپر نظر لطف ہو محبوب جہان ہے
ٹیڑھی ہو نظر جس پہ نہین کوئی بھی اوسکا

گر تو نہ سجھائے تو فلاطون بہی ہی مجنون
رہبر ہو تو دنیا سے ہے دیوانہ سیانا

عشاق کو جو رنگ کرے تیغ ادا سے
پوشیدہ نہین حال حسینؑ ابن علیؑ کا

اے تیری جلالت ذکریاؑ ہوے دو نیم
راضی رہے پر ڈر سے ترے دم بھی نہ مارا

جلباب تحیر ہین رسولونپہ ہزارون
اے تیری قسم تیری شان اس بھی اعلیٰ

گو خلق گنہگار رہے پر تیرے کرم نے
بالکل قلم لطف سے عصیان کو مٹایا

اے بحر کرم عام ترا عفو و کرم ہے
ق
ہو نیک کہ بد سب کو ہے تیرا ہی سہارا

زہاد کو ہے ناز اگر زہد پہ اپنے
رندان قدح نوش کو بخشش پہ بہروسا

رتبہ یہہ شہیدان محبت کا ہے ترے پہ
ق
ہے تیرے سوا کچھ اونہین دولت عقبیٰ

بیکا یہہ تری دید کا ہر وقت ہے اونکو
دیدار سے دیدار کی بڑہتی ہے تمنا

رحمت ہے تری خلقت احمدؐ پئے عالم
جلوے تری نیرنگی کے ہین آدمؑ و حوا

اس عاجز دل خستہ کلامی پہ کرم کر
صدقہ مین شہ یثرب و بطحا کے خدایا

بھیج اونپہ صلوات اور سلام افضل و اکمل
اور اون کی سبھی آل صحابہ پہ ہمیشہ

قصیدہ در نعت سرورِ عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از مولانا احمد جام زندہ فیل رحمۃ اللہ علیہ ومثلث از خاکسار عبدالرزاق کلامی

اے رہ نمائے جز و کل دی شافع روز جزا | اے صدر ایوان رسل دی شمع جمع انبیا
خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا

دنیا و عقبیٰ رام تو فتح و ظفر اعلام تو | طٰہٰ و یٰسین نام تو انا فتحنا کام تو
قرآن ز حق پیغام تو اے آفرینش را بہا

عزمت مؤید آمدہ حکمت مخلد آمدہ | نامت محمد آمدہ محمود و احمد آمدہ
دین تو سرمد آمدہ بوالقاسم است کنیت ترا

دل خستگان را مرہمی فردوس را ہم قاسمی | ہم صدر بدر عالمی ہم تاج فخر آدمی
ہم انبیا را خاتمی ہم مصطفیٰ ہم مجتبیٰ

سرکار حق سرکار تو دیدار حق دیدار تو | جنت سرائے یار تو رضوان امانت دار تو
وے از گل رخسار تو فردوس اعلیٰ را صفا

شمشیر حق ابروئے تو بازوئے حق بازوئے تو | ترک فلک ہندوئے تو واللیل وصف موئے تو
نور ملک از روئے تو نعت جمالت والضحیٰ

فرمان بر تو قدسیان حکمت روان تا لامکان | اے تاج بخش سروران وے خاتم پیغمبران
ہستی توئی صاحبقران بر دین و دنیا بادشا

اورنگ تو عرش برین محکوم تو دنیا و دین
احکام تو حبل المتین حاجب ترا روح الامین
اے رحمة للعالمین ہستی امام انبیا

ذات تو رحمت یکسراست انوار حق را مصدراست
روئے تو ماہ انور است رائے تو شمع خاور است
خلق تو عین کوثر است دست تو دریائے عطا

اے عالمے را قبلہ گہ بل دو جہان را بادشہ
انجم ترا خیل و سپہ بر قبہ ات خورشید و مہ
طاق شریعت بارگہ عرش مجیدت متکا

بر داوران تو داوری از برتران بالاتری
برتر ز چرخ چنبری بہتر ز ماہ و مشتری
بر دعوئے پیغمبری آمد ترا آہو گوا

زینت دہ خاک آدمی ہم نور افلاک آدمی
مقصود لولاک آدمی ہم چیست در چالاک آدمی
از عالم پاک آمدی جانہا فدایت مرحبا

شاہنشہ اعظم توئی فریادرس ہر دم توئی
نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی
ہر خستہ را مرہم توئی اے درد دلہا را شفا

احباب تو با کر و فر اعدا سراپا خیرہ سر
تخت فلک تاج قمر بہرت علم جوزا کمر
فتحت قریب و ہم ظفر دستت قدر تیغت قضا

سرو تو شمع انجمن حسن تو شان ذو المنن
از شوق رویت در چمن گل پارہ کردہ پیرہن
با گیسوت مشک ختن گر دم زند باشد خطا

بگرفت ما را شام غم ما ئیم با درد و الم ؎
اے اختر برج کرم از روضہ بیرون نہ قدم

تا از رخت چون صبح دم گیرد همه عالم ضیا

از بهر حق امداد کن گوشے سوئے فریاد کن — دل خستگان را شاد کن یارا ز غم آزاد کن

از عاشقانت یاد کن بخرام در کوئے وفا

مائیم و صد حرص و هوا دائم بعصیان مبتلا — از حضرت حق عفو ما در خواه از لطف و عطا

چون مانده ایم اے پیشوا در شدت خوف و رجا

من در گهت را چاکرم جز تو کسے را ننگرم — رسوا مکن در محشرم آزاد کن از هر درم

چون طبع مدحت گسترم گوید ترا از جان ثنا

بنمودهٔ یا شاهِ دین ما را رهٔ خلد برین — هر دم هزاران آفرین بر جانت از جان آفرین

ور فضل رب العالمین بر جسم پاکت از خدا

هر دم کلامی ناتوان سازد نه چون آه و فغان — چون احمدِ جامی نهان دارد گناهِ بیکران

از حق بخواه اے کامران عفوِ گناهِ این گدا

مسدس

ادا کیونکہ ہو شکر ربِ جلیل — یہ اوسکے کرم کی ہے روشن دلیل

کہ ہادی ہمارا ہے اوس کا خلیل — جو ہے قاسمِ کوثر و سلسبیل

امامِ رسل پیشوائے سبیل — امینِ خدا مہبطِ جبریل

حبیبِ خدا ہادیِ انس و جان — شہِ دو جہان فخرِ کون و مکان

پناہ نحیفان و بیچارگان / ہے بے شک تو اے شافع عاصیان

امام رسل پیشوائے سبیل / امین خدا مہبط جبرئیل

ہوئے جبکہ پیدا وہ سلطان دین / کہا قدسیون نے کہ چرخ برین

زمین ہوگئی تجھ سے برتر کہین / کہ ہین رونق افزائے روئے زمین

امام رسل پیشوائے سبیل / امین خدا مہبط جبرئیل

جو معراج کی شب وہ شاہ عجیب / گئے سیر جنت کو با فر و زیب

لگا کہنے رضوان کہ جاگے نصیب / یہ تشریف لائے خدا کے حبیب

امام رسل پیشوائے سبیل / امین خدا مہبط جبرئیل

پیمبر کو مرے وہ رتبہ ملا / کہین حشر مین ان سے کل انبیا

نہین کوئی شافع تمہارے سوا / کہ حق نے تمہین یا محمد کہا

امام رسل پیشوائے سبیل / امین خدا مہبط جبرئیل

پیاسا ہون اللہ کے واسطے / عطا جام دیدار ہو اب مجھے

پڑا ہون مین محتاج در پر ترے / خدا نے کیا بحر رحمت تجھے

امام رسل پیشوائے سبیل / امین خدا مہبط جبرئیل

کلامی پہ چشم عنایت مدام / رہے آپ کا ہے غلام غلام

سدا آپ پر ہون درود و سلام / ہین آپ ہی تو اے سرور ذوالکرام

امام رسل پیشوائے سبیل / امین خدا مہبط جبرئیل

دیباچہ نثر ریختۂ کلک جواہر سلک جناب فضیلت مآب جامع منقول و معقول حاوی فروع و اصول بحر زخار علوم واقف منطوق و مفہوم مولانائے مکرم مولوی سید عبدالحی صاحب رائے بریلوی مددگار ناظم ندوۃ العلما دار العلوم لکھنؤ دام اللہ برکاتہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ عربی کابروئے ہر دو سراست	کسیکہ خاک درش نیست خاک برسراو		

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ قدر حسنہ وجمالہ۔

آنحضرت کی محبت مسلمانوں کا ایمان ہے جن کی پیروی سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو سکتی ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

داغ غلامیت کرد رتبۂ خسرو بلند		میر ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید	

مقتضاے محبت یہ ہے کہ آپ کا ذکر خیر مجلسون مین اور درود پاک زبانون پر
ہر وقت جاری رہے من احب شیئًا اکثر ذکرہ اسی واسطے علماے کرام
نے حضرت کی سیر مین بڑی بڑی کتابین لکھی ہین۔ اور سچ پوچھو تو حدیث کی تمام
کتابین حضرت ہی کے ذکر خیر سے مالا مال ہین۔ مگر اس بحر ذخار سے موتیون کا
نکالنا ہر شخص کا کام نہین۔

ابن سید الناس کو خدا جزاے خیر دے جنہون نے اس بات پر نظر کر کے
ضروری حالات منتخب کر کے ایک رسالہ مین جمع کر دئے اور وہ ایک
مدت تک سرمۂ نظر اہل بینش رہے آخر زمانہ مین جب اکثر مسلمان اپنی بدقسمتی
سے عربی زبان سے ناآشنا ہوکر اس قابل نہ رہے کہ اوس سے فائدہ اٹھائین
حضرت مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ کی فرمایش سے جناب شاہ ولی اللہ
قدس سرہ العزیز نے فارسی مین اوس کا ترجمہ کیا جو سرور المحزون کے نام سے مشہور
ہے اور میرے ایک بزرگ مولوی سید محمد علی تخلص علی (خواہرزادۂ جناب
سید احمد رای بریلوی قدس سرہ العزیز نے (اس کو فارسی مین نظم فرمایا جو نواب
محمد علی خان صاحب بہادر مرحوم رئیس ٹونک کی فرمایش سے مطبع علوی مین چھپ
چکا ہے)، ایک مدت کے بعد انقلاب زمانہ نے فارسی کی بھی وہی حالت کر دی
جو عربی کی ہو چکی تھی۔ اس واسطے میرے بھائی مولوی سید ابو القاسم صاحب

رئیس مسودہ ضلع فتح پور نے اوسکا اُردو مین ترجمہ کیا جو نورُ علی نور کے نام سے مطبع مصطفائی چھپ گیا نیز یہ خواہش ظاہر کی کہ اسکو اُردو مین نظم کردیا جاسے تاکہ لطافت اس کا دوبالا ہوجاے اس خواہش کے موافق میرے بھویا مولوی حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب کلامی تخلص رائے بریلوی نزیل ٹونک نے اس کو نظم فرمایا۔ جناب ممدوح کی قابلیت کے ذکر کرنیکی حاجت نہین ان کی یہ نظم ناظرین کے لیے اس مادہ مین خود رہنما ہوسکتی ہے مگر اس بات کا ظاہر کرنا مین ضروری سمجھتا ہون کہ آپ کے دادا مولوی سید حمید الدین صاحب متخلص بہ حمیدی میر منشی نواب وزیر الدولہ مرحوم اور آپ کے نانا معتمد الامرا حضرت سید عبد الرحمن خان بہادر مظفر جنگ دونون جناب مولانا سید احمد قدس سرہ العزیز کے ہمشیر زادے اور مولوی سید محمد علی صاحب موصوف الصدر کے حقیقی بھائی تھے اسکو حسن اتفاق کہنا چاہیے کہ مولوی صاحب ممدوح نے فارسی مین نظم فرمایا تھا اور آپ نے اُردو مین۔ واقعات کا نظم کرنا بہت مشکل ہے مگر جس نے فتوح الشام کو پچیس ۲۵ ہزار شعرون مین نظم کیا ہو اوس کے نزدیک اس مختصر رسالہ کا نظم کردینا کیا بڑی بات ہے۔ صمصام الاسلام منظوم فتوح الشام کی نظم آپ کی ایسی مقبول ہوئی کہ چند دنون مین دوبارہ چھاپی گئی۔ دوسرا ایڈیشن اوس کا مطبع منشی نول کشور سے نکلا ہے جو قابل دید ہے خدا ے تعالےٰ نے آپکی اس نظم کو بھی مقبول فرمائے اور مسلمانون کو اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عنایت کرے آمین

رمن مذہبی حب الدیار لاہلہا۔ وللناس فیما یعشقون مذاہب

حررہ الفقیر عبدالحی اصلح اللہ شانہ وصانہ عما شانہ مقام لکھنؤ دارالعلوم ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۱۸ھ

ہوالمغنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حمد ہے اوس کو جو ہے خلاق کل
حمد ہے اوس کو جو ہے رزاق کل

حمد ہے اوس مالک غفار کو
حمد ہے اوس داور دادار کو

حمد اوس کو جو ہے سب سے بے نیاز
حمد اوس کو جو ہے سب کا چارہ ساز

حمد اوس کو جو ہے منعم ہر نفس
دوست اور دشمن کا ہی فریادرس

ناتوانون کو وہی دیتا ہے زور
فیل کو کرتا ہے دم مین مثل مور

چشم بینا مین وہی ہے جلوہ گر
ہے وہی موجود عرش و فرش پر

ہے ہر اک گل مین اوسی سی رنگ بو
ہے ہر اک دل مین اوسیکی جستجو

ہے اوسی سے زرد رنگ عاشقان
ہے وہی آرام جان بیدلان

آتش حسن آب و گل مین اوس سی ہے
سب ہوا و شوق دل مین اوس سے ہے

ہے اوسی سے آب و رنگ گل تمام
ہین اوسی سے نالۂ بلبل تمام

ہے رخ معشوق مین اوسکا جمال
عاشق بیدل ہین اوس سے خستہ حال

درد دے پھر دل کو دی اوس نے شفا
نام اوس کا دردمندون کی دوا

ناز لیلیٰ اوس کی ادنیٰ آن ہے
قیس جسپر جان سے قربان ہے
اوسکی ہی نیرنگیان ہین ہر طرف
شک نہین اسمین تکلف بر طرف
دیکھلو حالت جو ہے پروانہ کی
ہے وہی سوز و گداز شمع بہی
دل مین عاشق کے ہے گر سوز نہان
دمبدم معشوق ہے اوس کی زبان

بصیغہ مخاطبت

ہے نرالی شان تیری اے خدا
ہے تو ہی سب مین تو ہی سب سے جدا
ہم ہین فانی سب مگر باقی ہے تو
تشنہ لب سب خلق ہے ساقی ہے تو
بود سے تیرے ہے ہم سب کی نمود
ہیچ ہین ہم سب تو ہے واجب وجود
تیری ہستی کے ہین آگے سب فنا
شان تیری افضل اللہ ماشاء
تو سمندر کو کرے مثل سراب
ذرہ ذرہ کو کرے تو آفتاب
شاہ کو کر دے تو اکدم مین فقیر
اور گدا کو دے تو ہی تاج و سریر
جس جگہہ برسے ترا ابر کرم
ہو گل عیش و مسرت داغ غم
رحم بیحد ہے ترا اور فضل بہی
لطف سے تیرے نہین خالی کوئی
دے دلون مین تو ہی جوش اضطراب
تو ہی مایوسون کو کر دے کامیاب
درد دے تو ہی تو ہی بخشے دوا
تو ہی برلاتا ہے سب کا مدعا
درد کو کر دے دوا تو اے کریم
یاس کو امید اے رب رحیم
ہے تو ہی معبود برحق لاشریک
تو احد کوئی نہین تیرا شریک

ہے توہی اک چارۂ بیچارگان | ہے توہی اک دستگیر بیکسان
تو وہ قادر دم مین جو چاہے کرے | کون ہے چون وچرا کچھہ کرسکے
زہر کو امرت کرے امرت کو زہر | قہر شکل مہر ہو اور مہر قہر
ہان مگر ہے رحم غالب قہر پر | رحم فرما اے خدا اے دادگر
تو ولی کو کردے اکدم مین شقی | کافر صد سالہ کو کردے ولی
مہر ہو تیری تو ہے جنت جحیم | قہر سے دوزخ ہو گلزار نعیم
رحم کی تیرے نہین ہے انتہا | تو خدا ہے تو خدا ہے تو خدا
بخشتا ہے سب خطای بندگان | فضل ورحمت سے توہی ہی مہربان
عاصیون کو تو کرے تنبیہ گر | لطف جید اوسمین بہی ہون مستتر
لطف ہی تیرا ہمارے ساتھہ ہی | یہ ہماری شرم تیرے ہاتھہ ہی
وہ کیا ہمنے جو تہا ہم کو سزا | قطرۂ ناپاک ہین ہم اے خدا
ہم ہین تیرے اور ہمارا تو ہے بس | کون ہے تیرے سوا فریادرس
لطف ہے تیرا ہمارا چارہ ساز | دستگیری کر تو اے بندہ نواز
دونون عالم مین سہارا ہے ترا | ہے اگر یارا تو یارا ہے ترا
واسطہ ہے صاحب لولاک کا | واسطہ تیرے حبیب پاک کا
واسطہ ہے اونکے سب صحابؓ کا | واسطہ ہے اونکے سب احباب کا
حضرت خاتون جنت کے طفیل | حضرت شاہ ولایت کے طفیل

واسطہ سبطین کا یارب تجھے
جب مرون مین تو مرون ایمان سے

سب امیدین میری برلا ای کریم
ہے توہی معبود برحق اے رحیم

ہر بلا و رنج سے محفوظ رکھہ
نعمتین دے سب مجھے محفوظ رکھہ

رکھہ میری اولاد کو خوش دل سدا
عزت و ایمان سے یارب العلی

نعت حضرت سرور عالم صلعم

مہر تابندہ کجا ذرہ کجا
نعت سرور مین لکھون ہے تاب کیا

کون سرور وہ شفیع المذنبین
کون سرور سرور دنیا و دین

کون سرور وہ حبیب کبریا
کون سرور یعنی حضرت مصطفیٰ

لیلتہ الاسریٰ کا روشن ماہتاب
وہ مکین لامکان عالی جناب

آسمان عالم پیغمبری
آفتاب آسمان سروری

والی و مولائے جملہ مرسلان
قوت و پشت و پناہ عاجزان

افتخار آدم و نوح و خلیل
طالب و مطلوب و محبوب جمیل

سب خدائی جس کے ہے زیر قلم
لطف جس کا دافع ہر درد و غم

میرا حامی اور مرا فریاد رس
جس سے مین ہون کامیاب و دادرس

ہون درود اوس پر الٰہی اور سلام
آل اور اصحاب پر بھی ہون مدام

سبب تالیف کتاب

بعد حمد خالق جن و بشر
بعد نعت سرور عالی گہر

عاجز و خستہ کلامی ناتوان — عرض کرتا ہے حضور دوستان

ہین جو میرے نور چشم باتمیز — مولوی بوالقاسم عبد العزیز

رونق ہسوہ ہین یہ سینکو سیر — انکے والد کا بھی وہ ہی تھا مقر

تھے وہ میرے اخ اعظم اور شفیق — وضعدار و ذی فہم ار بس خلیق

مرجع ہندوستان تھا اون کا در — اون کے بھائی وہ بڑے عالی گہر

اہل حق اور ہادی خاص و عوام — مرو میدان ولا عبد السلام

مسند ارشاد پر تھے باصفا — ایک عالم مستفیض اون سے ہوا

ان کے مرشد اور عم بھی تھے وہی — ہے اونہی سے انکو سب دولت ملی

ایک دن مجھ سے انہون نے یہ کہا — مین نے حضرت اک رسالہ ہے لکھا

نام کیا نور علی نور اوس کا ہے — نور پہیلا چشم بد دور اوس کا ہے

ہے جو مطبع مصطفائی بے نظیر — چھپ گیا ہے اوس مین از فضل قدیر

اوس مین سب حال شریف مصطفیٰ — درج ہین ہے ترجمہ کا ترجمہ

اصل ہے عربی کہ اول ہی ہے جسے — خیر ناس اخی محمد لکھ گئے

سید الناس اون کو کہتے ہین تمام — تھے وہ سچے عاشق خیر الانام

شاہ ولی اللہ نے اوس کا ترجمہ — باخلوص تام ہے ایسا لکھا

ہے جو مستغنی ثنا و وصف سے — اصل کو عین العیون ہر اک کہے

پھر سر دراز بحر محزون بھی ہے وہ — دور ہو سب رنج و غم گر دیکھ لو

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
ماہتاب چرخ عز و برتری

سر گروہ عاشقین و کاملین
وارث کل انبیا و مرسلین

قطب دوران مرشد و پیر و جوان
فخر ہند و ہادی گم گشتگان

آرزو میری یہ ہے وہ نظم ہو
یہ کہا مین نے مجھے دکھلاؤ تو

ایک نسخہ مجھکو فوراً دیدیا
دیکھکر مین نے اوسے سر پر رکھا

یہ کہا دل سے کہ لے اے بیقرار
فضل مولا ہے یہ تجھ پر آشکار

اے خوشا قسمت لکھون نظم اسکو مین
اے خوشا طالع کرون نظم اسکو مین

میرے مولا کے تو یہ آثار ہین
واہ کیا الطاف اور اسرار ہین

کیا مرا منہ کب مین لائق اسکے ہون
ہو عنایت اونکی تو مین لکھہ سکون

مناجات

اے خدا اے کارساز بے نیاز
دونون عالم کا توہی ہے کارساز

کارسازی کر مری میرے کریم
مین مریض خستہ ہون اور تو حکیم

ہے دہائی سید اخیار کی
ہے دہائی سید ابرار کی

حال پر میرے کرم کی ہو نظر
آرزوئین میری بر لا سر بسر

اے علیم و اے سمیع و اے مجیب
اے لطیف اے رؤف اے قریب

رحم گر توہی نہ بندہ پر کرے
توہی بتلا کس کا یہ ہو کر رہے

تو غیور اور رازق و رحمٰن بھی
قاضی الحاجات اور حنّان بھی

یون نہ رکھہ بے تاب اور مضطر مجھے — شرم اس پیدا کیے کی ہے تجھے
فضل سے تو ہی اسے کردے تمام — پھر یہ ہو مقبول ہر خاص وعوام

بیان نسب شریف و ولادت باسعادت و طفولیت و شباب و آغاز وحی و ہجرت و نکاح و حج الوداع و غزوات معہ دیگر حالات حضرت سید المرسلین و شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین

مصطفیٰ ہین دونون عالم کی پناہ — نور چشم حضرت عبد الٰہ
وہ تھے عبدالمطلب کے دل کے چین — حضرت ہاشم کے وہ تھے نور عین
باپ تھے اون کے وہی عبد مناف — جو کہ تھے بیٹے قصیٰ کے بخلاف
والد ماجد قصے کے تھے کلاب — مُرّہ اونکے باپ باصد آب و تاب
باپ اونکے کعب اور اونکے لوی تھے — اور پدر کا اونکے غالب نام ہے
فہر اون کے باپ مالک کے پسر — والد اون کے نضر تھے عالی گہر
تھے کنانہ بن خزیمہ اون کے اب — باپ اونکے مدرکہ والا نسب
تھے وہ بن الیاس وہ ابن مضر — باپ تھے اونکے نزار خوش سیر
تھے معدّ باپ اون کے عدنان اونکے تھے — آپ ہی یہان تک نسب تبلا گئے
والدہ حضرت کی حضرت آمنہ — مظہر شان خدا نور خدا
تھین یہ بنت وہب بن عبد مناف — ہے رقم یون ہین سیرین صاف صاف
جس برس غارت ہوئے اصحاب فیل — ہے ولادت کا وہ سن بے قال وقیل
روز دوشنبہ ربیع اولین — لائے یہان تشریف خیر المرسلین

دوسری یا تیسری یا بارہوین ... تہی ربیع اولین کی شک نہین

اور بہی اقوال ہین اس کے سوا ... بارہوین پر اتفاق اکثر ہوا

صاحب لولاک شاہِ انبیا ... فخرِ آدم شافعِ ہر دوسرا

قوت و پشت و پناہ عاجزان ... ماْمنِ و ہر روسیاہ و عاصیان

لاکہہ جان قربان جن کے نام کے ... گر نہون قربان تو ہم کس کام کے

روزِ دوشنبہ ہوئے پیدا اگر ... رات کو دوشنبہ کی اے خوش سیر

آمد آمد کا یہ اون کی شور تہا ... تہا زمین و آسمان مین غلغلا

ہیبت اس عالم پہ یہ غالب ہوئی ... قصرِ کسریٰ مین بڑی ہل چل پڑی

تہرتہرایا اس قدر اوس کا محل ... قصر سے آواز آئی بے خلل

کنگرے چودہ گرے اوس کے وہین ... ہوگئی لرزان و ترسان کافرین

آتشِ فارس تہی روشن ہر نفس ... یون ہی گذرے تہے اوسی دس سو برس

یعنی دس سو سال سے جلتی تہی وہ ... پوجتے تہے اوسکو گبر زشت خو

قدرتِ حق سے اوسی شب بجہ گئی ... ہوگیے حیران و ترسان پارسی

چشمۂ سادہ بہی سوکہا یک بیک ... تہا یہ حکمِ خالقِ ارض و فلک

اور جو تہین حضرتِ حلیمہؓ نیک خو ... دودہ اونہی نے سے پلایا آپ کو

اون کے گہر مین آپ تہے رونق فزا ... قدسیون نے آکے از حکمِ خدا

چاک کرکے سینۂ سلطان کو ... بہر دیا بس عقل اور ایمان کو

تھین ثویبہ بولہب کی جو کنیز ‎ ‎ دودہ اونہون نے بھی پلایا باتمیز

اور برکتؓ ام ایمن نے رکھا ‎ ‎ گود مین اور یہ شرف حاصل کیا

وہ کنیز حضرت عبد اللہ تھین ‎ ‎ آپ کو میراث مین اون سے ملین

جب ہوئے حضرتؐ بڑے تو کر دیا ‎ ‎ آپ نے آزاد اونہین بہر خدا

تھے جو زیدؓ حارثہ صاحب فلاح ‎ ‎ ساتھ اون کے کر دیا اون کا نکاح

والدہ ہی کے شکم مین آپ تھے ‎ ‎ حضرت عبد اللہ رحلت کر گئے

بعض کہتے ہین کہ ہنگام وفات ‎ ‎ دو مہینے کے تھے شاہ کائنات

بعض کہتے ہین کہ جب رحلت ہوئی ‎ ‎ حکم حق سے حضرت ممدوح کی

ہفت ماہ آپ تھے اور بعض نے ‎ ‎ یہ کہا گذرے مہینے آٹھ تھے

چار سال جب ہوئے سلطان دین ‎ ‎ والدہ بھی ہو گئین رحلت گزین

اور بعضون نے کہا عمر نبی ‎ ‎ وہ تو اوس وقت تھی چھ سال کی

پھر تو جد نے کی کفالت آپ کی ‎ ‎ آپ پر شفقت اونہین از بس رہی

روز دس اور ماہ دو اور آٹھ سال ‎ ‎ عمر کے گذرے جو اے فرخندہ فال

راہئ ملک بقا وہ بھی ہوے ‎ ‎ کارخانے ہین یہ سب تقدیر کے

جبکہ بارہ سال اور دو ماہ پر ‎ ‎ عمر حضرتؐ کے گیے دس دن گذر

اپنے عم یعنی ابوطالب کے ساتھ ‎ ‎ شام کو وہ بادشاہ کائنات

حفظ مین اللہ کی عازم ہوے ‎ ‎ شہر بصرے مین جو پہونچے چین سے

تھا بحیرا نام راہب ایک وہان ‏ اوس نے دیکھا اور پہچانے نشان
پاس آیا ہاتھ پکڑا آپ کا ‏ اور فوراً یہ بیان اوس نے کیا
ہین خداوند جہان کے یہ رسول ‏ آسمان سے وحی ہو ان پر نزول
تاکہ رحمت ہون یہ عالم کے لیے ‏ خلق پر ہو رحم ان کی وجہ سے
یہ ہوے رونق فزا جس دم یہان ‏ مین نے خود دیکھا نہین اسمین گمان
سجدے کرتے تھے انہین سنگ و شجر ‏ اور یہ لکھا ہے کہ جز پیغامبر
ہون نہ یہ ساجد کسی کے روبرو ‏ اور ان مین وہ نشان ہین ہو بہو
جو پڑھے ہین مین نے کتابون مین تمام ‏ ہون یہی ختم الرسل خیر الانام
پھر ابوطالب سے یہ اوس نے کہا ‏ شام مین ان کو جو تم اے باصفا
جاؤ گے لیکر تو وہان سب یہود ‏ مار ڈالین تا نہو ان کو نمود
سن کے یہ خائف ہوئے وہ باوفا ‏ آپ کو مکہ روانہ کر دیا
وہ جناب پاک پھر بہر فلاح ‏ شام کے عازم ہوئے قبل نکاح
میسرہ حضرت خدیجہ کا غلام ‏ آپ کے ہمرہ گیا تھا سمت شام
اور اوسی کا سال بھی ہمراہ تھا ‏ تھے تجارت کو گیے خیر الوریٰ
جب ہوے رونق فزاے ملک شام ‏ صومعہ کے پاس فرمایا مقام
وہان قریب صومعہ تھا اک شجر ‏ ٹھیرے جب اوسکے تلے پیغام بر
دیکھکر راہب نکل آیا وہین ‏ اور کہا اس کے تلے کوئی نہین

آجتک ٹھیرا پیمبر کے سوا — بیگمان تم ہو رسول وقت ہی

یہ روایت میسرہ سے ہے یہان — یون سفر کا حال کرتا ہے بیان

گرمیون مین جبکہ ہوتا دوپہر — دو فرشتے سایہ کرتے آپ پر

واپس آکر آپ نے باصد فلاح — کر لیا حضرت خدیجہ سے نکاح

دو مہینے روز دس پچیس سال — عمر کے گذرے تھے اے نیکو خصال

مختلف ہین اور بھی اقوال یہان — معتبر ہے جو کیا مین نے بیان

جب ہوئی پینتیس کی عمر شریف — کعبہ کی تعمیر پر شاہ لطیف

ہوکے عازم وہان ہوے رونق فزا — سنگ اسود ہاتھ سے اپنے رکھا

جب ہوئی عمر شہ والا کمال — فضل سے اللہ کے چالیس سال

تو ہوے اوسوقت از حکم قدیر — بہر عالم ہم بشیر و ہم نذیر

یعنی وہ درجہ رسالت کا ملا — ہوگئے سردار و ختم الانبیا

آئے پھر غار حرا مین جبرئیل — اور کہا اقراء (پڑھ) تو محبوب جمیل

یون ہوئے گویا نہین مین کچھ پڑھا — تو اونھون نے دو ہین از حکم خدا

تنگ پکڑا بر مین شہ کو اس قدر — آپ فرماتے ہین یہ خیر البشر

مجھکو تکلیف اوس سے بس حاصل ہوئی — چھوڑ کر جبرئیل بولے پھر وہی

یعنی اقرء پھر وہی پایا جواب — پھر دبوچا آپ کو پھر صواب

پھر کہا اقرء مگر اس مرتبہ — آپ نے اقرء سے تا یعلم پڑھا

بعض کہتے ہین کہ جب بعثت ہوئی — پیر کا دن آٹھوین تاریخ تھی

اور تھا ماہ مبارک وہی ماہ — جس مین پیدایش ہوئی باعز وجاہ

پھر علی الاعلان پیغمبر نے کی — خوب تبلیغ امور ایزدی

نیک و بد سب کچھہ بتایا قوم کو — جانب خالق بلایا قوم کو

پر جو تھے کفار مکہ بے خرد — اور سمجھتے تھے نہ ہرگز نیک و بد

آپ کی ایذا پہ آمادہ ہوے — آپ کو تکلیف سب دینے لگے

ایک گھاٹی مین لیا گھیر آپ کو — کہتا ہے یون راوی فرخندہ خو

وہان رہے محصور کچھہ کم تین سال — اور وہین ہمراہ تھے اہل و عیال

اوس سے باہر آے جب سردار دین — عمر تھی اونچاس سالہ بالیقین

اسپہ جب اکیس دن اور آٹھہ ماہ — گذرے تو گذرے ابو طالب بھی آہ

اور اون سے تین دن کے بعد ہی — رحلت حضرت خدیجہ رضہ ہوگئی

سال پنجہ ۵۰ پر جو گذرے تین ماہ — تو حضور سرور عالم پناہ

جن مشرف ہوگیے اسلام سے — اور ہوے آگاہ سب احکام سے

جبکہ اکاون ۵۱ برس نو ۹ ماہ کی — عمر سردار دو عالم کی ہوئی

آپ کو معراج حق نے کی عطا — آپ ہی کا مرتبہ یہ خاص تھا

ہے جو زمزم اور براہیمی مقام — وہان سے لیکر آپ کو با احترام

بیت اقدس مین کیا رونق فزا — اور براق خاص وہان حاضر ہوا

کرکے اوس پر آپ کو وہان سے سوار | لیگئے افلاک پر باصد وقار
کی نماز پنجگانہ فرض وان | اور عمر پادشاہ مرسلان
ہوگئی جب پورے ترپن سال کی | پیر کا دن آٹھوین تاریخ تھی
اور مہینہ تھا ربیع مولود کا | چھوڑ کر مکہ کو از حکم خدا
لیگئے تشریف طیبہ کو حضور | آٹھوین دن پیر کو باصد سرور
رونق افزاے مدینہ ہوگئے | دس برس تک آپ پھر وہان ہی رہے
اور وہین فرمائی حضرت نے وفات | ہون سلام اون پر ہمیشہ اور صلواۃ
آپ کے غزوون کا اب لکھتا ہون حال | کہتا ہے یون راوی شیرین مقال
غزوے سب تعداد مین چھبیس ہین | بعض کے نزدیک ستائیس ہین
غزوہ کہتے ہین اوسے جس مین حضور | رکھتے تھے تشریف باجاہ و سرور
بدر ہے اول احد ہے دوسرا | تیسرا خندق کا پھر ہے وہ لکھا
ہے قریظہ کی طرف نسبت جسے | ایسے ہی پھر مصطلق ہے جان لے
پھر ہے خیبر ساتوان طائف مین تھا | بعض کہتے ہین جو ہے وادی القریٰ
اوس مین اور غابہ مین بھی غزوہ ہوا | اور سوا ان دو کے ہے وہ تیرا
جسمین تھے اعدا سب ابناے نضیر | ستے تھے لڑے اس جا بھی اسلامی دلیر
اور بعوث سرور عالم پناہ | لکھتے ہین پنچپن ہوے بے اشتباہ
بعث وہ لشکر ہے اے نیکو شیم | جو بحکم سرور عالی حشم

چڑھ گیا کفار پر پھر جہاد — لیکن اوس مین خود نه تھی وه پاک زاد
بعث کو سر یه بھی لکھا ہے اخی — عرف مین اہل سیر کے ہے یہی
فرض ہونے سے ہی پہلے آپ نے — شوق سے دو حج کیے تھے آپ نے
فرض ہونے پر کیا اک حج ادا — اور جو تھا آخری حج آپ کا
حال اوس کا اس طرح لکھا ہی یہان — روز شنبه سرورِ کون و مکان
وُہی گھونگر والے پیارے پیارے بال — لاکھه جانین پاک ہین جنپر نڈہال
شانه سے آراسته یکسر کیے — اور بدن پر روغن و خوشبو ملے
باہر آئے اپنے دولتخانه سے — جسم مین جان آگئی عشاق کے
ذوالحلیفه مین ہوئے رونق فزا — آپ کا وه ہین قیام اوس شب ہوا
اور یه فرمایا که از پیش خدا — آنے والا آیا اک اور یون کہا
ہے یه وادیِ مبارک یہان نماز — حکم ہے کیجے ادا اے سرفراز
عُمرهٌ فی حج زبان سے بھی کہو — یعنی دونون کے لیے نیت کرو
کہتے ہین اہل فقه اس کو قران[۱۲] — مسئله حج کا یه ہے رکھه اسکو بیان
آپ نے احرام دونون کے لیے — باندھے ہے وہین اور پھر آگے چلے
یون لکھا ہے تھا وه دن اتوار کا — اور مبارک وقت وقتِ صبح تھا
لائے جو تشریف مکه مین حضور[ص] — اور طواف بیت با سور و سرور
یون کیا ہے یه کتابون مین لکھا — تین قدمون تھے چلے سه مرتبه
اور آہسته چلے تھے چار بار — آکے پھر سوئے صفا والا تبار

راکبانہ سعی اوسپن وادی مین کی — پادشاہ دین نے اے مرد ذکی
یا حبیب اللہ اللہ کے لیے — مجہپہ وہ چشم عنایت کیجئے
آرزوئین میری برلاے خدا — دین و دنیا کا ملے سب مدعا
ساتھہ اپنے ہدے جولائے نہ تھے — یہ ہوا ارشاد اون کے واسطے
نیت حج فسخ کردین وہ سبہی — اور کرین اتمام عمرہ بہی ابہی
اور حجون نامی جو ہے کوہ شریف — جس طرف اوسکی بلندی ہے لطیف
وہان فرودگہ سرور عالم ہوے — ہوگئی برتر وہ جا افلاک سے
آٹھوین ذیحجہ روز ترویہ — لیگئے تشریف پہر سوئے منیٰ
ظہر بہی اور عصر بہی اور مغربین — پڑہ چکے وہ ہین جو شادنشاتین
رات کو ٹہیرے رہے اور صبح بہی — تہی منیٰ ہی مین ادا حضرت نے کی
اور جب طالع ہوا مہر منیر — چلدیا عرفہ کو اک جم غفیر
پہلے سرور کے پہونچنے سے وہان — وادی نمرہ مین با صد عز و شان
جان نثارون نے کیا خیمہ بپا — ٹہیرے اومین پادشاہ دوسرا
اور جب دم ہوگیا خور کا زوال — باہر آیا آفتاب لازوال
یون لکہا ہے پہلے اک خطبہ پڑہا — ظہر اول عصر بہی کی پہر ادا
باجماعت کین ادا دونون نماز — اس طرح کہتا ہے راوی پاکباز
اک اذان اور دو اقامت سے ہوئین — وہان یہ جو ظہرین حضرت نے پڑہین

پھر وہان سے سرور کون ومکان	کوہ رحمت کی طرف ہوکر روان (جبل رحمت)
پہونچے تا مغرب وہین ٹھیرے رہے	اور دعا و حمد مین مشغول تھے
شاہ خاور جبکہ مغرب مین چھپا	دور دورہ آگیا جب رات کا
مزدلفہ ہے جو نامی اک مقام	پہونچے وہان شب بھر کیا اوس جا قیام
صبح پڑھ کر حضرت خیر الانام	ٹھیرے وہان گئے جیسے مشعر حرام
اس قدر ٹھیرے اوجالا ہوگیا	لیگئے تشریف پھر سوے منیٰ
جمرۃ العقبیٰ جو ہے اے باوفا	سات کنکر اوس کو مارے ہے لکھا
پاپیادہ آپ نے تشریق مین	ہین جو جمرے تین کنکریان اونہین
کہتا ہے راوی کہ مارین سات سات	کس کا مونہہ ہے جو کرے اونکی صفات
اور ہے ایسا کتابون مین لکھا	آپنے اوس جمرہ سے کی ابتدا
متصل ہے جو کہ جمرہ خیف سے	خیف کے نیچے زمین منیٰ ہوئی
ہے یہین مسجد منیٰ کی اے عزیز	درمیانی جمرہ کو پھر باتمیز
آپ نے کنکر لگائے تھے ضرور	جمرۂ عقبیٰ کو پھر باصد سرور
اور دعا کی اول و ثانی پہ بس	کہتا ہے یون راوی قدسی نفس
کی تھی قربانی تو پہلے روز ہی	پھر سواری جانب کعبہ چلی
سات پھیرے کعبۃ اللہ کے کیے	پھر سقایہ کی طرف حضرت چلے
اور سقایہ ہے وہ جاے خوش نہاد	جمع زمزم کرتے ہین وہان بامراد

زمزمی سے لیتے ہین زمزم پیتے ہین | اہل دین زمزم کو جھم جھم پیتے ہین
پانی مانگا سرورِ عالم نے وہان | ہو گیے پیکر منیٰ کو پھر روان
تیسرا دن جب ہوا تشریق کا | وہان سے محصب مین ہوے رونق فزا
حکم یہ صدیقہ کو نافذ ہوا | عمرہ کو پورا کروا ے باوفا
باندہ کر تنعیم سے احرام کو | دولتِ جاوید اب حاصل کرو
حکم لشکر کو دیا پھر کوچ کا | اور طواف آخری جب کر لیا
جانبِ طیبہ ہوے حضرت روان | ہو آگہی اونپہ قربان میری جان
اور تہے سب چار عمرے آپ کے | ماہ ذی قعدہ مین یہ چارون ہوے

بیان حلیہ شریف حضرت سید المرسلین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ اہلبیتہ اجمعین الی یوم الدین

آپ کے حلیہ کا ہے یان سے بیان | کہتا ہے یون راوی شیرین زبان
سید دارین محبوبِ خدا | آفتابِ چرخِ حسن واعتلا
ہین حسینانِ جہان جن کے غلام | خوبیان ساری ہوئین جن پر تمام
جن کی پہلی سے جہان مین روشنی | جو حبیبِ حق ہین اللہ الغنی
چرخ جن کے بحرِ عظمت کا حباب | روبرو جن کے ہے ذرہ آفتاب
پیاری پیاری شکل اقدس جانفزا | جانِ جانِ ہر دو عالم مرحبا
تہے میانہ قد نہایت ہی حسین | مثل جسکا دونون عالم مین نہین

رنگ تھا جسم مبارک کا سفید | جس سے روشن ہو گئی صبحِ امید
تھی مگر سرخی ملی اوسمین ضرور | آنکھ کو نظارہ سے ملتا تھا نور
بیچ مین شانون کے قدرے بُعد تھا | کان کی لو تک تھے موئے مشک سا
حدِ پیری تک نہ پہونچے تھے جناب | ایک سا جلوہ تھا یکسان آب وتاب
تھے سر وریش معطّر مین سفید | موئے اقدس بیس جون صبح امید
یہ لکھا ہے تھے بہت روشن وہ بال | تھی سفیدی سے عیان شان جمال
اور درخشان روئے انور مثل بدر | بدر کی تھی سامنے اوسکے نہ قدر
یہ سڈول ازفرق تا پا عضوِ تن | مظہر صنع خدا سارا بدن
چپ اگر رہتے شفیع دوجہان | رعب وعظمت اور جلالت تھی عیان
اور جو دم آپ فرماتے کلام | تو عیان لطف ونزاکت تھے تمام
پاس سے وہ آپ کا حسن ملیح | لطف شرینی کا دیتا تھا صریح
گفتگو مین آپ کی شیرینی تھی | تھی وہ پیشانی کشادہ منجلی
ابرو پر خم تھے باریک و دراز | ایک پیوستہ نہین اے سرفراز
بینیِ انور بلند اور نرم تھی | صاف رخسارے شہ دارین کے
اور کشادہ وہ دہانِ پاک تھا | دانت براق اور کشادہ حبذا
درمیان ہر دو شانہ مہر تھی | تھی علامت یہ نبوت کی بڑی
کرتا ہے وصّاف حضرت یہ بیان | حسن وخوبی مین کہین اے مہربان

آپ کے قبل اور ہرگز بعد بھی
مین نے تو دیکھا نہین مثل نبی

آے پناہ بیکسان بھر الہ
مجھپہ اب لطف و کرم کی ہو نگاہ

آپ کا ہون مین برا ہون یا بھلا
ہے دوعالم مین سہارا آپ کا

اے میرے فریادرس فریادرس
آپ پر میری نظر ہے ہر نفس

آپ ہین رحمت پئے ہر دوجہان
آپ ہی ہین شافع کل عاصیان

اے خداے پاک اے ربّ انام
آپ پر ہون افضل و افضل سلام

بیان اسمائے پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

کیا پیارے نام اوس پیارے کے ہین
نظم مین اون کو بیان کرتا ہون مین

کرتے ہین ارشاد یون خیر الانام
ہے محمد اور احمد میرا نام

اور ماحی اسے ہے کہ میرے ہی سبب
کفر دنیا ہی سے مٹا از حکم رب

اور مین حاشر ہون یعنی حشر مین
مین اوٹھون گا پہلے بعث ونشر مین

اور عاقب بھی مین ہون یعنی کوئی
ہو نہ میرے بعد دنیا مین نبی

مین مقفی اور نبی التوبہ ہون
اور نبی الرحمہ بیچون وچگون

اور نبی الملحمہ بھی نام ہے
اور قرآن مین اونہین اے نیک پے

آپ فرماتا ہے وہ ربّ قدیر
تم ہو اے احمد بشیر وہم نذیر

ہے رؤف اوسکے سوا پھر ہے رحیم
رحمۃ للعالمین ہین وہ کریم

اور پھر طہ ویسین نام ہے
پھر مزمل مدثر اے نیک پے

آیا ہے قرآن مین سبحان الذی — آپ کا ہے نام اوس مین عبد بہی
اور عبد اللہ بہی ہے قرآن مین — اور ہے منذر (ڈرانے والا) بہی پہر فرقان مین
خالق اکبر کے وہ محبوب ہین — اور وہ ہی طالب و مطلوب ہین
پیارے پیارے نام سے حق نے اونہین — ہے پکارا تا کہ بندے جان لین
اور بہت سے نام ہین ان کے سوا — عالمانِ دین نے لکھے جابجا
اہلِ علم اس طرح سے فرماتے ہین — وجہ اِن نامون کی یہ بتلاتے ہین
ہین یہ سب نام صفاتی آپ کے — یا جلالی یا جمالی آپ کے

بیانِ خلق کریم سرور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

رحمۃ للعالمین کے خلق کا — وصف لکھے کس مین طاقت ہے بہلا
ایک نے یون حضرتِ صدیقہ رضی سے — عرض کی حضرت مجہے بتلائیے
خُلق کیسا سرورِ عالم کا تہا — یہ ہوا ارشادِ عالی اے فتا
آپ کا تہا خلق قرآنِ کریم — تہا موافق اوس کے سب خلقِ عظیم
خوش تہے اوس سے جو کہ قرآن پر چلا — اور مخالف پر عتاب اون کا ہوا
کام مین اپنے نہ فرماتے عتاب — نہ عیوض لیتے کسی سے وہ جناب
بہر نفس خود نہ تہی ہرگز غرض — نفس کے بندون کا ہے یہ تو مرض
فوت ہوتا اگر کسی سے حقِ حق — تو عیوض لیتے پئے ربِ فلق
غصہ فرماتے جو خیر المرسلین — تاب رکھتا تہا کوئی ذرہ نہین

سب سے زائد تھے بہادر اور کریم
جود تھا سب سے سوا بخشش عظیم

آپ سے جس نے کیا جو کچھ سوال
دیدیا وہی اوسے بے قیل و قال

یہ تو سائل سے نہ فرمایا کبھی
مین نہین دیتا جو ہے خواہش تری

اور کسی شب سرور عالی حشم
چھوڑتے گھر مین نہ دینار و درم

اتفاقاً رہ بھی جاتا تھا اگر
کوئی سائل بھی نہ آتا تھا اگر

اور ہو جاتا تھا یون ہی دور شب
اندر آتے تھے نہ شاد و خوش لقب

ہان مگر جب اہل استحقاق کو
حکم عالی سے پہونچ جاتا تھا وہ

لاتے تھے تشریف دولتخانہ مین
یعنی اب اوس سے بریت ہے ہمین

اور جو کچھ مال بیت المال سے
آپ لیلیتے تھے اپنے واسطے

خرچ سے ہوتا تھا کم زائد نہین
قوت یک سالہ ہی ہوتا بالیقین

جو و خرما جنس ارزان لیتے تھے
تھا یہ اہل بیت اقدس کے لیے

دیتے اسین سے ہی مسکینون کو بھی
اور اس سے علت غائی یہ تھی

سال بھی پورا نہو محتاج ہون
صدقے اسے محبوب یا بیچون و چگون

سب سے زائد آپ سچے قول کے
عہد کے ایفا مین بھی ایسی ہی تھے

نرم و پاکیزہ تھین ساری خصلتین
کیون نہ پھر اللہ والے جان دین

اور تھے صحبت مین سب سے بڑھ کے نیک
حلم ایسا تھا کہ ستشدد ایک ایک

تھے حیا مین جون کنواری لڑکیان
بلکہ بڑھ کر اون سے وہ جان جہان

آہ وہ آنکھین رسیلی سرمگین
شرم سے رہتی تھین بس سوئے زمین

کم نظر فرماتے تھے سمت فلک
تاکہ ہیبت سے نہون لرزان ملک

گوشۂ چشم مبارک سے بہت
کہتا ہے راوی نظر کرتے بہت

ہے کلامی خستہ ایسے خستہ پر
ہو نگاہ لطف یا خیر البشر

اب تو وہ چشم مکحّل ہو ادھر
وصف مین جسکی ہے مازاغ البصر

یاحبیب اللہ خدا کے واسطے
حال عاجز پر کرم فرمائیے

عاجزی کرتے تھے با این اقتدار
اور تواضع مین بہی شاہ ذی وقار

بے گمان سب بے مثل تھے اسوجہ سی
عام تھے اخلاق عالی آپ کے

سب برابر تھے وہان شاہ و فقیر
خواہ ہو آزاد یا عبد حقیر

دعوت حضرت جو کرتا تھا کوئی
رد نہ فرماتے یہ تھی شفقت بڑی

تھے شفیق اسدرجہ خلق اللہ پر
یہ مثل ادنیٰ سی ہے اسے خوش سیر

بہر گربہ بادشاہ دوسرا
ظرف کو پانی کے دیتے تھے جھکا

خوب جب تک سیر وہ ہوتی نہ تھی
راست فرماتے نہ برتن کو کبہی

زہد مین بھی سارے عالم سے زیاد
تھے وہ سلطان جہان صاحب رشاد

جسقدر رہے شہوت و لذات نفس
آپ پر غالب نہ تھین شہوات نفس

یہ محبت اپنے سب یاروں سے تھی
اونمین تھا اک ایک محبوب نبی

اسقدر کرتے تھے اون کی ابرو
بیٹھکر اون مین سے ہر پاکیزہ خو

پاؤن آگے اون کے پہیلاتے نہ تہے
جا کشادہ رکہتے تہے اون کے لئے
ہم نشینون سے جو ہوتا تہا ادنی
یکایک دیکہہ لیتا آپ کو
اور خدمت مین جو رہتے تہے زیاد
گرد حضرتؐ رات دن قربان تہے
اور جو کچہہ ارشاد فرماتے حضورؐ
اور جسے جو حکم فرماتے جنابؐ
جس سے ملتے آپ ہی کرتے سلام
اور ملاقات صحابہؓ کے لئے
کر کے شانہ بالون مین ستاہ مین
باتجمل اون سے ملتے تہے سدا
اپنے یارون کی لیا کرتے خبر
آپ جاتے تہے عیادت کے لئے
اون مین سے جاتا سفر کو گر کوئی
اور جو دنیا سے کر جاتا سفر
حق سے کرتے تہے دعاے مغفرت

کم جو ہوتی جا ہجوم خلق سے
باتواضع بزم مین یون بیٹہتے
زانوے سردار دین آگے کبہی
رعب و ہیبت سے لرز جاتا تہا وہ
مہر و شفقت سے وہ پاتے تہے داد
شمع پر جیسے پتنگے جان سے
ہو کے چپ سنتے اوسے بے قصور
جان و دل سے سب بجالاتے شتاب
وہان تکلف تہا نہ ہرگز کچہہ نام
زیب و زینت خوب ہی فرماتے تہے
اور لباس خوب کر کے زیب تن
اے تعالی شان محبوب خدا
یا مریض اون مین کوئی ہوتا اگر
رحمت خالق تہے خلقت کے لیے
مانگتے حضرتؐ دعائین خیر کی
انا للہ پڑہتے تہے خیر البشرؐ
تہی نہ جان خواہش سواے مغفرت

اور اگر سنتے کسی کو بےحزین ۔ آپ جاتے اونکے گھر سلطان دین
تا خوشی سے ہو مبدل رنج و غم ۔ شادمانی سے وہ بہتر تھا الم
جس کے باعث آپ خوش اکر ملین ۔ آؤ ہم دیدار کیون کر دیکھ لین
باغ مین یارون کے بھی جاتے تھے آپ ۔ اور خوشنود اون کو فرماتے تھے آپ
کہاتے اون کے گھر ضیافت شوق سے ۔ تھے جو اشراف اونہین اپنی قوم کے
اون کی خاطر اور تسلی کرتے تھے ۔ اور جو ہوتے اہل فضل اونکے لیے
کرتے تعظیم و تلطف بھی بہت ۔ حق نے دی تھی رافت قلبی بہت
تھے غرض خوش خو و خوش رو اسقدر ۔ سبکے خوش ہوتا تھا بس ہر اک بشر
عذر کرتا تھا خطا پر گر کوئی ۔ رحم سے کرتے تھے مقبول اوسکو بھی
اور جو سچ بات کہتے جس سے آپ ۔ کچھ لحاظ اوس سے نہ فرماتے تھے آپ
گرچہ دولت مند ہوتا یا فقیر ۔ صاف کہہ دینے مین تھے از بس دلیر
اور پیچھے اپنے ہنگام خرام ۔ پاس چلنے سے شہِ والامقام
روکتے لوگون کو یہ فرماتے تھے ۔ آؤ پیچھے میرے لیکن فرق سے
تا ملائک کے لیے ہووے جگہ ۔ چلتے ہین پیچھے میرے وہ بھی تو رہ
جس جگہ تشریف لیجاتے سوار ۔ اور پیادہ ساتھ ہوتے جب ان شاہ
یہ نہ تھا منظور یہ پیدل چلین ۔ ساتھ ہی اسوار کر لیتے اونہین
عذر وہ کرتے تو یون فرماتے تھے ۔ آگے مجھسے جاو منزل پر چلے

جو کہ ہوتا خاص خادم آپ کا | کرتے خدمت اوسکی از راہ صفا
تہے جو حضرت کے غلام اور لونڈیان | کہانے پینے مین اونہین وہ بجان جان
اس طرح رکہتے کہ جو خود کہاتے تہے | وہ ہی اون کو بہی عطا فرماتے تہے
ہین صحابی خاص جو حضرت انسؓ | کہتے ہین خادم رہا مین دس برس
مجھکو ہے خلاق اکبر کی قسم | خلق مین ایسے تہے شاہ خوش شیم
کیا سفر اور کیا حضر مین مجھ سے بہی | میری خدمت آپ نے زائد ہی کی
اور وہ کلمہ نہ فرمایا کبہی | جس سے پائی جائے ذرہ ناخوشی
اُف نہ حضرت سے کبہی مین نے سنا | اور جو کچہ کام مین نے کر لیا
یہ نہ فرمایا کہ کیون ایسا کیا | کام یون کرنا تہا لازم اسے فتا
یا شہ دین مہر پرور دادگر | جان مری قربان تیرے نام پر
تیرے قربان اور ترے اخلاق کی | مین فدا ہوجاؤن اِن اشفاق کے
اک سفر کا ماجرا ہے یہ عجیب | پہونچے اک منزل پہ وہ حق کے حبیب
لائے خادم ایک بکری ذبح کو | جمع تہے اک جا پہ وہ فرخندہ خو
ایک بولا ذبح اس کو مین کرون | دوسرا اوٹہا بنا مین اس کو لون
تیسرا بولا پکاؤن مین اسے | سرور دارین یون کہنے لگے
میرے ذمہ یہ ہے لاؤن لکڑیان | جان نثارون نے کہا قربان ہو جان
آپ کے بدلے بہی ہم کرلینگے کام | کیجیے آرام یا خیر الانام

آپ نے ارشاد یہ سنکر کیا ۔ تم یہ سب کر لوگے مین ہون جانتا
پر نہین مجھکو تو یہ ہرگز پسند ۔ تم ہین سمجھون آپ کو مین ارجمند
وہ نہین مقبول رب بے نیاز ۔ آپ کو سمجھے جو صاحب امتیاز
لے گیے تشریف پھر سلطانِ دین ۔ آپ ہی نے لکڑیان وہان جمع کین
یا الٰہی اونپہ ہون بیحد سلام ۔ اور اون کی آل پر بھی ہون مدام
اک سفر مین بھی اونٹ سے بہر نماز ۔ اوترے اور سوے شتر وہ سرفراز
سے پلٹے تو اصحاب نے فوراً کہا ۔ آپ جاتے ہین کہان دیجیے بتا
یہ کیا ارشاد پاؤن اونٹ کے ۔ باندھ دون یہ سنکے وہ کہنے لگے
باندھ دینگے ہم کہ ہین سب جان نثار ۔ یون کہا زیبا نہین یہ زینہار
آدمی جو کام اپنا کر سکے ۔ دوسرے سے کس لیے امداد لے
اگرچہ اک ٹکڑا ہی ہو مسواک کا ۔ کیون کہے کوئی کسی سے دو اوٹھا
بیٹھنے اوٹھنے مین کرتے ذکر حق ۔ تھا جدا دم بھر نہ دل سے ذکر حق
اور وہ محبوب ہیچون و چگون ۔ رونق افزا بزم مین ہوتے تھے یون
جلوہ فرما ہوتے خود جس سمت سے ۔ بیٹھتے گوشہ پہ وہ ہین بزم کے
یعنی قصد صدر مجلس کچھ نہ تھا ۔ صدر رہ وہ ہے پہ صدر بیٹھے جس جگہہ
اور یہی تعلیم تھی اصحاب رض کو ۔ یعنی قصد صدر مجلس کچھ نہو
ہمنشینون پر کرم فرماتے تھے ۔ حصہ دیتے اون کو بھی ہر چیز سے

حسب حال ہر ایک پر کرتے کرم | اس قدر تھا عام وہ فیض اتم

تھا یہی ہر ایک کے دل مین یقین | مہر جو ہے بیشتر اورون پر نہین

بیٹھتا تھا آکے جو نزد حضور | پاس سے اوسکے وہ سلطان غیور

خود نہ اوٹھتے جب تلک اوٹھتا تھا نہ وہ | ہان مگر اوٹھتے ضروری کام کو

پر اجازت اوس سے لے لیتے تھے آپ | تھی یہ تالیف قلوب اور یہ ملاپ

بات جو ہوتی کسی کو ناگوار | سامنے اوس کے نہ کرتے زینہار

بے ادب کوئی جو ہوتا آپ سے | تو عوض آپ اوس کا فرماتے نہ تھے

اور بد خوئی اگر کرتا کوئی | درگذر فرما کے کرتے عفو بھی

واہ اے شان کریمی مرحبا | ہو ادھر بھی اک نگہ بہر خدا

اور مریضون کی عیادت کرتے تھے | بے نواؤن سے محبت کرتے تھے

کرتے ہم نرمی سے اون کو سرفراز | میتون پر اون کی پڑھتے تھے نماز

اور جو کوئی فاقہ کش ہوتا فقیر | جانتے اوس کو نہ تھے ہرگز حقیر

ڈر نہ تھا ذرہ کسی سلطان کا | خالق اکبر جو نعمت بھیجتا

گرچہ وہ تھوڑی ہی ہوتی پر اوسے | بس معظم اور اعلیٰ جانتے

اور جو کھانا آپ کو بھاتا نہ تھا | چھوڑ دیتے پر نہ فرماتے برا

اپنے ہمسایون کی لیتے تھے خبر | کرتے عزت میہمان آتا اگر

تازہ روئی خندہ پیشانی مین بھی | تھے زیادہ سب سے محبوب حق قوی

اور نہ جاتا وقت بیکار آپ کا | تھی عبادت یا کہ اپنا کام تھا
جو ضروری حاجتین پیش آتی تھین | وقت پر انجام وہ بھی پاتی تھین
کام دو مشکل جو پیش آجاتے تھے | اختیار آسان کو فرماتے تھے
قطع رحمی جس مین ہوتی تھی ذرا | دور اوس سے آپ رہتے تھے سدا
اور سیتے کبھی جوتا بھی آپ | اور ایسے ہی پھٹا کپڑا بھی آپ
اونٹ اور خچر پہ اور رہوار پر | بیٹھتے تھے سرور عالی گہر
عبد و حر جو ساتھ ہوتا آپ کے | اپنے پیچھے اوسکو بٹھا لیتے تھے
آستین و گوشۂ چادر سے بھی | اسپ کا مونہ صاف کر دیتے نبی
فال تھی محبوب حضرت کو سدا | اور شگون سے آپ ہوتے تھے خفا
فال یہ ہے تو چلے جس کام کو | راشد و سالم و یا اے نیک خو
مثل اِنکے لفظ ہووے گوش زد | شاد ہو تو سنکے از فضل صمد
اور شگون بد کو طِیَرہ کہتے ہین | اس سے جاہل سخت ایذا سہتے ہین
دائین بائین سے کوئی حیوان جو آئے | زاغ ہی آواز یا ناگہہ سنائے
ایسی چیزون سے شگونِ بد جو لے | ناپسند اسکو کیا ہے آپ نے
اور جو مل جاتی تھی مطلوب شئے | کہتے سب تعریف اوس اللہ کو ہے
ہے صفت جسکی کہ رب العالمین | غور سے اسکو سمجھ اے مرد دین
واقعہ یا کوئی امرِ ناگوار | پیش آجاتا تو شاہِ ذی وقار

حمد حق اوس حال مین بھی کرتے تھے — کہتے تھے ہر حال مین ہے حمد اوسے
نوش جان کھانا جو فرماتے حضور — یہ دعا پڑھتے خوشی ہو کر ضرور
حمد اوسے جس نے کھلایا ہے ہمین — آب شیرین بھی پلایا ہے ہمین
ہم ہوے سیراب اچھی طرح سے — اور مسلمان فضل سے اوسکے ہوے
اور اکثر تب شہ دنیا و دین — رو بقبلہ بیٹھتے اے ہمنشین
ذکر حق مین رہتے سلطان امم — بے ضرورت کے سخن فرماتے کم
خطبہ چھوٹا پڑھتے اور لمبی نماز — اور ہر جلسہ مین شاہ پاکباز
کرتے استغفار سو سو مرتبہ — اور جب پڑھتے نماز اے مرد رہ
سینۂ اقدس سے جوش گریہ کی — مثل جوش دیگ آواز آتی تھی
تین دن ہر ماہ مین اور عاشورہ کو — اور ہر جمعہ کو اے فرخندہ خو
پیر کو اور پنجشنبہ کو ضرور — رہتے روزہ دار سلطان غیور
اور اکثر رکھتے تھے شعبان مین — بعد اوسکے صوم کل رمضان مین
تھی نرالی شان محبوب خدا — آپ ہی تھے افتخار انبیا
خصلتین تھین پاک ایسی بالیقین — ویسی دنیا مین کسی مین دیکھی نہین
شافع کل صاحب لولاک کی — ساری خلقت سے نرالی شان تھی
قاعدہ اک یہ تھا وہ عالیجناب — جب بعد آرام فرماتے تھے آپ
دونون آنکھین جنکے صدقے دو جہان — خواب فرماتین پہ قلب مہربان

انتظارِ وحی مین تھا جاگتا
سیر گہہ سب عالم قدس و سکے تھا

صرف ایک آواز آتی سانس کی
اور نہ خراٹا کوئی سنتا کبھی

سے ہے جو خراٹا قبیح و ناگوار
لیتے خراٹا نہ حضرت زینہار

ناگوار طبع اقدس کوئی خواب
دیکھ لیتے گر جنابِ مستطاب

کہتے تھے اللہ ہے بس لاشریک
کوئی ہوگا اور نہ ہے اوس کا شریک

بستر آرام پر رونق فزا
جب ہوا کرتے شہ ہر دوسرا

یہ دعا کرتے خدائے پاک سے
تو عذاب اپنے سے محشر مین مجہے

حفظ مین رکھنا بس اے ربِ رحیم
جاگتے جس دم وہ سلطانِ کریم

حمد خالق اس طرح سے کرتے تھے
حمد سب لائق ہے اللہ کے لیے

جس نے پھر ہمکو جِلایا بعد موت
جائینگے اوس کی طرف ہم بعد فوت

چیز صدقہ کی نہ کہاتے تھے حضور
اور تناول ہدیہ فرماتے ضرور

اور ھدیہ آپ کو جو بہیجتا
ھدیتا اوس کو بھی محبوبِ خدا

بہیجتے ویسی ہی شے یا اوس سے بھی
بہیجدیتے جو کہ بہتر ہوتی تھی

اور تکلف تھا نہ کہانے مین ذرا
بہوک کی شدت مین شاہِ دوسرا

باندہ لیتے تھے شکم پر سنگ کو
تاکہ جسمِ پاک کم طاقت نہ ہو

فضل سے خلاقِ اکبر نے اونہین
دولتِ دنیا بھی سب اور نعمتین

کنجیان روے زمین کی سربسر
کین عطا سلطانِ عقبیٰ نے مگر

کر دیا دنیا کو رو بہر غرض کی   دولت باقی دے اسے رب قوی
روٹی کھائی آپ نے سرکہ سے بھی   اور یہ فرمایا غذا ہے یہ بھلی
گوشت مرغی کا بھی اور سرخاب کا   ہے تناول میرے سرور نے کیا
دست بز کا گوشت اور لانبا کدو   شوق سے کھاتے شہ فرخندہ خو
زیت کی نسبت ہے ارشاد ایکا   پیڑ ہے زیتون کا برکت بھرا
تیل اس کا کھاؤ جسموں پر ملو   تا کہ طاقت آئے خشکی دور ہو
کھانا کھاتے آپ تین انگشت سے   اور کھا کر انگلیوں کو چاٹتے
خشک خرمے ہمرہ نان جوین   سید عالم نے کھائے بالیقین
خربزہ کو بھی معہ خرمائے تر   نوش جان فرمایا اے نیکو سیر
ایسے ہی کھیرا بھی ساتھ اوسکے ضرور   آپ نے کھایا ہے با سوز و سرور
خرمہ و مسکہ بھی کھایا آپ نے   کھانا پینا سب بتایا آپ نے
شہد و شیرینی بہت مرغوب تھی   بیٹھ کر پانی پیا کرتے تھی
اور ڈھکن سے ظرف کو کر کے جدا   سانس لیتے درمیان سہ مرتبہ
تھے اُلش اپنا صحابہ کو اگر   مرحمت فرماتے شاہ دادگر
داہنے جانب سے فرماتے شروع   منتظر ہوتے وہ پیکر با خضوع
دودھ پیکر آپ نے اک مرتبہ   شفقتاً یوں جان نثاروں سے کہا
چیز کھانے کی اگر کھائے کوئی   یوں کہے دے بہتر اس سے ای قوی

دودھ پیکر یون دعا حق سے کرے ‌ یا الٰہی برکت اس مین ہمکو دے

دے زیادہ اور بہتر اس سے بھی ‌ ہے امید اس سے نہ واد سگو کی

آپ نے ارشاد پھر یہ بھی کیا ‌ دودھ ہے وہ نعمت رب العلیٰ

اسمین دونون فائدے ہین بالیقین ‌ مثل اسکے کوئی عمدہ شے نہین

یعنی آب و خور کے ہے قایمقام ‌ فائدے دونون ہین اسمین لاکلام

گرسنہ پی کر اسے مسرور ہو ‌ اور اس سے تشنگی بھی دور ہو

جامۂ پشمینہ سلطان زمن ‌ بے تکلف گاہ کرتے زیب تن

جوتے مین پیوند بھی ہوتا اگر ‌ ڈال لیتے پاؤن مین اسے خوش سیر

تھا تکلف کچھہ نہ پوشش مین وہان ‌ اور پوشش مین سے شہ کون ومکان

کرتے کو محبوب رکھتے بے سخن ‌ اور نیا کپڑا جو کرتے زیب تن

شکر خالق اس طرح سے کرتے تھے ‌ کہ ہے رب تعالے سب تجھے

تو نے پہنایا مجھے کپڑا نیا ‌ خیر و برکت تجھسے مین ہون چاہتا

اور جو کچھہ خیر ہے اس کے لئے ‌ مانگتا ہون وہ بھی تجھسے رب مرے

خوش بہت ہوتے لباس سبز سے ‌ اوڑھ لیتے گاہ اک چادر ہی تھے

اوس سے چھپ جاتا تھا سب جسم نبی ‌ جسم پر ہوتا نہ اور کپڑا کوئی

دونون گوشے شانون کے ہی درمیان ‌ باندھتے یون پادشاہ مرسلان

بے تکلف اوسمین پڑھ لیتے نماز ‌ باندھتے عمامہ شاہ سرفراز

درمیان ہر دو شانہ شملہ کو
چھوڑ دیتے اور روز جمعہ کو

چادر سرخ آپ گاہے اوڑھتے
جسکی نسبت بعض ایسا کہہ گئے

تھے خطوط سرخ اوس مین خوش نما
پس اسی سے سرخ ہے اوسکو کہا

خاتم انور شہ دارین کی
تھی سراسر خاص چاندی کی بنی

پہلے لکھا تھا محمد بعد ازان
تھا رسول اور بعدہ اللہ عیان

خنصر دست یمین مین رہتی تھی
گاہ اولٹے ہاتھ کے خنصر میں بھی

بادشہ مہر یہی لیتے اوسے
اور خوشبو سے بہت محظوظ تھے

بوئے بد سے آپ کو نفرت تھی بس
تھا یہ قول سرور قدسی نفس

عورت و خوشبو سے لذت ہے مجھے
دی خدا نے اس میں راحت ہے مجھے

قرۃ العین اپنی ہے اندر نماز
جب کھڑا ہوتا ہون از بہر نیاز

اور خوشبویون مین اکثر غالیہ
تھا بہت محبوب سرور عالیہ

یہ مرکب ایک خوشبو ہے لطیف
ساری خوشبویوں میں دلجو اور شریف

گاہ استعمال خالی مشک کا
آپ فرماتے تھے ہے ایسا لکھا

گہہ دہوین سے عود اور کافور کے
سرور کونین خوشبو لیتے تھے

سرمۂ اثمد لگاتے آنکھون مین
ہین وہی آنکھیں جو اون کو دیکھ لین

سرمگیں آنکھین جناب پاک کی
مہر رافت اور حیا سے ہین بھری

اہل بینش مردم اون کو جب دین
اہل دل سب نرگس شہلا کہین

اک نظر پڑ جائے گر اس ذرہ پر | ہو خجل خورشید رخشندہ گہر

گہ لگاتے داہنی مین تین بار | بائین مین دو مرتبہ ای خوش شعار

اور لگاتے تھے کبھی روزہ مین بھی | قسم ہے اثمد اک اعلی سرمہ کی

یون لگاتے سرمہ محبوب صمد | طاق ہوتے تھے سلائی کے عدد

اور ریش و فرق مین وہ پاک زاد | کرتے استعمال روغن کا زیاد

درمیان مین ایک ہی دن چھوڑ کر | ڈالتے روغن شہ عالی گہر

شانہ نعلین و طہارت اور کام | کرتے از سمت یمین خیر الانام

آئینہ مین دیکھتے اپنا جمال | تھا عیان جس سے جمال ذو الجلال

یا وہ تھا مرآت شان کردگار | دونون عالم جسپہ قربان اور نثار

رحم فرمایا نبی بہر خدا | ہون پیاسا شربت دیدار کا

تیل شانہ سرمہ اور مسواک بھی | رشتہ سوزن اور مقراض اے اخی

چند چیزین اور بھی ان کے سوا | ساتھ رکھتے تھے سفر مین بھی سدا

رات کو مسواک کرتے تین بار | ایک سوتے وقت با عز و وقار

دوسرے بیدار ہو کر خواب سے | جب وضو کرتے تہجد کے لئے

تیسرے پھر نماز صبح تھی | کیا تعالی اللہ شان پاک تھی

اور لیتے مجمر سے گاہ تھون | وہ سراپا نور بیچون و چگون

شکل انسان گو بظاہر آپ تھے | جان جان تھے عالم انوار کے

اور خوش طبعی بھی فرماتے حضور ‏ پر وہ سچ سچ بات تھی سازش سی دور

آپ سے اک شخص نے یہ عرض کی ‏ اونٹ پر بٹھلاؤ مجھکو یا نبیؐ

بادشاہؐ دوسرا گویا ہوئے ‏ بچہ اشتر پہ بٹھلاؤں تجھے

عرض کی بچہ مین یہ طاقت نہین ‏ جو اوٹھا لے پوچھ وہ اے شاہؐ دین

یون ہوا ارشاد ختم الانبیا ‏ بچہ اشتر نہین ہے اونٹ کیا

ایک عورت آئی اور ایسا کہا ‏ یا نبیؐ بیمار ہے شوہر مرا

مجھکو بھیجا ہے بلایا آپ کو ‏ آپ نے فرمایا شوہر تیرا وہ

آنکھ مین جسکی سفیدی ہے عیان ‏ اس سفیدی سے مراد اے مہربان

وہ سفیدی سرور عالم نے لی ‏ ہوتی ہے آنکھون مین جو ہر ایک کی

جو سفیدی مانع نظارہ ہے ‏ وہ سمجھکر اوس کو چلدی تیز پئے

آئی گرتی پڑتی حیران اپنے گھر ‏ آنکھ اپنے مرد کی جھٹ کھول کر

دیکھتی تھی اور بہت حیران تھی ‏ اوس نے پوچھا کیا ہے یہ حالت تری

دیکھتی ہے آنکھ میری اس طرح ‏ ہو کوئی حیران و مضطر جس طرح

یون جوابا اوس سے وہ کہنے لگی ‏ یہ خبر مجھکو رسول اللہ نے دی

ہے سفیدی چشم شوہر مین ترے ‏ سن کے شوہر نے کہا کیا ہے تجھے

آنکھ مین کس کی سفیدی ہے نہین ‏ عقل تیری ہے کہان اے نیک دین

حاضر خدمت ہوئی اک پیرزال ‏ عرض کی آپ اے حبیبؐ ذوالجلال

آرزو ہے یہ دعا حق سے کرین
اب مجھے داخل کرے فردوس مین

سرورِ عالم ہوے یون درفشان
کر یقین اسپر تو اے اُمِّ فلان

داخلِ جنت نہو بڑھیا کوئی
سن کے یہ بلبلی بہت روتی ہوئی

یون ہوا ارشاد اہلِ بزم سے
جا کے تم سمجھاؤ فوراً یہ اوسے

جائیگی جنت مین ہو کر نوجوان
یون رہے گی تو نہ زالِ ناتوان

یعنی جنت مین جو جائین عورتین
نوجوانی پھر سے پائین عورتین

اور یہی ارشاد ہے قرآن مین
ہونگی جنت مین جو مومن عورتین

ہمنے بے شک اون کو یون پیدا کیا
دی اوٹھان اور خوب حسن دلربا

کر دیا ہمنے اچھوتی بھی اونہین
وہ سہاگن بالیان اک عمر مین

ہو وین اصحابِ یمین کے واسطے
عیش جنت کے ہین سب اونکے لئے

بیان ازواج مطہرات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

اب بیان ہے آپ کی ازواج کا
جو مطہر ہین بفرمانِ خدا

مرتبون کا اون کے ہو کیون کر بیان
ہون جو محبوبِ خدا کی بی بیان

پاک دامن پاک باطن پاک زاد
ہین وہ سب قدسی نفس قدسی نہاد

امہاتِ المومنین اون کا لقب
سب کے سب عالی نسب والا حسب

جان و دل سے سب فدا اللہ پر
سب مطیع حضرتِ خیر البشر

قصرِ دولت اون کا رشکِ عرش تھا
دامنِ مریم تھا وان جو فرش تھا

جبرئیل اک اون کے در کے پاسبان
رحمت حق فرش گستر تھے وہان

قدسیون کی اکھ ہرا اک در پہ تھی
چشم رحمت تھی خدا کی بھی لگی

عفت و عصمت تھی اک ادنی کنیز
خادم در تھی سعادت اور تمیز

قبۂ نور جدا ہر اک محل
ہر محل سے تھا جدا ہر اک محل

ہر محل محبوب حق کی عیش گاہ
ہر در دولت دو عالم کی پناہ

ذرہ ذرہ خندہ زن خورشید پر
لرزہ بر دم باد اور ناہید پر

مرجع دنیا و دین ہر ایک در
مامن کل نہ نہین ہر ایک در

ای کلامی تجھ مین یہ طاقت کہان
ہو سکے جو وصف اونکا کچھ بیان

ہان عدد دس شعر انکا جونکا لکھون
جس طرح راوی نے بتلایا لکھون

تب سے پہلے عقد از حکم خدا
آپ نے حضرت خدیجہ سے کیا

تھین خویلد کی یہ دخت پاک زاد
صاحب عز و تنعم با مراد

حضرت سودہ سے پھر اور یہ رہین
اتنے عرصہ تک کہ بوڑھی ہو گئین

آپ نے چاہا تہا ہو ان سے فراق
عزم فرمایا انھین دیدن طلاق

اپنی باری حضرت صدیقہ کو
دی انہون نے اور کہا یون مجھکو تو

مرد سے کچھ کام اب ہرگز نہین
آرزو اتنی ہے لیکن بالیقین

آپ کی ازواج مین محشور ہون
آپ کے ہمراہ جنت مین رہون

دو برس پہلے قبل ہجرت سے ہوا
عقد حضرت بی بی عائشہ سے آپ کا

وہ مہ شوال تھا عمر اونکی تھی ۔۔۔ ہے کتابون مین لکھا چھہ سال کی

بعد ہجرت دوسری ہی سال مین ۔۔۔ آپ نے فرمایا ہم بستر اونہین

اور وہ بھی چاند تھا شوال کا ۔۔۔ نو برس کی تھین جناب عایشہ

اور ہنگام وفات شاہ دین ۔۔۔ ہیژدہ سالہ جناب پاک تہین

ستر رمضان اٹھاون کی سال ۔۔۔ ہو گیا طیبہ مین اون کا انتقال

اور بقیع پاک مین مدفون ہوئین ۔۔۔ قرب خاص حضرت حق مین گئین

اور سوا اون کے جناب پاک نے ۔۔۔ سرور دین صاحب لولاک نے

بے بیاہی بی بی کوئی بھی نہ کی ۔۔۔ کینت اون کی ام عبد اللہ ہوئی

تہین جناب حفصہ جو بنت عمر ۔۔۔ عقد مین لاے اونہین خیر البشر

ایک راوی نے ہے ایسا ہی کہا ۔۔۔ دی طلاق اون کو تو از حکم خدا

آئے جبرئیل اور یون کہنے لگے ۔۔۔ حکم ہے حفصہ سے رجعت کیجیے

وہ نمازی اور صائم ہے بڑی ۔۔۔ ہے روایت اس جگہہ یون دوسری

حضرت فاروق سے جو واسطہ ۔۔۔ تہا شہ دین کو وہی باعث ہوا

یعنی کی اون سے جو رجعت آپ نے ۔۔۔ کی پدر پر اون کے شفقت آپ نے

پھر ہوا ام حبیبہ سے نکاح ۔۔۔ بنت بوسفیان تہین یہ صاحب فلاح

جب ہوا تھا اون سے عقد شاہ دین ۔۔۔ کہتا ہے راوی کہ وہ حبشہ مین تہین

تہا جو نجاشی وہان فرمان روا ۔۔۔ چار سو دینار مہر اوس نے دیا

اور ذی النورین بھی حبشہ مین سے تھے — عقد کے مختار بس وہ ہی ہوئے
اک روایت یہ ہے اے مرد رشید — تھے کفیل عقد خالد بن سعید
جب وفات انکی ہوئی اے ذی شعور — سن چہل اور چار ہجری تھا ضرور
پھر جناب ام سلمہؓ سے ہوا — عقد حضرت سید کونین کا
سال باسٹھ مین ہوئی اونکی وفات — آخر ازواج ہین وہ خوش صفات
یعنی ساری بی بیون کے بعد مین — آیا پیغام اجل حق سے اونہین
اور بقول حضرت میمونہؓ تھین — بعد سب کے جو کہ جنت مین گئین
یعنی ام سلمہؓ اون کے روبرو — یہان سے رحلت کر گئین اے نیک خو
بی بی زینبؓ جحش کی بیٹی جو تھین — آپ کی پھوپی ہی کی دختر وہ تھین
تھین وہ زیدؓ حارثہ کے عقد مین — جن کو مولا آپ کے ہم سب کہین
ملگئی جب زیدؓ سے اون کو طلاق — آئین عقد شہ مین وہ صاحب وفاق
سال بستم مین ہوئی اون کی وفات — اول ازواج ہین وہ نیک ذات
یعنی سب سے پہلے حضرت سے ملین — چھوڑ کر دنیا کو جنت مین گئین
پہلے گہوارہ انہین کے واسطے — تھا بنا اور پھر ہوا سب کے لئے
پھر کیا حضرت جویریہؓ سے عقد — آپ نے مال کتابت دیکے نقد
دختر حارث تھین بس والا نژاد — مصطلق غزوہ مین ہنگام جہاد
حکم خالق سے مقید ہوگئین — اور ثابت کو وہان پھر تھین ملین

ان کو ثابت نے مکاتب کردیا
ہون مکاتب ثابت ابن قیس کی
کہتا ہے راوی یہ تہین از بس جمیل
بالیقین مال کتابت تم کو دون
ہوگئین خوش اس سے یہ صاحب فلاح
دولت جاوید یون ان کو ملی
عقد پہر حضرت صفیہؓ سے ہوا
یہ اسیر غزوہ خیبر ہوئین
تھین صفیہؓ اونکی ہی اولاد مین
عقد اون سے آپ نے وہین کیا
سال تہجؔ تھے جو وہ قدسی صفات
پھر ہوا عقد شریف شاہ دین
تھے جو سیف اللہ خالد بن ولید
تھین یہ اون دونون کی خالہ باصفا
پھر وہین بعد نبیؐ اے خوش خصال
سن چہیاسٹھ مین گئین سوے ارم
ہے یہان یہ بھی لکھا اے نیک خو

خدمت اقدس مین آئین یون کہا
دیجئے مال کتابت یا نبیؐ
یون ہوا ارشاد محبوب جلیل
چاہتا ہون عقد پہر تم سے کرون
مال دیکر کرلیا ان سے نکاح
سال چھپن مین وفات ان کی ہوئی
راوی صادق نے ہے ایسا کہا
تھے نبی ہارون جو صادق اورامین
قید سے آزاد فرماکر انہین
اور آزادی ہی مہر اون کا ہوا
رونق جنت ہوئین پاکر وفات
حضرت میمونہ سے کچہ شک نہین
اورعبداللہ عباسؓ رشید
صرف مین یہ عقد تہا اون سے ہوا
ہوگیا ان پاک بی بی کا وصال
جابجا ہے یہ کتابون مین رقم
موت مین ہین آخرین ازواج وہ

یعنی ساری بی بیون کے بعد مین — حق سے آیا تھا پیام موت اونھین

رحلت اون کی سال اکاون مین بھی — اک روایت سے ہے اس جا پر لکھی

یہ اگر سچ ہے تو یون کہتا ہون مین — امّ سلمہؓ آخر ازواج مین

اور اسکا صاف ہے یہ بھی رقم — ہین یہ سب دو بی بیان صاحبکرم

سامنے جن کے جناب پاک کی — آہ اس دنیا سے رحلت ہوگئی

ہان مگر حضرت خدیجہؓ کی ضرور — ہوگئی رحلت ہمیشہ کے حضور

تھین خزیمہ کی جو دخت خوش نہاد — حضرت زینبؓ جنام اور پاکزاد

تیسرا تھا سال ہجری بالیقین — عقد آنحضرتؐ مین وہ بھی آگئین

کم ہین لیکن وہ قصر شاہ مین — دوسرے یا تیسرے ہی ماہ مین

رونق گلزار جنت ہوگئین — سب پہ ہو رضوان رب العالمین

بی بیان ہین اور بھی ان کے سوا — عقد جن سے سرور دین نے کیا

بعض وہ ہین جن سے خلوت بھی ہوئی — بعض وہ جن کو نہ یہ عزت ملی

فاطمہؓ ہین بنت ضحاک اون مین سے — آیت تخییر بعد اس عقد کے

جب ہوئی نازل تو حضرت نے کہا — اختیار اللہ نے ہمکو دیدیا

چاہو دنیا کو کرو تم اختیار — چاہو عقبیٰ کو کرو تم اختیار

دولت عقبیٰ اگر منظور ہو — تو خوشی سے پاس میرے تم رہو

حبِّ دنیائے دنی غالب ہوئی — میرے مولا نے جدائی اون سے کی

تنگ ایسی اونپہ دنیا ہوگئی
آپ ہی اونٹون کے جیتین بسگئی

اور یہ کہتین مین بڑی بدبخت ہون
آہ آہ زندہ ہون ایسی سخت ہون

مین نے دنیا کو کیا کیون اختیار
ہوگیا واحسرتا یہ حال زار

ہین بہن پھر دحیہؓ کلبی کی وہ
نام مین سناف کہلاتی ہین جو

عقد سرورؐ نے کیا تھا اون سے ہی
اون سے پر خلوت نہین واقع ہوئی

[۱۴] خولہ ہین اون کے سوا بنت ہذیل
کر کے خود کو نذر محبوبؐ جلیل

عقد مین آئین کہین اون کو سبھی
بخشدینے والی اپنے نفس کی تو

[۱۵] بعض کہتے ہین نہین یہ قول ٹھیک
نفس کی بخشندہ ہین امؓ شریک

[۱۶] پھر کیا اسماءؓ جونیہ سے بھی
عقد شہؐ نے اور جب خلوت ہوئی

قصد اون کا آپ نے جو ہین کیا
وائے محرومی اونہون نے یہ کہا

چاہتی ہون تم سے مین رب کی پناہ
آپ نے چھوڑا اونہین پھر کی نہ چاہ

[۱۷] اور عمرہ بھی جو تھین بنت یزید
آگئین عقد شہؐ مین اے مرد رشید

[۱۸] پھر ہوا اوس سے بھی عقد عقد ذی وقار
کہتے ہین شوہر کو جس کی سب غفار

[۱۹] بنت ظبیان عالیہؓ ہے جن کا نام
عقد مین آئی تھین وہ بھی لاکلام

[۲۰] آپ نے چھوڑا اونہین قبل دخول
اور جو تھین بنت الصلتؓ ام ذی القعول

قبل قربت موت اون کی آگئی
حکمتین ہین یہ تمام اللہ کی

[۲۱] اور اک عورت سے شہؐ نے یہ کہا
نفس اپنا دے مجھے یا بخش دیا

جو رئیسہ ہو وہ اپنے نفس کو | کیسے بازاری کو دے ایسا نہو
اور نسبت آپنے اک زن سے کی | یون کہا اوسکے پدر نے یا نبیؐ
جسم پر اوسکے تو ہین داغ سفید | لوٹ آیا اپنے گھر وہ ناامید
دیکھا دختر کو تو اوس کے جسم پر | داغ اک موجود تھا اے خوش سیر
قبل اسکے وہ نہ تھی بیمار کچھ | تھی بھلی چنگی نہ تھا آزار کچھ
اور بھی اک زن سے نسبت کی ضرور | عرض کی اوسکے پدر نے اے حضور
ہین بہت سے وصف اوسین بالیقین | ایک یہ بیمار تو ہوتی نہین
آپ نے ارشاد یہ سنکر کیا | خیر اوس کو کچھ نہین نزدِ خدا
اوس سے فرمائی وہین قطع نظر | کہتا ہے یون راویٔ نیکو سیر
مہر یکسر آپ کی ازواجؓ کا | پانسو درہم سے کچھ زائد نہ تھا
ساری قولون سے یہی ہے معتبر | حضرتِ اُمِّ حبیبہؓ کا مگر
مہر حضرت صفیہؓ کا ضرور | سب سے زائد تھا نہین اس مین قصور
اس سے پہلے ہوچکا اون کا بیان | کچھ نہین تکرار کی حاجت یہان

بیان اولاد امجاد حضرت ختم المرسلین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ واولادہ واصحابہ واہلبیتہ اجمعین

شاہؐ کی اولاد کا ہے اب بیان | کہتا ہے یون راوی شیرین زبان
شاہزادے پہلے ہین قاسم بنام | ہون درود اون پر ہمیشہ اور سلام

جنکو کہتے ہین ابوالقاسم جو ہم — اس کا باعث ہے یہی ای خوش شیم

حضرتِ عبد اللہ پھر فخرِ عرب — طیبؑ و طاہر بھی ہے جن کا لقب

اِک روایت مین ہے ایسا ہی لکھا — طیبؑ و طاہرؑ ہین یہ دونون جدا

ایک شہزادے کا تو طیبؑ ہے نام — دوسرے کا طاہرؑ عالی مقام

چار ہین شہزادیان عالی نسب — ہین وُہی فخرِ عجم عزِ عرب

حضرتِ زینبؓ ہین اول دوسری — ہین رقیہؓ اُمِ کلثومؓ تیسری

چارمی خاتونؓ جنت بالیقین — چاہتے تھے انکو زائد شاہِ دین

ہون سلام ان سب پہ دایم اور درود — ان کی دولت سے ہے دو عالم کی نمود

شاہزادے تھے جو لبس قدسی صفات — ہوگئی طفلی ہی مین اون کی وفات

قبل بعثت آہ رحلت کر گئے — ہو گئے رونق فزا فردوس کے

اور صاحب زادیون نے بالیقین — پایا طیبہ مین بخوبی عہد دین

اور یہ سب حضرت خدیجہؓ سے ہوئے — تھے براہیم ماریہؓ کے بطن سے

یہ مدینہ مین ہوے پیدا اگر — رہ کے ستر روز فرمایا سفر

بعض کہتے ہین رہے یان ساتھ ماہ — نزد بعض اٹھارہ مہ بے اشتباہ

حضرت خاتونؓ جنت کے سوا — آپ کی اولاد از حکمِ خدا

آپ ہی کے روبرو سب چل بسے — اس مین حکمت تھی بڑی اللہ کی

چھہ مہینے بعد فوت شاہ دین — حضرتِ خاتونؓ رحلت کر گئین

عقد زینبؓ کا ہوا ابو العاص سے
نام ہے اون کا علیؓ بچپن مین ہی
ایک دختر بھی اُمامہؓ نام تہین
حضرت زہراؓ نے اون کے روبرو
عقد حضرتؓ شیر حق نے کرلیا
اون سے اک بیٹا ہوا یحییٰؑ ہے نام
تھین جو حضرت فاطمہؓ سب مین صغیر
فضل و رحمت سے کیے حق نے عطا
تین صاحبزادیان بھی حق نے دین
ہین رقیہؓ اولاً زینبؓ دویم
ہوگئی بچپن مین محسنؓ کی وفات
چل بسین بی بی رقیہؓ خلد مین
عقد عبد اللہؓ جعفر سے ہوا
ایک بیٹا نام ہے اوس کا علیؓ
اور جناب اُم کلثومؓ سے ہوا
زیدؓ نامی ایک پسر اون سے ہوا
عونؓ جعفر نے کیا اون سے نکاح

اور اون سے ایک صاحبزادے تھے
حکم خالق سے وفات اون کی ہوئی
اس قدر دنیائے فانی مین رہین
کی وفات اور اون سے ہی آئے نکحو
بعد شیرؓ حق مغیرہؓ سے ہوا
صاحب زہد و ریاضت لا کلام۔
اون سے تھا عقد امیرؓ دستگیر
اون کو حسنینؓ اور محسنؓ باصفا
پاک زاد و پاک نفس و پاک دین
اُم کلثومؓ تیسری عالی ہمم
اور از قبل بلوغ اسے نیکذات
مل گئین فردوس کی سب نعمتین
حضرت زینبؓ کا اور حق نے دیا
سامنے اونکے وفات اوس کی ہوئی
عقد امیرؓ المومنین فاروقؓ کا
اور گیے فاروقؓ جب نزد خدا
پھر محمدؓ جعفری بہر فلاح

لائے اپنے عقد مین اون کو ضرور — پھر ہوئے عبد اللہ جعفر باشرور
اون کے شوہر ہے سمجھنے کا مقام — اُم کلثوم رض ایسی ہین والا مقام
باپ جن کے حضرت مولا علی رض — اور مان وہ فاطمہ رض بنتِ نبی ص
بارہی بار سے ہوے اونکے نکاح — چار گنتی ہین یہ اے صاحب فلاح

مقولہ مصنف

حکم شرعی سے گریز اون کو نہ تھا — عورتون کا حال اب یہ ہو گیا
عقدِ ثانی کرنے سے شرماتی ہین — بے حیا ہین اپنا سو نہ دکھلاتی ہین
ہین جوان پر مرد کی خواہش نہین — ہو بہو یہ تو فرشتہ ہو گئین
یہ ہمیشہ زادیون سے ہین زیاد — ذی شرافت ذی وجاہت ذی رشاد
سے ہمنے مانا جون فرشتہ ہین مگر — ہین یہ نافرمان خدا کی سربسر
کچھ نہین اللہ سے ان کو حیا — اور نہ پاس ان کو شریعت کا ذرا
خندہ زن ہین پھرتی ہین اٹھلاتی ہین — سانڈ ہین اور نعمتین سب کھاتی ہین
ہاتھ مین تسبیح بھی ہے شاد ہین — کچھ نہین پروا کہ اب آزاد ہین
اور پہنتی ہین بہت نازک لباس — ذکر حق کرتی ہین بیرون از قیاس
کہتی ہین مانع شرافت ہے ہمین — دوسرے کا کس طرح مونہ دیکھ لین
داغ اس سے ہائے یہ لگ جائیگا — ہم کو دوخصمی کہین گے واہ وا
شرع اقدس پر یہ خاصا طعن ہے — مومنہ کہتی ہین خود کو زشت ہے

رانڈ ہو کر یہ فرستہ ہو گئین — کھانے پینے کی انہین خواہش نہین
اور تو مین کیا کہون اس کے سوا — دے انہین توفیق اے رب العلی
اور رقیہؓ بنت سرور سے ہوا — عقد امیر المومنین عثمان کا
ایک بیٹا اون سے تھا عبد اللہؓ نام — مرگیا بچپن مین وہ عالی مقام
لائے جس دن زیدؓ حارث یہ خبر — بدر مین غالب ہوئے پیغامبر
بس اوسی دن یہ مدینہ مین مرین — شوق سے خوش خوش بقرب حق گئین
پھر جناب ام کلثومؓ سے نکاح — ہو گیا عثمانؓ غنی کا بافلاح
تھین یہ دخت سرور دنیا و دین — نو برس تک عقد مین اون کے رہین
چاند مین شعبان کے پائی وفات — ہون سلام اون پر ہمیشہ اور صلوۃ
عقد عتبہ مین رقیہؓ پہلے تھین — عقد ذی النورینؓ مین پھر آگئین
اور حضرت ام کلثومؓ ایسے ہی — تھین عتیبہ کے یہان سن اے اخی
بولہب کے دونون یہ فرزند تھے — کفر کی حالت مین دنیا سے گیے

بیان اعمام وعمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

آپ کے اعمام اور عمات کا — ذکر یون اہل سیر نے ہے کیا
تھے گیارہ سرور عالم کے عم — اور عدد مین چھ تھین پھپیان محترم
اولاً حارث ہین قثم ہین دویم — پھر زبیرؓ و حمزہؓ صاحب حشم
پانچوین عباس بوطالب چھٹے — عبد کعبہ ساتوین پھر حجل تھے

پھر ضرار اور دسوین پھر غیداق ہین
بولہب پھر شہرۂ آفاق ہین

اور لڑ حضرت صفیہ تھین پھپھی
عاتکہ دویم پھر اروے اے اخی

چار ہین اُمِ حکیم اور پانچوین
تھین اُمیمہ اور چھٹی پھر برہ تھین

حضرتِ حمزہؓ بھی اور عباسؓ بھی
لائے ایمان مل گئی دولت بڑی

پھپھیون مین اک صفیہؓ ہی ہوئین
مؤمنہ مقبول ربُّ العالمین

بیان موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

ہین سلاطینِ جہان جن کے غلام
ہین غلامون کے لکھون اب اونکے نام

زیدؓ بن حارث اسامہؓ بعد ازان
اور ہین ثوبانؓ وبوکبشہؓ جوان

یہ وہ بوکبشہ جو جنگِ بدر مین
تھے حضور سرورِ ذی قدر مین

اور ہوئے حضرت عمرؓ جس دن امیر
ہوگیے یہ واصلِ ربِّ قدیر

پھر انیسہؓ بعد شقران تھے
باپ کے ترکہ سے یہ شہ کو ملے

اور بعضے کہتے ہین شقران کو
عبدرحمٰنؓ عوف کے بیٹے تھے جو

قیمتاً سرور نے تھا اون سے لیا
بعد اون کے ہین رباحؓ باصفا

پھر یسارؓ باوفا ذی قدر ہین
عرنیون نے قتل کرڈالا جنہین

وہ ابورافعؓ ہین پھر صاحب تو ان
جنکو عباسؓ جری اسے مہربان

قبل بعثت نذر حضرتؐ کر چکے
حضرتِ عباسؓ جب مومن ہوئے

یہ خبر آکر اونہی نے شہ کو دی
یعنی مومن ہوگیے عباسؓ بھی

شاہ نے آزاد اون کو کر دیا — اپنی لونڈی سے کہ سلمیٰ نام تھا

عقد اون کا کر دیا اور خوش ہوئے — اک پسر عبد اللہ نامی اون سے تھے

وہ جناب مرتضیٰ کے تھے دبیر — نغمۂ شادی تھی اون کی ھر صریر

اور وہ جن کو ابو مہیبؓ کہین — پھر قضا آکہ مر گیے جو شام مین

بعد اون کے ہے لکھا رافعؓ کا نام — پھر لکھا ہے یون کہ یہ سارے غلام

وہ ہین جو آزاد حضرتؐ نے کیے — پر فدا تھے آپ پر سو جان سے

اور جذامی ہے رفاعہؓ جن کا نام — نذر حضرتؐ کو دے آئے اک غلام

مدعم اوس کا نام ہے اور وہ رہا — خدمت اقدس مین با حسب و وفا

آخرش وادی القریٰ کی جنگ سے — چل دیا جنت کو دار ننگ سے

یعنی وہ اوس جنگ مین ہو کر شہید — ہو گیا مقبول درگاہ مجید

ہو نصیب ایسا تعالے اللہ شانہ — جل ربی عظم شانہ

اور یمانی تھا جو ہوذہ بن علی — کرکرہؓ اوس نے دیا تھا اے اخی

اوس کو بھی آزاد سرور نے کیا — کیا بیان ہو آپ کے الطاف کا

بعد اون کے زید ہین ابن ھلال — پھر ہین طہمان اور عبیدؓ خوش خصال

پھر ہے وہ مابور قبطی دل پسند — تھا مقوقس کا جو ھدیہ ارجمند

اور واقد یا ابو واقد عزیز — بعد اون کے ہین ہشام باتمیز

اور گر زہ فی سے تھے وہ بو ضمیر — جن کو سردار دو عالم نے بھیج

کردیا آزاد تھا روزِ حنین
دونو عالم مین رہا ان کو ہے چین

بوعسیب احمر ہین پھر اور بوعبید
پھر سفینہ رضہ ہین وہی صاحبِ اُمید

تھے وہ حضرت اُمّ سلمہ کے غلام
اور اونہین آزاد کرکے لاکلام

شرط کی تھی اون سے یہ ای نیکذات
تا حیات سرورِ کل کائنات

خدمتِ اقدس مین تم رہنا ضرور
خود سفینہ رضہ کا ہے قول با سرور

اُمّ سلمہ شرط بھی کرتین نہ لے
توبھی مین ہوتا جدا کب آپ سے

پھر ابوہند رضہ اور پھر وہ انجشہ رضہ
جو حُدی کہتے تھے لیتے تھے مزہ

بوامامہ سب سے آخر ہین رقم
پر جو ہین اہل سیر نیکو شیم

اور بھی بتلاتے ہین شہ صلعم کے غلام
یون تو ہم تم اون کے ہین سارے غلام

مقولہ مصنف

لکھ اونھی مین مجھکو اے ربّ کریم
ہے ترا فضل اور رحمت بھی عظیم

میرے مولاؐ کے موالی اور عبید
جنّتی ہین جنّتی بے شرط و قید

ساری امت کے یہی سردار ہین
سب فدائے سیدِ ابرار ہین

یہ مزہ لیتے تھے سب دیدار کا
جلوہ ہائے احمدِ مختار کا

آنکھ وہ جو دیکھ لے تیرا جمال
دل وہ دل ہے جسمین ہو تیرا خیال

یہان رہے جبتک حضوری مین رہے
ایک ہم کمبخت یون ترسا کیے

بیان کنیزگان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

آپ کی ہین لونڈیون کے یان سے نام ۔ کہتا ہے یون راوی شیرین کلام

سلمیٰ اول اُمّ رافع دوسری ۔ تیسرے رضوی اُمیمہ چارمی

پانچوین اُمّ ضمیرہ اور ماریہ ۔ ساتوین سیرین ہیں ای مردلقہ

اُمّ ایمن آٹھوین برکت بنام ۔ گودمین جن کے رہے خیرالانام

اور نوین میمونہ بنت سعد تھین ۔ پھر خویلہ اور خضرہ گیارہوین

چھ کنیزک اور تھین ان کے سوا ۔ بنت قریظہ کی بڑی صاحب وفا

بیان خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما

خادمون کے بھی سناؤن اب مین نام ۔ اونکے اوپر ہو رضائے حق مدام

اولا مالک کے بیٹے ہین انس ۔ تھی نہ خدمت کے سوا جنکو ہوس

ہند و اسما حارثہ کی لڑکیان ۔ اور ربیعہ ابن کعب ذی توان

اور عبداللہ بن مسعود بھی ۔ اور عقبہ بیٹے عامر کے جری

اور اون کے بعد ہین سعد و بلال ۔ ذوالخمر پھر ہے وہی صاحب کمال

بھانجا پیا راجہ نجاشی کا تھا ۔ اور بعضون نے بھتیجا ہے لکھا

پھر ہین دو ستانح بیٹے بکیر ۔ پھر ابوذر غفاری بحر خیر

بیان پاسبانان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما

ہے بیان پاسبانان حضورؐ ۔ جو محافظ تھے بعد سوز و سرور

پاسبانی سعدؓ نے کی روز بدر — سارے عالم پر عیان ہے اونکی قدر
تھے محمدؓ مسلمہ روز احد — ساتھ تھے ذکوانؓ بھی ازحکم صمد
روز خندق تھے زبیرؓ شیر دل — جن سے تھے کفار یکسر مضمحل
سعدؓ وقاص اور عبادؓ بن بشیر — اور ابی ایوب مرد شیر گیر
اور تھے حضرت بلال ذی توان — آپ کے وادی القریٰ مین پاسبان
پھر ہوا نازل جو یہ حکم شریف — ہم ہین حافظ تیرے محبوبؐ لطیف
پاسبانی آپ نے موقوف کی — تھا محافظ آپ کا رب قوی

بیان ایلچیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

تھے جو شاہ ہر دو عالم کے سفیر — ہے اب اون سب کا بیان دل پذیر
پادشاہ دو جہان ختم الرسل — اور سفیر اک ایک گویا عقل کل
پر خرد اور پر فراست اہل ہوش — اہل حق اور حق شنو اور حق نیوش
با وقار و باحیا و باصفا — پاک باطن پاک باز و باوفا
ہمت و جرأت مین ہر اک انتخاب — گفتگو مین طاق اور حاضر جواب
سب سخندان و سخن فہم و دبیر — بس بلیغ و بس فصیح و بے نظیر
بس اداوان و افہم و عقیل — مسکت اعدا سب اونکی قال و قیل
حامل حکم رسول اللہ تھے — پادشاہون کے یہان بھیجے گیے
اولاً ابن امیہ ہین عمرؓ — جانب حبشہ ہوئے جو رہ سپر

اصحمہؓ حبشہ کا تھا فرمانروا ۔ جس کا نجاشیؓ لقب ہے باوفا

ہے عطیۂ اصحمہ کا ترجمہ ۔ نامۂ اقدس عمروؓ نے جب دیا

فوراً اوترا تخت سے باصد ادب ۔ آنکھ سے اوس کو لگایا باطرب

فرش پر بیٹھا مسلمان ہوگیا ۔ وہ عمروؓ سے بس محبانہ ملا

اور جیا اسلام لاکر آٹھ سال ۔ بعدہٗ آیا پیام ذوالجلال

چل دیا عقبیٰ کو وہ گردن فراز ۔ غائبانہ اوس کی میت کی نماز

کی پیمبرؐ نے مدینہ مین ادا ۔ رحمت مولا ہو اوسپر دائما

دوسرے ہین دحیہؓ کلبی سفیر ۔ روم کی جانب ہوے جو راہ گیر

پاس ہرقل کے مع فرمان گیے ۔ وہ ملا اور خوش ہوا فرمان سے

کہتا ہے راوی کہ قیصر پر تمام ۔ آپ کی شان نبوت لاکلام

ہوچکی تھی ہر طرح ثابت مگر ۔ کارپردازون سے تھا اوسکو خطر

سب خلاف اس باب مین اوس سے ہوئے ۔ وہ زوال سلطنت کے خوف سے

کفر پر ویسے ہی بس قایم رہا ۔ زوال دنیا ہے بڑی ہی ہیوا

دولت عقبیٰ تو اوس سے یون گئی ۔ شوکت دنیا بھی پھر جاتی رہی

اور عبداللہ حذافہ کے پسر ۔ سمت کسریٰ نامۂ عالی گہر

لے گئے اور جب دیا نامہ اوسے ۔ اوس لعین نے چاک کر ڈالا اوسے

آپ نے اوس کے لیے کی بد دعا ۔ یعنی اوس کی سلطنت کو اے خدا

پارہ پارہ کرکہ بس قادر ہے تو
ہو گیا حال اوس کا یہ ہی مو بمو

قتل کسریٰ ہو کے گذرا جان سے
ملک پر قابض صحابہ ہو گیے

[۴] بعد ان کے ہین وہی عالی مقام
یعنی حاطبؓ ذی ہمم جویاے کام

لیکے فرمان رسالت تھے گیے
مصر اور اسکندریہ شوق سے

تھا مقوقس مصر کا جو تاجدار
صاحب جاہ و تنعم ذی وقار

جب اونہون نے اوسکو وہ فرمان دیا
خوش ہوا فوراً مسلمان ہو گیا

تھین جو حضرت ماریہؓ قبطی نژاد
اون کو اور شیرینؓ کو اوس نے بامراد

اور سفید استر نہایت خوش ادا
جو پری تھا یا نظیر یا صاعقہ

اور پھر دینار بھی کامل عیار
جو عدد مین تھے ہزار ای خوش شعار

تیس [۳۰] کپڑے بیش قیمت بے بہا
نذر کو بھیجے حضور مصطفیٰ

[۵] عاصؓ کے بیٹے جوان نامی عمروؓ
ملک عمان کو گیئے تھی تیز تر

جیفر و عبداللہ تھے فرمان روا
ہے جلندی نام اون کے باپ کا

وہ مشرف ہو گیئے اسلام سے
کفر چھوٹا اور نصیب اون کے کھلے

یہ دیا اون کو اونہون نے اختیار
لیجیئے مال زکواۃ اے ذی وقار

اور عدالت کیجیئے یان شوق سے
ہون جو کچھ جھگڑے اونہین طے کیجیئے

تھے وہین موجود وہ نیکو صفات
ہو گئی طیبہ مین سرورؐ کی وفات

اور سلیط [۶] ابن عمرو دانا جو تھے
وہ یمامہ کو سفارت پر گیئے

حکمران تھا وہان جو ہوذہ بن علی — اور اونھون نے جب ملاقات اوس کی کی
کی بہت تعظیم اور قرآن سنا — پھر سفیر شاہ سے کی التجا
عرض کرنا میری جانب سے یہ بات — آپ پڑھتے ہین جو اسے نیکو صفات
ہے بہت مرغوب اور محبوب بھی — ہے ولیکن اس قدر خواہش مری
قوم کا اپنی مین ہون شاعر خطیب — کچھ تصرف مجھکو دیجئے اے حبیبؐ
یعنی جو کچھ چاہون وہ بھی حکم دون — ان کا مین سردار اور مختار ہون
کی نہ سرور نے یہ عرض اوسکی قبول — تھا نصیب اوس کا برا ہو کر ملول
رہ گیا محروم دین اسلام سے — یہ سعادت ہی نہ تھی اوسکے لیے
اور شجاع وہب کو حارث کے پاس — شہر بلقا شام مین اے حق شناس
آپ نے بھیجا وہ تھا بلقا کا شاہ — پہونچے اوس کے پاس جب وہ مرد راہ
اوسکو دیا فرمان پیغمبرؐ اوسنے — اوس لعین شامتی نے دیکھ کے
پھینک کر مارا زمین پر یون کہا — اب معہ لشکر مین طیبہ کو چلا
پر ہوا مانع جو اوس کو شاہ روم — مرگیا پر حسرت و ارمان وہ شوم
اور مہاجر بن اُمیہ خوش چلن — پاس حارث کے گیے سمت یمن
اور گیے بحرین وہ مرد جری — جنکو کہتے ہین علا رضی حضرمی
تھا جو منذر پادشہ بحرین کا — اون سے وہ فرمان لے کر خوش ہوا
سرخرو پھر ہو گیا اسلام سے — مل گئی دنیا و عقبیٰ بھی اوسے

اور ابو موسیٰؓ جوان اشعری — اور معاذ ابن جبلؓ مرد جری
رہگرا ہو کر سوے ملک یمن — چھو نچے با افضال رب ذوالمنن
سب رعایاے یمن اور شاد بھی — لاے ایمان دولت باقی ملی

بیان کاتبان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک وسلم

کاتبان سرور دنیا و دین — پہلے ہین چاروں امیر المومنین
پانچوین عامرؓ فہیرہ کے پسر — پھر ہین عبد اللہ ارقم نامور
کعب کے بیٹے ابیؓ ہین ساتوین — قیس کے بیٹے ہین ثابتؓ آٹھوین
اور خالد نور عینین سعید — حنظلہؓ دسوین جوان مرد رشید
گیارہوین زید ابن ثابت ہین عقیل — پھر معاویہؓ ہین پھر ہین شرحبیلؓ

بیان مخصوصان آن سرور صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک وسلم

تھے جو مخصوص نبیؐ شیدا اے رب — ہین خدا دین سنہ۱۳ وہ سب کے سب
اولاً چار وہ خلیفہؓ کامگار — اور حمزہؓ پھر ہین جعفرؓ باوقار
ساتوین بوذر ہین اور مقدادؓ بھی — پھر ہین سلمانؓ اور حذیفہؓ اے اخی
اور عبد اللہ مسعود اے عزیز — اور عمار اور بلالؓ باتمیز

بیان عشرہ مبشرہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم

اور دس وہ ہین بشارت جن کو دی — حکم حق سے آپ نے فردوس کی
وہ صحابہؓ ہین ہین افضل شان کے — بالیقین محبوب ہین احسان کے

حضرت بوبکرؓ بعد اونکے عمرؓ	اور عثمانؓ اور علیؓ عالی گہر
سعدؓ وقاص اور زبیرؓ ابن عوام	عبدؓ رحمن عوف اور طلحہؓ دبنام
بو عبیدہؓ ہین نوین سرور رشید	نور چشم زیدؓ ہین دسوین سعیدؓ

بیان دواب وسلح خانہ حضرت سرور دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

تھے دواب شاد کا یہان سے بیان	نام اور گنتی کردن اون کی عیان
کہتا ہے راوی کہ دس رہوار تھے	شاد کی تھے جو سواری مین رہے
بعض کرتے ہین عدد مین اختلاف	پڑھین لکھا اوسے یان صاف صاف
ہے سکبؐ پہلا کہ جو روز احد	تھا بزیر ران محبوب صمد
تھا بہت چالاک اور از بس حسین،	دست و پا اور تھی سفید اوسکی جبین،
ہاتھ سید بار سفید اوس کا نہ تھا	جسم کا سا رنگ تھا اوس ہاتھ کا
بیٹھکر اوسپر شہؐ کون و مکان	کہتا ہے راوی ہوئے تھے شادمان
دوسرا مرتجزؐ تھا بے اشتباہ	تھے خزیمہؓ اے اخی جسکے گواہ
تیسرا ہدیہ مقوقس کا لزازؐ	پھر ربیعہ کا لحیفؐ اے پاک زاد
ہدیہ پھر فروہ جذامی کا ظربؐ	اور ورد تیز اے عالی نسب
اوس کو لائے تھے تمیمؓ نیک نام	بعد اسکے تھا ضریسؐ خوش خرام
اور ملاوحؐ اور سبحہ وہ جسے	تھا خرید آپ نے تجار سے
دو یمن سے لائے تھے اوس اسپ کو	تین بار اوسپر شہؐ فرخندہ خو

بیٹھے اور اکبار ایسا خوش ہوئے
دست اقدس مونہ پر اوسکے پھیر کے

یہ کہا گھوڑا نہین تو بحر ہے
سے ہے کشادہ کام بھی اور تیز پے

اور دُلدُل قسم استر تین سے تھے
شہ مقوقس کے یہ تھے بھیجے ہوئے

اور استر پہلا دُلدل ہے وہی
اوّلاً جسپر سواری شہ نے کی

اور فضہ حضرت صدیق کا
فرطِ رحمت سے جسے ہدیہ لیا

اور ایلیہ وہ تھا جو ایلہ سے
شاہ ایلہ نے ہمیشہ کے لئے

ہدیہ بھیجا تھا باخلاص و نیاز
مفتخر اوس کو کیا اور سرفراز

یعنی ہدیہ اوس کا فرمایا قبول
تھے سراپا لطفِ حق حضرت رسول

ایک اوس سرکار مین اسے سرفراز
تھا وہ جس کے کان ہوتے ہین دراز

اور اوسے یعفور کہتے تھے عرب
تو سمجھلے مین نے لکھا خوب سب (یعنی درازگوش)

آپ کی سرکار عالی مین کبھی
گائے بہرِ شیر کوئی بھی نہ تھی

قرب طیبہ اونٹنی تھین شیر دار
موضع غابہ مین اور اون کا شمار

بیس تک ہوتا تھا لکھا ہے یہی
اور جو سعدِ عبادہ تھے جری

اونٹنی بھیجی اونھون نے بہر شیر
تاکہ خوش ہون بادشاہ بے نظیر

ایک ناقہ جس کا قصوے نام ہے
تھا نہایت زور آور تیز سپے

عضبا اور جدعا بھی کہتے تھے اوسے
اوسپہ ہی طیبہ کو ہجرت کر گئے

وحی کے وقت اور کوئی اوس سوا
آپ کو ہرگز اوٹھا سکتا نہ تھا

ساتھ اک ناقہ کے دوڑایا اوسے — وہ رہا پیچھے تو غمگین سب ہوئے

پر یہ فرمایا جناب پاک نے — سید دین صاحب لولاک نے

خوب سمجھو عادت حق یہ بھی ہے — غالب آتی ہے یہان جو کوئی شے

گاہ ہو جاتی ہے وہ مغلوب بھی — اس سے ناخوش ہون نہ دانا کوئی

اور تھین سرکار مین سو بکریان — اون مین سے بہتر تھی ہر دو جہان

ایک بکری خاص بھر شیر تھی — دودھ جس کا آپ پیتے با خوشی

مرغ بھی تھا اک سفید و خوش نما — مرغ زرین کو بھی جس پر رشک تھا

اور تلوارین تھین نو بس آبدار — برق دم تھی ایک اون مین ذوالفقار

اور وہ بدر بنی حجاج سے — ہاتھ آئی تھی رسول اللہ کے

آپ نے یہ خواب دیکھا ایک بار — لشکر اسلام وقت کارزار

ہو گیا مغلوب تو اس خواب کی — آپ نے خود اس طرح تعبیر کی

کافرون سے اہل ایمان کو شکست — اتفاقاً ہوگی اور ہون ہین پست

یون ہوئی تعبیر اس کی آشکار — اہل دین روز احد ہنگام کار

منہزم کفار سے ناگہ ہوئے — پر اوسی دن فضل سے اللہ کے

ہو گئے اعدائے دین پر چیرہ دست — کافرون کو ہو گئی اون سے شکست

تین تیغین اور تھین سرکار مین — حتف و قلعی اور تبار اون کو کہین

اور دو تیغین تھین محبوب قلوب — نام مخذم اس کا اوس کا تھا رسوب

حضرت عبداللہ اپنے باپ سے ۔ ورثہ مین ایک تیغ پائی آپ نے

اور سعدؓ بن عبادہ نے غضب ۔ تیغ کی تھی نذر شاہ ذی نسب

یہ بھی لکھا ہے یہان بے شک وریب ۔ اور اک شمشیر تھی نامی قضیب

آپ نے اوسکو حمائل بھی کیا ۔ چودہ نیزے تھے نہایت باصفا

ایک نیزہ کا تو مثنٰی نام ہے ۔ اور از مال یہود اے نیک پے

تین نیزے آئے تھے سرکار مین ۔ ایک تھا آدہا جسے برچھی کہین

روز عیدین اوسکو صؐ کے روبرو ۔ لے کے چلتا خادم فرخندہ خو

چوب دستی ایک ٹیڑھے سر کی تھی ۔ طول مین بے شبہ وہ گز بھر کی تھی

ایک تھا عرجُون نام آدہا عصا ۔ اور اک نازک بھی تھا پورا عصا

نام ہے ممشوق اوس کا اے اخی ۔ تھا وہ بہتر از عصائے موسٰیؑ ؛

ایک ترکش اور کمانین چار تھین ۔ اک سپر بھی تھی حسین و نازنین

جسپہ کرگس کی تھی اک صورت بنی ۔ حضرت والا مین ھدیہ آئی تھی

ہاتھ دونون اوسپہ رکھکر آپ نے ۔ دی اوڑا تصویر سب بے پر آپ نے

معجزہ

یعنی رکھے دستؐ انور اوسپہ جب ۔ شکل کرگس مٹ گئی از حکم رب

وہ انس ذی شان اور قدسی نہاد ۔ خاص خادم اور عاشق بامراد

کہتے ہین تلوار مین محبوبؐ کی ۔ تھی لگی تہنال اور مہنال بھی

اور کڑیان بند بھی چاندی کے تھے ۔ پرتلے مین تاکہ وہ لٹکی رہے

آئی تھین دو زرہین ازمالِ یہود
کچھ نہین دونون جہان مین جسکو سود

سعدیہ تھی ایک فضہ دوسری
اور تھی ذات الفضول اک تیسری

آپ نے پہنا اوسے روزِ حنین
آپ ہین بے شبہ شاہِ نشاتین

اور ہے ایسا ہی لکھا اس جگہہ
حضرتِ داؤد کی وہ ہے زرہ

جو اونھون نے جنگ مین جالوت کی
پہنی اوس سرکار مین موجود تھی

ذوالسبوغ اِک خود بھی موجود تھا
اک کمربند ادیم خوش نگاہ

تین حلقے اوس مین چاندی کے لگے
جائے قربان اسے شاہ کے

اک نشان خاص تھا یکسر سفید
تھی ظفر کی جس سے ہر اک کو امید

واہ وا کیسے پھریرے اوسکے تھے
دونون عالم آگئے جس کے تلے

ادنیٰ ادنیٰ اون کے خادم پادشاہ
وہ کہین الفقر فخری مرحبا

ہون درود اون پر الٰہی اور سلام
روز و شب پیوستہ تا روزِ قیام

اور اون کے آل اور اصحاب پر
اور سب عشاق اور احباب پر

یون لکھا ہے سرورِ عالم پناہ
لے گئے تشریف جب نزدِ اِلٰہ

آپ کا اسباب یہان جو کچھ رہا
وہ بدین تفصیل راوی نے کہا

تھین یمانی چادرین دو حبرہ کی
اور یمانی اک اِزارِ خاص تھی

اور دو کپڑے صحاری کے بھی تھے
بعد اون کے دو قمیص ایسی لکھی

تھے صحاری اور سحولی کے ضرور
اک یمن کا جبہ اے صاحب شعور

اک حمیصہ یعنی چادر ایسی تھی | ہے صفت جسکی عنہ آرے اخی
ایک تھا کمل سفید اور کوفیہ | تین تھین یا چار ہی ایسا لکھا
وہ نہ تھین زائد بلند اور خورد تھین | ورس کا رنگین لحاف نازنین
اور خلطہ ایک چمڑے کا بھی تھا | جس مین آئینہ و شانہ آپ کا
اور سرمہ دانی و مقراض بھی | اور اک مسواک رہتی اوس مین تھی
اور تھا چمڑے کا ایک بستر شریف | جا سے پنبہ جس مین تھی خرمہ کی لیف
اک پیالہ جس مین مضبوطی کو تھی، | تین پتر تین جا سیمی لگی،
ایک تھا سنگین پیالہ خوش نما | اور تھا ایک صفر کا برتن دبڑا
جس مین تیار آپ مہندی کرتے تھے | اور حرارت کے سبب گاہے اوسے
فرق اقدس پر ہی رکھ لیتے حضور | تا حرارت کی ہو شدت اوس سے دور
ایک شیشہ کا پیالہ اور تھا | بہر غسل اور ایک برتن صفر کا
ایک پیالہ تھا کلان پیمانہ بھی | صاع کا حصہ چہارم اے اخی
اوس مین آتا صدقہ عید الفطر کا | مہر اک چاندی کی تھی سر تا بپا
نقش تھا جس پر محمد اور رسول | بعدہٗ اللہ بس اے ذی عقول
آہنی حلقہ تھا بعضون نے کہا | پر نگینہ تھا فقط سیمی بنا
اور سادے موزے نجاشی نے دو | بھیجے تھے حبشہ سے ہدیہ شاہ کو
فرط رحمت سے کیے شہ نے قبول | تا نہو وہ باوفا مخلص ملول،

اک سیاہ کمل بھی تھا سرکار دین | اک عمامہ بھی سحاب اوس کو کہین
روز مرّہ جو پہنتے تھے لباس | ما سوا اوسکے بھی آنحضرت کے پاس
اور دو کپڑے تھے مخصوص تھے | یعنی دونون تھے نمازِ جمعہ کے
ایک تھا رومال جو بعد از وضو | پونچھتے مونہ کو شہ فرخندہ خو

قول مصنف

دیکھنا اسباب میرے شاہ کا | تھا جو کچھ سب کار دین سب لکھدیا
دونون عالم ہین شہ لولاک کے | ہون مین قربان اوسکی ذات پاک کے
دین و دنیا کا وہی اک شاہ ہے | دونون عالم اوس کی جلوہ گاہ ہے
ہے وہ نوشہ اور براتی اوسکے سب | اصل مقصد وہ طفیلی اوس کے سب
وہ تو وہ ایسے ہین سب اوسکے غلام | نعمتین ساری ہوئین جن پر تمام

مناجات

واسطا یارب جناب پاک کا | واسطا یارب شہ لولاک کا
رحم کر اور بخشدے میرے گناہ | تو ہے غفار اور مین ہون روسیاہ
سب امیدین میری بر لا اے کریم | اور مری اولاد کو بھی اے رحیم
دین و دنیا مین سدا دل شاد رکھ | خانۂ دل کو مرے آباد رکھ
اپنا ہی محتاج تو رکھنا مجھے | مین نہ رکھون کچھ سہارا غیر سے
جب مرون ایمان سے یارب مرون | شوق مین تیرے مین اپنی جان دون

مناجات

یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہ
مین ہون تیرا بندہ بے دستگاہ

واسطا تجھکو ترے محبوب کا
واسطا تجھکو ترے مطلوب کا

وہ نگاہِ رحم کر اب یا رحیم
مقصد دل پائے یہ بندہ سقیم

رحم کر سب خلق پر بھی اے خدا
دور کر دے اب تو سب قحط و وبا

یا الٰہی ہون ہمیشہ پر سلام
آل اور اصحاب پر بھی ہون مدام

بیان معجزات حضرت خیر الرسل ہادی کل صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ اجمعین

اب یہان سے معجزون کا ہے بیان
کہتے ہین یون راویِ شیرین زبان

معجزے ہین آپ کے تو بے شمار
پر یہی لکھے ہین یہان کرکے شمار

سب سے اعلیٰ معجزہ حبل المتین
جسکو ہم کہتے ہین قرآنِ مبین

مثل قرآن ایک سورۃ بھی کوئی
لا نہین سکتا ہے جن یا آدمی

آپ نے آیندہ کی دی جو خبر
کچھ نہ آیا فرق اوسمین بال بھر

شق صدر پاک بھی ہے معجزہ
جس طرح پہلے ہی ہمنے لکھدیا

حال معراج آپ نے وقتِ سحر
قوم کو اپنی سنایا سربسر

کیفیت کی بیت اقدس کی بیان
یعنی مین امشب گیا تھا یون وہان

کافرون نے آپ کی تکذیب کی
اور نشان بیت المقدس کے سبھی

آپ سے دریافت یون کرنے لگے
یعنی یہ اوسکے نشان بتلائیے

اور سرور نے شب معراج مین
غور سے دیکھا نہ تھا یاروا نہین

بیت اقدس قدرت اللہ سے
ہوگیا موجود آگے آپ کے

جو مخالف پوچھتے تھے اوس کا حال
دیکھ کر اوسکو شہ والا کمال

من وعن سب اوسنے کرتے تھے بیان
غرق حیرت ہوگئے تیرہ روان

اوسکا ہے وہ معجزہ شق القمر
جس کا قرآن مین بیان ہے سربسر

ایکبار از شدت آلام و طیش
متفق اسپر ہوے یکسر قریش

جس طرح ہو قتل کیجے آپ کو
جمع در پر ہو گیے وہ زشت خو

باہر آئے جو ہین ختم المرسلین
اون کی آنکھین ایسی نیچی ہوگئین

مل گئین سیون سے سب کی ٹھوڑیان
آئے اوسکے پاس وہ جان جہان

ایک مشت خاک لی فوراً اوٹھا
اور یہ ارشاد غصہ سے کیا

مونہہ برے اور خاک آلودہ ہوئے
خاک ڈالی چہرون پر کفار کے

سنگریزے اوسکے جن جن کے لگے
بدر کے دن وہ ہی سب مارے گئے

معجزہ یہ بھی ہوا روز حنین
اے تعالی شان شاہ مغربین

ایک مشت خاک لیکر آپ نے
پھینکدی اعدا کے مونہہ پر آپ نے

قدرت اللہ سے فوراً ہوئی
وہان ہزیمت لشکر کفار کی

وقت ہجرت غار مین حضرت نبی
جلوہ گر تھے اور یار غار بھی

آئی مکڑی اور منہ پر غار کے | جال تانا اوس نے فوراً اس لئے

آئین یہان جو یا جو کفارِ لعین | دیکھکر جالا کہین کوئی نہین

اور یہ بھی معجزہ ہے آپ کا | غار سے قصدِ مدینہ جب کیا

لبس تعاقب مین سراقہ گرم تھے | اور قریب شہ[8] پہونچ جسدم گئے

یہ لکھا ہے سخت تھی وہان کی زمین | ہاتھہ پاؤن اون کے گہوڑے کے وہین

ناگہان یکسر زمین مین دہس گیے | لائے وہ اسلام ڈر سے جان کے

ایک[9] بکری ناتوان کی پشت پر | ہاتھہ پہیرا شہ نے اے نیکو سیر

زور آور اور توانا ہو گئی | پہر دیا اوس نے بکثرت دودہی

ایک[10] بکری امّ معبد رض کے یہان | تھی بہت بوڑہی نحیف و ناتوان

دود دیتی تھی نہ فرطِ ضعف سے | ہاتھہ پہیرا اوسپہ بھی جب آپ نے

ہوگئی وہ بھی وہین ایسی قوی | اوس بڑہاپے پر دیا دودہ اوسنے بہی

اور[11] حق مین حضرتِ فاروق رض کے | آپ نے کی یہ دعا اللہ سے

تقویت دے اس سے دینِ اسلام کو | فضلِ مولا سے ہوئے ایسے ہی وہ

اور[12] پھر شیرِ حق کی یہ دعا | دور کر دے اس سے یا ربّ العلی

گرمی و سردی کا جو کچھ ہے اثر | اس دعا سے شیر رض مولا نامور

ہوگئے ایسے کہ دونون سے کوئی | آپ کو محسوس کچھ ہوتی نہ تھی

اور[13] بروزِ فتحِ خیبر آپ نے | صبحگہ اون کو بلاکر آپ نے

یہ کیا ارشاد جاؤ جنگ پر　　عرض کی دکھتی ہین آنکھیں نامور

جون دہانِ پاک کا ڈالا لعاب　　ہوگئین چنگی بھلی آنکھین شتاب

ہوگئی مولا علیؓ کو جھپ شفا　　پھر نہ ساری عمر درد اون کو ہوا

واہ واہ کیا چشم بد دور آنکھین تھین　　وہ ہی جس نور دعا علیؓ نور آنکھین تھین

ابن قتادہؓ وہ ہی نعمان کے پسر　　بدر مین سے تھے ہمرہ خیر البشرؐ

تیر ایسا آنکھ مین اونکی لگا　　حدقہ اپنے گھر سے باہر ہوگیا

یون کہا لوگون نے اسکو کاٹ دین　　تا نجات اس درد سے ہودے انہین

لیک چاہا اون یہ اصحابؓ نے　　جب حکیم امت مرحوم سے

منع فرمایا نہ کاٹو رہنے دو　　لائے وہان تشریف خود اے نیکخو

کرلیا حدقہ کو آپ اول درست　　رکھدیا گھر سے مین اوسکو چسپ چست

پھیر دیا اپنی ہتیلی سے جما　　ہوگئی اوس درد سے بالکل شفا

ایسی خوبی سے گئی جم اون کی آنکھ　　خوبصورت دوہی آنکھون مین تھی آنکھ

اور سب سے تیز تھی اوس کی نگاہ　　کیون نہ کہیے لا الہ الا اللہ

۱۵ واسطے عبد اللہؓ بن عباسؓ کے　　یہ دعا کی یا الٰہی اسکو دے

علم دین مین فقہ و تاویل کلام　　ہوگئے ایسے ہی وہ عالیمقام

حضرت جابرؓ کے خرمون کے لیے　　یہ دعا کی شہؐ نے فرطِ لطف سے

ان مین برکت دے تو اے ربِ جلیل　　اور وہ خرمے تھے بہت کم اور قلیل

ایسی برکت اونمین دی اللہ نے | قرض مین بھی قرض خواہون کو دئے
اور باقی رہ گئے تیرہ وسق | ہے یہ شان حضرت محبوب حق
سست ناقہ حضرت جابر کا تھا | سب سے پیچھے وہ سفر مین رہتا تھا
واسطے اوسکے دعا حضرت نے کی | سب سے آگے پھر تو رہتا تھا وہی
یہ دعا کی تھی انس کے واسطے | برکت اسکو یا الٰہی اب تو دے
عمر مین اولاد مین اور مال مین | اس دعا سے پھلی برکت اونہین
اون کی اولاد اور اون کی عمر مال | ہوگئی سب سے زیادہ بے مثال
ایک بار امساک باران ہوگیا | آپ نے اللہ سے استسقا کیا
سات دن برسا کیا ابر اسقدر | تنگ اوس سے آگیا ہر ایک بشر
دفع بارش کے لیے پھر کی دعا | ابر بھاگا صاف مطلع ہوگیا
جو کہ عتبہ بولہب کا تھا پسر | بد دعا اوس کے لئے کی سر بسر
شام مین ہے جو کہ زرقا اک مقام | شیر نے وہان کر دیا اوسکو تمام
دعوت اسلام اعرابی کو کی | عرض کی کہتے ہو جو کچھ ہے یا نبی
اور شاہد ہے کوئی اس بات پر | آپ نے فرمایا ہان ہے یہ شجر
اور اوسے فوراً لیا وہین بلا | پاس آکر وہ شجر برپا ہوا
پھر طلب اوس سے شہادت شہ نے کی | تین بار اوس نے گواہی صاف دی
اور گیا اپنی جگہہ پر لوٹ کر | صل یا ربی علی خیر البشر

راہ مین بھی ایک جا ایسا ہوا — دو شجر کو حکم سرور نے دیا

ایک جا ہو جاؤ دونون مل گیے — پھر گیے وہ اپنی اپنی جا چلے

معجزہ ہے ایک یہ بھی بس عجیب — ایک جا چھوتے تھے جو وہ حق کے حبیب

عاشق بیدل انس مالک وہی — سایہ سان ہمراہ تھے اوس جا یہ بھی

اون سے فرمایا کہ اے نیکو سیر — ہین جو یہ موجود خرمے کے شجر

جاؤ ان کے پاس اور یہ حکم دو — جمع تم سب ابھی اک جا یہ ہو

حکم پہونچایا انس نے اون کو جب — حکم حضرت سے ہوئے وہ جمع سب

اوس جگہہ تشریف حضرت لے گیے — جبکہ فارغ آپ حاجت سے ہوئے

لائے تشریف اور انس سے یہ کہا — ان سے یہ کہدو کہ جاؤ اپنی جا

سنتے ہی یہ حکم اون سے وہ شجر — اپنی اپنی جا گیے سب لوٹ کر

یہ بھی قصہ ہے شجر کا دوستو — کہتا ہے یون راوی فرخندہ خو

ایک جا سوتے تھے محبوب جہان — عاشق جانباز تھے سب پاسبان

ایک شجر آیا زمین کو چیرتا — آکے نزد شاہ برپا ہو گیا

جب ہوئے بیدار تو اصحاب نے — کہدیا یہ ماجرا احباب نے

یون ہوئے گویا شجر ایسا یہ ہے — عرض کی اس نے خدائے پاک سے

دے اجازت مجھکو اے رب انام — مین کرون جا کر پیمبر کو سلام

اذن اس کو رب اکبر نے دیا — اور سلام اُس نے مجھے آکر کیا

جب[۲۵] ہوئے مبعوث سلطانِ انام ہر درخت و سنگ نے اونپر سلام

حکم خالق سے کیا اور یون کہا السلام اے پیشوائے انبیاؐ

یہ[۲۶] بھی فرمایا جنابِ پاک نے سرورِ دین سیدِ لولاکؐ نے

سنگ ہے مکہ مین اک ایسا جسے خوب ہی پہچانتا ہون اس لیئے

قبل بعثت مجھکو کرتا تھا سلام یا الٰہی ہون سلام اون پر مدام

اک[۲۷] ستون تھا متصل محراب کے جسپہ تکیہ کرکے خطبہ پڑھتے تھے

بنگیا جسوقت پھر منبر شریف وہ ستون فرقت سے باحالِ نحیف

اسقدر نالان ہوا اسنکر جسے سب صحابہؓ دنگ اور حیران تھے

آپنے[۲۸] مٹھی مین کچھ کنکر لیے زور سے تسبیح وہ کہنے لگے

اشقیا[۲۹] نے گوشت مین بزغالہ کے زہر ڈالا جبکہ آگے لے گیے

کردیا اوس گوشت نے سب آشکار ہوگیٔے وہ سخت نادم اور خوار

اک[۳۰] شتر نے آکے شہؐ کے روبرو عرض کی اے سرورِ فرخندہ خو

میرا مالک ہے نہایت سنگدل کام مجھسے کام لیتا متصل

اور کھانے کو مجھے دیتا ہے کم ہون مین نالان اے شہؐ عالی حشم

ایک[۳۱] ہرنی نے یہ کی عرض آپ سے قید سے مجھکو رہا کر دیجیے

میرے دو بچے ہین دودھ انکو پلاؤن اور پھر مین لوٹ کر خدمت مین آؤن

بند سے اوس کو کیا شہؐ نے رہا کین شہادت دونو بس اوسنے ادا

مومنوں کو آپ نے دی تھی خبر ‏ ہو گی جنگ بدر مین تم کو ظفر

اور فلان کافر فلان جا قتل ہو ‏ وہان لڑے جب مومن پاکیزہ خو

جس جگہہ مقتل بتایا جس کا تھا ‏ بس وہ وہین بیگمان مارا گیا

یہ بھی پیشین گوئی کی تہی آپ نے ‏ یہ خبر پہلے سے دی تھی آپ نے

دیکھا اک میری اُمت کا گروہ ‏ بحر مین بھی جا کے با فر و شکوہ

اپنے اعدا کو کرے زیر حسام ‏ اور ادنھی مین ہون ضرور اُمّ حرام

جس طرح ارشاد سرور نے کیا ‏ ہو گیا ویسی ہی فرق اصلا نہ تھا

مومنون نے بحر مین کر کے جہاد ‏ قتل اعدا کو کیا پائی مراد

ادن مین ہی موجود تہین اُمّ حرام ‏ ہر کلام شاہ تھا حق کا کلام

یہ خبر دی تھی پئے عثمانِ غنی ‏ اک بلائے سخت ادن پر آئیگی

ہو گیا ویسا ہی یعنی وہ جناب ‏ تھے خلیفہ پیش آیا انقلاب

آپ نے جامِ شہادت پی لیا ‏ ہو گیے فردوس مین رونق فزا

شاہ نے انصار کو دی یہ خبر ‏ بعد میرے ہو گا ایسا شور و شر

تم سے افضل اور لوگون کو کہین ‏ یون ظہور اوس کا ہوا جب شام مین

ابن بوسفیان ہوئے فرمان روا ‏ نسبتِ انصار ایسا ہی ہوا ؛

یہ بھی تو فرما گیے شاہِ زمن ؛ ‏ یہ مرا لخت جگر پیارا حسن

بالیقین سید ہے اور صاحب وفا ‏ صلح اس کی وجہ سے کر دے خدا

عنقریب اون دوگروہون مین ضرور — جو مسلمان ہون وہ دونون ذی شعور
ہوگیا ایسا ہی درعہد امام — ہون ہمیشہ اونپہ یا ربّی سلام
اور اسود وہی کاذب بے حیا — قتل جس شب شہر صنعا مین ہوا
دی اوسی شب آپ نے ساری خبر — خوش ہوئے طیبہ مین مومن خوش سیر
اور ثابت قیس کے بیٹے جو تھے — آپ نے کی یہ دعا اونکے لیے
تو جئے اچھی طرح سے اے سعید — اور دنیا سے اوٹھے ہوکر شہید
ہوگیا ایسا ہی بس اون کے لیئے — شاد و فرحان وہ جیے جب تک جیئے
ہوئے پھر جنگ یمامہ مین شہید — پھونچے نزدیک خداوند مجید
اک مسلمان ناگہان مرتد ہوا — کافرون مین جاکے فوراً مل گیا
مرگیا جب وہ تو یہ اوس کی خبر — عرض کی یعنی ہوا وہ بد سیر
یون ہوا ارشادِ شاہِ نیک خو — لے زمین ہرگز نہ اوس کی نعش کو
ہوگیا ایسی ہی اوس کے واسطے — دفن جب کفار کرتے تھے اوسے
باہر آجاتی تھی لاش اوس کی وہین — دفن سے عاجز ہوئے اعدای دین
ماجرا لکھا ہے یہ اک شخص کا ؛ — کھانا اولٹے ہاتھ سے کھاتا وہ تھا
آپ نے فرمایا سیدھے ہاتھ سے — کھا طعام اور کھا نہ اولٹے ہاتھ سے
حیلہ گر نے یون کہا مین بالیقین — کھا نہین سکتا ہون از دستِ یمین
یہ ہوا ارشاد محبوبِ قوی ؛ — یہ میسر ہی نہو تجھکو کبھی ؛

ہاتھ بیکار اوس کا ایسا ہو گیا ۔ تا دہن پھر وہ نہ اوس سے اوٹھ سکا

فتح مکے مین بصد احتشام ۔ جب ہوئے شہ رونق بیت الحرام

بت معلق تھے جو گرد کعبہ مین ۔ آپ نے چاہا گرا دیجے انہین

ہاتھ مین لی آپ نے اک چوب خرد ۔ تاکہ ظاہر اس سے ہو یہ دست برد

اوس سے جس بت کو اشارہ کرتے تھے ۔ اور یہ کہتے حکم سے اللہ کے

آگیا حق جھوٹ یہان سے اوٹھ گیا ۔ مونہ کے بھل وہ بت وہین گر پڑتا تھا

یون ہی سارے بت گرائے آپ نے ۔ معجزے کیا کیا دکھائے آپ نے

اور مازن کا یہ قصہ ہے غریب ۔ ایک بت سے یہ سنے کلمے عجیب

یعنی کہتا ہے وہ بت اس طرح سے ۔ خوش ہوا اے مازن تو اب سن مجھسے

خیر ظاہر ہو گیا اور شر خفی ۔ آیا اولاد مضر سے اک نبی

وہ لیے دین الٰہی آگیا ۔ اور گرا اوس نے بتون کو بھی دیا

دیکھ اب تو بت پرستی چھوڑ دے ۔ تاکہ دوزخ کے عذابون سے بچے

کہکے یہ مازن سے اوسنے پھر کہا ۔ مین نے جو تجھسے کہا تو نے سنا

تجھکو لازم ہے کہ اس کو مان لے ۔ مین نے اے سدم جو نصیحت کی تجھے

اب جہالت چھوڑ کر اسپر یقین ۔ یہ نبی مرسل ہین شک اسمین نہین

وحی آئی اسپہ تو ایمان لا ۔ تا عذاب نار سے تو ہو رہا

ہے سقر ایسی بلا جس کے لیے ۔ سنگ اینڈہن بنکے خاکستر ہوئے

سن کے یہ مازن بہت حیران ہوا — تجھے نصیب اچھے مسلمان ہو گیا

اور قارب کا جو بیٹھا تھا سواد — اوس کا یہ قصہ ہے اے صاحب رشاد

ایک جن تھا اوسکے تابع وہ اوسے — آگہی دیتا تھا حالِ غیب سے

تین شب اوسنے یہ دی اوسکو خبر — ہو گیے مبعوث وہ پیغامبر

دین جن کا ناسخِ ادیان ہے — جن کا حامی حضرتِ رحمن ہے

لوگ ہوتے جاتے ہین اون کے مطیع — اون کی اُمت کا ہے بس رتبہ رفیع

شاہ کی خدمت مین وہ حاضر ہوا — فضلِ خالق سے مسلمان ہو گیا

آپ کا ہے ایک یہ بھی معجزہ — گوہ نے خدمت مین آکر یہ کہا

آپ ہین پیغمبرِ حق بیگمان — حکمِ حق سے کھل گئی اوس کی زبان

جنگِ خندق مین ہوا یہ معجزہ — صاع بھر وہان جو کسی کے پاس تھا

شاہ نے اوس کا جو پکوایا طعام — اوسمین سے دس کو کھلوایا طعام

سیر ہو کر سب نے کھایا اور رہا — کھانا زائد اوس سے پہلے جتنا تھا

ایک جا لشکر کا توشہ کم رہا — اور کچھ تھوڑا سا تھا باقی جو تھا

مجتمع اوس کو کیا پھر کی دعا — یا الٰہی اس مین برکت ہو عطا

کر دیا تقسیم سب لشکر کو وہ — ماننے پھر کیون نہ وہ پیغمبر کو وہ

سارے لشکر کو وہ پورا ہو گیا — دیکھنا شانِ نبی فضلِ خدا

بوہریرہ عاشقِ زارِ نبی — مشت بھر لے آئے خرمے عرض کی

یا مرے مولا دعا یہ کیجئے ‏ ‏ ان مین برکت دے خدا میرے شہا
کی پذیرا عرض اون کی آپ نے ‏ ‏ اون کی خاطر سے دعا دی آپ نے
وہ ہی راوی ہین کہ وہ خرمے جو تھے ‏ ‏ برکتا تھیلے مین مین نے رکھے
جس قدر لیتا مین تھیلے سے نکال ‏ ‏ اوس سے بڑھ جاتے تھے خرمے بحال
خوب اور دن کو دنے کہائے بہت ‏ ‏ دیکھا جب تھیلے کو تو پائے بہت
اور اوس تھیلے سے کتنے ہی دسق ‏ ‏ مین نے خرمے دیدئے از بہر حق
تھا بھرا تھیلا ہمیشہ جیسے تھا ‏ ‏ پر گئے عثمانؓ جب سوئے بقا
پھر نہ وہ برکت نہ وہ خرمے رہے ‏ ‏ ساتھہ ذی النورینؓ کے وہ بھی گئے
اہل صفہ مردمیدان ولا ‏ ‏ خود سے فانی اور باقی با خدا
تھے یہہ سرمست شراب بیخودی ‏ ‏ زندگی تھی اون کی دیدار نبی
تھے در دولت پہ دلبر کے پڑے ‏ ‏ سیر ہوتے ہی نہ تھے دیدار سے
اس بلا کی اون کے دل مین آگ تھی ‏ ‏ مرٹین بس جان ہی سے لاگ تھی
وصل مین بھی بیقراری اون کو تھی ‏ ‏ ایک سی بس آہ وزاری اون کو تھی
دونون عالم سے وہ تھے گذرے ہوئے ‏ ‏ دید مین بھی طالب دیدار سے تھے
یون سراپا بن گیے تھے شکل درد ‏ ‏ جانتے ہی تھے نہ ہرگز گرم و سرد
آپ نے اک روز بنوایا ثرید ‏ ‏ اک پیالہ اون کو بھی آیا ثرید
حکم بہیجا اہل صفہ کو کہ آؤ ‏ ‏ تم ہو مدعو شوق سے کھانا کھاؤ

اوس پیالہ سے ہوئے سیراب سب — کہتے ہین یون بوہریرہؓ خوش لقب

مین بھی آتا جاتا تھا پیش حبیبؐ — تا مجھے بھی کچھ ملے جاگین نصیب

پر نہین ارشاد کچھہ مجھکو ہوا — اوٹھہ گیے کھا کھا کے سب اہل صفا

اوس پیالہ کے کنارون مین مگر — بچ گیا تھا کھانا بس اک لقمہ بھر

آپ نے خود ایک جا اوسکو کیا — اُنگلیون پر اپنی رکھکر یون کہا

بوہریرہؓ لے کے نام پاک حق — تو اسے کھا لے کہ تو ہے مستحق

بوہریرہؓ کہتے ہین کھا کر قسم — مین نے کھایا بھر گیا میرا شکم

ہو نبیؐ پر فدا اے دوستو — جان دو تا جانِ جانا تم بھی ہو

جو فنا عشق محمدؐ مین ہوا — ہو گیا بے شبہ محبوبِؐ خدا

آپ فرماتا ہے ربِّ ذوالجلال — کہہ تو اے پیغمبرؐ صاحب جمال

چاہتے ہو تم اگر اے مومنو — ہو محبت ہم سے بھی اللہ کو

تو کرو تم پیروی میری ضرور — پیار تم کو بھی کرے ربِّ غفور

ایک جا پانی نہ ملتا تھا کہین — سخت پیاسے ہو گیے سب مومنین

اُنگلیون سے سرورؐ دارین کی — آب جاری ہو گیا مومن سبہی

ہو گیے سیراب اور کر کے وضو — سب ہوئے مشغول حق اے نیکخو

اور گنتی مین وہ چودہ سو تھے سب — قدسیون سے بھی تھے بہتر سب کے سب

پانی تھوڑا سا کہین برتن مین تھا — دوستون نے لا کے آگے رکھدیا

عرض کی حضرتؐ یہی پانی ہے یہان
لیکن اوس کا مونھہ کچھ ایسا تنگ تھا
چار ہی اُنگلی ڈبا پھر اوس مین دین
پی لیا سب نے وضو بھی کر لیا
اٹھ گیے تشریف جب سوئے تبوک
ساتھ تھا سب لشکر نصرت نشان
تھا مگر اتنا ہی جس کو ایک ہی
اور سب لشکر کو تھی بیحد پیاس
یہ گذارش کی کہ اے بحر کرم
آپ نے ترکش سے لیکر ایک خدنگ
ہے جہان پانی وہان یہ لے کے جاؤ
لے گئے جان باز جھٹ تعمیل کی
اس قدر اوبلا تھی ہرگز کمی
ہو گیے سیراب اور آسودہ حال
آدمی اوس فوج مین تھے تیس ہزار
یہ کلامی آپ کا ادنی غلام
آپ ہین دریاے افضال و کرم

آپ نے چاہا ڈبا دون اُنگلیان
تھی نہ گنجایش کی اصلا اوس مین جا
اور یہ فرمایا کہ آؤ اہل دین
تھے وہ اتنی پا کہ سنتر یا دوا
پادشاہِ دوجہان صاحب سلوک
اوس جگہہ بھیو نچے نہ تھا پانی جہان
آدمی پی جائے وقت تشنگی
آئے فوراً تشنہ لب حضرتؐ کے پاس
کیجئے سیراب سب پیاسے ہین ہم
دیدیا اور یون کہا اب بیدرنگ
اور اوس پانی مین تم اوسکو بلاؤ
جوشش پانی مین ہوا بس ویسے ہی
جانور لشکر کے سب اور آدمی
کہتا ہے یون راوی شیرین مقال
اونٹ خچر اسپ کا کیا ہے شمار
تشنہ لب ہے آپ ہین خیر الانامؐ
تشنگی کا اب نہ رہجاے الم

آپ ہی ہین ساقیِ جامِ طہور ۔ وہ عطا ہو جس سے غم ہوجن دور
آدمی کچھ خدمتِ اقدس مین آئے ۔ ایک چاہ شور کی فریاد لائے
لیکے جانبازون کو وہ جانِ جہان ۔ وہان گیے جس جا پہ تھا کھاری کنوان
اوس کنوے مین ڈال کر آبِ دہن ۔ کر دیا شربت ہی شربت بے سخن
اس قدر وہ چاہ شیرین ہو گیا ۔ شہد کا لیتے تھے سب اوس سے مزا
کھینچتے تھے اوس سے پانی جس قدر ۔ کم نہ ہوتا تھا وہ ہرگز بوند بھر
ایک عورت لائی گنجا ایک پسر ۔ عرض کی اے بادشاہِ دادگر
آرزو یہ ہے کہ ہو اسکو شفا ۔ سر پہ پھیرا ہاتھ شہ نے داہنا
ہو گیے فوراً برابر سر کے بال ۔ ہو گیا چنگا بھلا وہ حال حال
یہ خبر جب منتشر سب مین ہوئی ۔ اور یمامہ مین بھی لوگون نے سنی
ایک عورت اپنے لڑکے کو لئے ۔ دوڑی پہونچی پاس اوس کذاب کے
یون کہا تم ہاتھ سر پر پھیر دو ۔ عارضہ اُس کا بھی جلدی دور ہو
اوس نے رکھا سر پہ جب دستِ پلید ۔ گنج اوسکو ہو گئی فوراً شدید
اور اوس کے نسل مین باقی رہی ۔ تھی نحوست یہ لعین کذاب کی
[۵۴] تیغ عکاشہ جو ٹوٹی بدر مین ۔ ایک جڑ لکڑی کی دی شہ نے اونہین
ہو گئی فوراً حسام آبدار ۔ اور رہی وہ پاس اون کے برقرار
[۵۵] نیشتہ نکلا روز خندق ایک سخت ۔ جانتے تھے سب کہ ہو یہ لخت لخت

توڑتے تھے بیلچون سے وہ مگر — سخت تھا ایسا نہ ہوتا تھا اثر
شاہ نے لیکر اپنے دستِ پاک سے — بیلچہ مارا تو ٹکڑے اوڑ گئے
جب شکستہ پاے بو رافع ہوا — دست پھیرا شاہ نے اچھا ہو گیا
گویا ضربِ اوس مین کبھی آئی نہ تھی — ہو گیا چنگا بھلا پہلے سے بھی
معجزے تو آپ کے ہین بے شمار — سب بھلا ہو سکتے ہین کس سے شمار
شان مولا کیا نرالی شان ہے — معجزہ ہر بات ہے کیا آن ہے

عرض حال مصنّف

یا رسول اللہ ادھر بھی ہو نگاہ — اُمتی ہون آپ کا مین روسیاہ
کیجئے مجھپر ترحم یا رحیم — آپ کا ہے خلق اور رحمت عظیم
آپ کا ہون مین بُرا ہون یا بھلا — آپ کا ہے دو جہان مین آسرا
آرزوؤن پر مری کیجے کرم — بہر حق اب یا نبیٔ محترم
آپ ہی محبوبِ حق ہین یا رسول — دونون عالم مین نہون مین کچھ ملول
کیجئے حق سے دعا میرے لیئے — آرزوئین سب میرے پوری کرے
ظاہر و باطن ہو میرا سب درست — مین جیون جبتک رہون مسرور و چست
جب مرون مین تو مرون ایمان سے — جاؤن شوقِ دیدِ حق مین جان سے

آپ پر ہون حق تعالیٰ کے سلام
آل اور اصحاب پر بھی ہون مدام

بیان وفات شریف حضرت سرور عالم افتخار آدمؑ حبیب رب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

اب وفاتِ شاہؐ کا لکھون مین حال — کہتے ہین اہل سیر شیرین مقال

جب ہوئے ترسٹھ ۶۳ برس کے شاہِ دینؐ — تھی ربیع اولین کی گیارہوین

چاشت کے وقت آپنے پائی وفات — روز دوشنبہ تھا وہ ای نیکذات

اور رہے بیمار چودہ ۱۴ روز تک — بدھ کے شب کو سرورِ جن وملک

حجرۂ اقدس مین مدفون ہوگئے — حال سب لکھا ہے یون تفصیل سے

نزع کا جب وقت دیکھا آپ نے — اک پیالۂ آب چاہا آپ نے

اور اپنے پاس رکھوایا وسے — دستِ اقدس کو اوسی مین ڈال کے

چہرۂ انور پہ ملتے ہاتھ کو — یہ دعا فرماتے تھے اے دوستو

یا الٰہی موت کے سکرات پر — مین ہون بندہ تو اعانت میری کر

قبض جب روح منور ہوگئی — دی اوڑھا بس ایک چادر حجرہ کی

اس طرح ہے اک روایت مین لکھا — جب سدہارے حضرتِ خیر الوریٰؐ

ہوگئے بیتاب وبیخود تھے جو پاس — رنج وغم سے اوڑ گیے سب کے حواس

دی فرشتون نے وہی چادر اوڑھا — آہ اوسدم کس کو ایسا ہوش تھا

بعض اصحابؓ اس طرح کہنے لگے — ہم نہ مانینگے کہ حضرت چل بسے

ہمکو تو ہرگز نہوگا یہ یقین — لے گیے تشریف خیر المرسلینؐ

اور یہ منقول ہے فاروقؓ سے — یعنی منکر موت حضرت سے وہ تھے

کہتے تھے کس طرح ہمکو چھوڑ کر — باہمہ شفقت یہ جائین گے گذر

دیکھ کر کس کو جئین گے آہ ہم — گر سدھارینگے شہ والا حشم

حضرتؓ عثمان کی یہ حالت ہوئی — ہو گیے تھے گنگ اللہ الغنی

اور امیر المومنین حضرت علیؓ — فرط غم سے ہو گئے تھے ایسے ہی

رہ گیے حیرت زدہ وہ اس طرح — ہو کوئی تصویر حیرت جس طرح

آہ آہ اصحابؓ کا یہ حال تھا — بیخود اور بیچین تھے اور غمزدا

حضرتِ عباسؓ و حضرتؓ یار غار — گرچہ تھے از بس حزین و بیقرار

پر رہے دونون ہی یون ثابت قدم — ضبط کرتے تھے پہ سینے تھے شکل غم

پھر یہ آواز آئی باب حجرہ سے — غسل حضرت کو نہ دینا اس لیے

پاک ہین یہ پاک ہین یہ پاک ہین — افتخار عالم افلاک ہین

دوسری آواز آئی اس طرح — غسل دو مشروع ہے بس جس طرح

وہ تو کہنے والا شیطان تھا مگر — حکم خالق سے مین آیا ہون خضرؑ

تعزیت کی خضرؑ نے پھر یون ادا — ہے مصیبت کا بدل نزدِ خدا

اور جو مرجائے اوس کے بعد ہی — دے عوض اوس کا خداوند قوی

کھوئے گا جو شے تو پائے گا ضرور — ہے یہی امید از فضلِ غفور

سب اوسی سے دھیان اپنا تم لگاؤ — تا جزائے صبر اب اوس سے ہی پاؤ

ہے منسبیت تو اوس کے واسطے | جو رہا محرم دم آخر صبر سے

ہو گئے اصحابؓ عازم غسل پر | اختلاف اون مین ہوا اس مین مگر

یعنی سب بے کپڑون کے دین غسل آپکو | یار ہین یہ جسم پہ اور غسل ہو

حکم خالق سے چلی ایسی ہوا | ناگہان فوراً ہر ایک فوراً سو گیا

اک منادی نے کہا یون زور سے | غسل دو کپڑے رہین پہنے ہوئے

سن کے یہ بیدار ہر اک ہو گیا | غسل اون کپڑون مین حضرتؐ کو دیا

اور نہلایا جنہون نے آپ کو | ہین وہ یہ عالی مقام اے نیک خو

حضرتِ عباسؓ و حضرت مرتضیٰؓ | فضلؓ اور قثمؓ بڑے صاحب وفا

حضرت عباسؓ کے ہین یہ پسر | اور شقرانؓ و اسامہؓ نامور

اور وہین حاضر ہوسے تھے اوسؓ بھی | تھے جو انصاری جوان مرد جری

حضرتِ مولانا نے بس آداب سے | ہاتھ جو پھیرا شکم پر آپ کے

تھے سراپا نور وہ نور ظہور | شافعؐ خلق اور محبوبؐ رب غفور

تھا سوائے نور حق وہان اور کیا | اے تعالیٰ شانِ حضرت مصطفےٰؐ

عرض کی ہو رحمتِ حق آپ پر | زندگی و موت مین اے نامور

آپ طیّب اور پاکیزہ رہے | پس سراپا نور ہین اللہ کے

عرض مصنّف

اے میرے مولا مین قربان تجھپہ ہون | مین مرون تو شوق مین تیرے مرون

یہ کلامی خستہ دل تیرا غلام — سو محمد کہتے ہی تمام

دل مین تیرا عشق لب پر نام ہو — اُمتی کا تیرے خوش انجام ہو

تین کپڑے تھے سحولی کے سفید — اون مین کفنایا اونھون نے باُمید

اون مین ٹوپی اور کرتا بھی نہ تھا — چادرین تھین سب سلی سر تا بپا

یون لکھا ہے ایک موضع ہے سحول — اور یمن کے ملک مین ہے وہ شمول

اور جنازہ کی نماز ایسی ہوئی — یعنی تنہا تنہا ہر اک نے پڑھی

مقتداے انبیا کے سامنے — کون ایسا تھا امامت کرسکے

اک قطیفہ سرخ تھا جس کو حضور — زیب تن فرماتے تھے با صد سرور

قبر مین شقران نے فرش اوسکو کیا — اور کھودی تھی لحد اے باصفا

نو عدد اوس مین لگا کر خشت خام — کر دیا مضبوط اوسکو لا کلام

یہ صحابہ مین ہوا تھا اختلاف — چاہتے تھے بعض لغلی صاف صاف

اور صندوقی کو بعضے کہتے تھے — یعنی قبر پاک صندوقی سبے

فیصلہ باہم یہ اون مین ہو گیا — کھودنے والون کو اب لیجے بلا

گورکن بعضے لحد مین کھودتے — بعض لغلی مین بناتے اس لیئے

اون مین سے اسوقت اب پہلے جو آئے — قبر جیسی وہ بتاتا ہے بنائے

آگئی اول لحد کن ہی جو وان۔ — بن گئی فوراً لحد ہی بے گمان۔

خاص حجرہ مین جناب پاک کے — یہ ہوا حضرت وہین مدفون ہوئے

اور برابر آپ کے صدیقؓ بھی | ہوگئے مدفون باخلاصِ قوی
پھر امیر المومنین حضرت عمرؓ | دفن پاس اون کے ہوئے ای خوش سیر

خاتمۃ الکتاب

شکر للہ ہوگئی پوری کتاب | از طفیل شافعؐ یوم الحساب
ہون صلوٰۃ اون پر آلٰہی اور سلام | آل اور اصحاب پر بھی ہون مدام
دن دوشنبہ وقت ہے نصف النہار | یہ ہوئی پوری بفضل کردگار
ہے ربیع اولین کی گیارہوین | تیرہ سو اٹھارہ سن ہین بالیقین ۱۳۱۸ ط
یاالٰہی اس کو تو کرلے قبول | فضل کا تیرے ہوا اب مجھپر نزول
از طفیل سید خیر الانامؐ | آرزوئین میری برآئین تمام
صلّ یاربی علےٰ خیر الوریٰ | آل اور اصحاب پر بھی دائما

تمت

قطعات تاریخ اتمام گوہر مخزون بحروف تہجی

از نتیجہ فکر رسا منشی سید اصغر علی صاحب آبرو صاحب دیوان ملازم سرکار ٹونک تلمیذ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی

زہے طرز کلامی وہ کلامش | چہ داوہ از سپہر وداد مطلق
بگفت آبرو این سال تاریخ | دلیل گوہر مخزون بحق ۱۳۱۸ھ

از نتیجہ طبع وقاد عالم شیر خان صاحب آثم ٹونکوی تلمیذ منشی محمد ابراہیم صاحب عزشاگرد اسد لکھنوی

اے کلامی آفرین بر طبع مواج تو باد
خوش کتابے کردۂ تالیف از ذہن رسا
سال تاریخش رقم زد آثم رنگین بیان

بستہ بر روئے دریاے معانی طرفہ پل
چون نگر دد مدح خوانت در جہان جز و کل
گوہر مخزون در نایاب موج لوی گل

طبعزاد عندلیب بوستان سخن نواب محمد سلیمان خان صاحب بہادر اسد لکھنوی ارشد تلامذہ تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان بہادر آسیر مرحوم صاحب دیوان نبیرہ نواب حافظ رحمت خان بہادر مغفور والی روہیلکھنڈ

لکھی جو یہ حضرت کلامی نے کتاب
تم بھی سن طبع اس کا فی الفور آسد

تعریف ہو جس قدر وہ کم ہے اسکی
یہ کہدو کہ بے نظیر و عمدہ جہالی

فقرات تاریخی و قطعات نتیجہ طبع گوہر بار مولوی غلام محمد الیاس صاحب دہلوی آہ باشندہ دار السلطنت کلکتہ صاحب دیوان

جوہر معانی گوہر مخزون

مرحبا حضرت کلامی ما
نام ایزد ہمہ صفت موصوف
نظم چون این کتاب را فرمود

عالم و ہم ادیب و چہ ادیب
صوفی و ناظم و لبیب و اریب
صیت رفتہ چہا بعید و قریب

یلّلی نامہ اش چہ روح فزا		کو سقام القلوب راست طبیب
ھر کہ تاریخ اوزمن پرسد		آد گویم کہ وے عجیب وغریب
	ولہ	
شامل حال است لطف ایزدی		اللہ اللہ چون نبات شد نظیر
بہر سالش قلب سرورم بگفت		گوھر مخزون حبیب دلپذیر
	ولہ	
نظم کیا خوب لکھی حضرت نے		اجی تعریف کرین کیا موںہہ پر
بات سچی ہے کہ سبحان اللہ		اِس کے کیا کہنے ہین بہتر خوشتر
ہم نے لکھا یہ چمکتا مصرع		مخزن نور ہے مخزون گوھر

از نتیجۂ طبع سخنور صاحب کمال و شیرین مقال مولوی محمد لبشیر صاحب
صاحب دیوان اُردو فارسی خلف مولوی محمد فرید صاحب مرحوم
رئیس پھلواری نزیل کلکتہ ہرسین روڈ

۴	دیدیم کتاب گوہر مخزون را	۱	۵	ہر لفظ او گوہر یست وروی مخزون
۶۰۰	خوش نظم کلامی کہ شمس شعر است	۴۰۰	۴	دانیم بصدق شد کلامی مقرون
۱	آن سید ذی وقار عبد الرزاق	۱۰۰	۱	از فیض خدا است قلب پاکش مشحون
۶۰۰	خورشید سماء علم دجا و وکلنت	۴۰۰	۴۰۰	تنویر نجوم نظم از وے موزون
۳۰۰	شد قافیہ چشم زد آتش بس تنگ	۶۰	۳۰۰	شد بحر ہزج زرکن قلبش مجنون

٩٠	صد راست ز نور خاص او رضا شفیع	٧٠	٧٠	علامہ دہر اوست در علم و فنون
٨٠	فرمود چو نظم سیرت مصطفوی	١٠	٣٠٠	شد راحت قلب عاشقان مفتون
٣	جاں داد بجسم نظم از نطق فصیح	٨	٨٠٠	خوش لست بہ قلب رضا شعر تسکین
٢٠٠	رنگینیٔ نظم او چو دیدم الحق	١٠٠	١	افتاد بدل فکر سن او افزدن
٨٠	فرمود سروش غیب از فکر بشیر	٢٠٠	٢٠	گو ترجمہ نائب سرور المخزون
سمت ١٩٩٨ بکرمی		سنہ ١٣٠٩ ف	سنہ ١٩٠١ ء	سنہ ١٣١٩ ھ

ایضاً نتیجہ کلک جوہر سلک رشحات زلالی مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب خیالی متوطن رائے بریلی دائرۂ حضرت شاہ علم اللہ صاحب دیوان اردو و فارسی و مصنف تذکرہ جام جم تلمیذ نواب اصغر علیخان نسیم دہلوی و منشی امیر اللہ تسلیم

زہے کلام کلامی بذکر شاہ رسل — خوشا نصیب کہ بخشش کا کیا ہی سامان ہے

نزول رحمت ایزد ہو ذکر پر جس کے — سمجھ لو مدح سرا کی جو عزت و شان ہے

رفیع مرتبہ ممدوح جس طرح ہوگا — نشان مدح سرا کا بھی وہی عنوان ہے

خدا کے پیارے کی توصیف اور خالی جائے — ملیگا اجر ضروری یہاں نہیں وان ہے

سلیس و مختصر و جامع الصفات ہے یہ — عجیب دلکش و شیریں یہ نظم و بیان ہے

بلفظ مختصر و با جہان جہان معنی — جو اصل عمدگی شعر نظم کی جان ہے

روایتوں میں بڑھانا گھٹانا ہے مفقود — جو پوچھو سچ تو یہ دشوار ہے نہ آسان ہے

کمال شاعر ناظم اسی کو کہتے ہیں — کہ سچی بات کو دل کش بنا دے جو جان ہے

سے ہے اصل آئینہ یہ نسخہ بہر شکل نجات
کہ دیکھتا رہے اسکو جو اہل ایمان ہے

لکھا یہ کلک خیالی نے سال ختم کتاب
سمجھلے اسکو مورخ اگر سخندان ہے

یہ نور محض ہے دود سر چراغ نہین،
اسی سے شمع یہ بولی چراغ ایمان ہے

از نتیجہ طبع والا سخنور یکتا مولوی محمد یوسف صاحب جعفری رنجور المخاطب بشمس العلما خان بہادر عظیم آبادی خلف الرشید مولانا یحییٰ علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب دیوان چیف مولوی بورڈ آف اگزامنیرس کلکتہ

کلامی جو ہین عبد رزاق نام
سخن سنج وطباع وشیرین مقال

گل روضۂ خاندان رسول
گلستان سبطین کے نونہال

وہ دریاے الفت مین ڈوبے ہوئے
محب نبیؐ عاشق ذوالجلال،

غم دین ودنیا سے چھوٹے ہوئے
خمار مئے عشق حق سے نڈھال

سر ش اون کی تیغ قلم کی غضب
کہ صمصام اسلام ہے اوسپہ دال

کوئی مرد میدان ملک سخن
مقابل ہو اون کا یہ ہے کیا مجال

اونہون نے سب آثار خیر الوریٰ
کئے نظم اردو مین باصد کمال

لکھے سارے احوال بے بیش وکم
بڑھایا نہ چھوڑا کوئی اوس مین حال

نہو شاعری پر اونہین فخر کیون
کہ حسان ثانی ہین بے قیل وقال

نہ کر فکر رنجور تاریخ کی
یہ لکھدی لکھی سیرت بے مثال

۱۳۱۸ھ

ایضاً از شاعر شیوہ بیان سر دفتر شعرای شیرین زبان منشی سید حمید الدین صاحب جناب
صاحب دیوان رعنا تخلص حقیقی برادر و شاگرد مصنف ملازم سرکار ٹونک

ذکر محبوبؐ خدائے پاک مین ۔ منتخب نسخہ ہوا ہے لاجواب
ہے سراپا سرورِ لولاک کا ۔ دیکھنے والا ہے اس کا کامیاب
وہ جناب سرور دنیا و دین ۔ لطف سے جس کے دو عالم کامیاب
باغ امکان کی بہارِ جان فزا ۔ بحر وحدت کا دُر خوش آب و تاب
منبع علم خدائے دوجہان ۔ مہبطِ جبریلؑ شاہ مستطاب
غازۂ مہتاب جس کی خاکِ راہ ۔ ذرۂ در جس کا رشکِ آفتاب
ذات جس کی باعثِ ایجاد خلق ۔ جس کو خالق نے کیا ہے انتخاب
ترجمہ ہے نسخۂ عربی کا یہ ۔ میرے بھائی نے لکھا با آب و تاب
میرے مخدوم و مطاع و محترم ۔ فیض سے جن کے ہوا مین فیضیاب
وہ کلامی افتخار شاعران ۔ سید والا حسب عالیجناب
شاعرون مین شاعر شیوہ بیان ۔ کاملون مین کامل والا خطاب
شعر جن کا سلک دُرِ شاہوار ۔ اور مطلع مطلعِ صد آفتاب
ہے یہ ذکر سرور لولاک سے ۔ نسخہ ہائے منتخب مین انتخاب
شاہد طبع روان صمصام ہے ۔ جو فتوح شام کی ہے فتح باب
غور سے دیکھو کرو انصاف بھی ۔ وہ اگر ہے منتخب یہ لاجواب

ہے بیاض اس کی بیاض چشم حور
اور سواد اسکی سواد مشک ناب

دین و دنیا مین اسے مقبول کر
دے جزا اسے مالک روز حساب

کاٹ کر پائے عدو رعنا کہو
گوہر مخزون ہے بے شک لاجواب ۱۳۱۹ھ

ایضاً از نتیجہ فکر سخنور خوش فکر منشی محمد ابراہیم خان صاحب رمز
تلمیذ حضرت اسد لکھنوی

مرحبا اے کلامی خوش گو
خوب ہی یہ کتاب کی موزون

جس کے شعرون کے لفظ لفظ مین ہین
بندشین چست اور نئے مضمون

مصرعہ سال رمز نے یہ کہا
دُر مکنون ہے گوہر مخزون ۱۳۱۹ھ

ایضاً از سخنور والا پایہ عالی فکر صاحبزادہ محمد صابر علیخان صاحب
بہادر معتمد سرکار ٹونک صابر تخلص صاحب دیوان تلمیذ نواب
سلیمان خانصاحب بہادر اسد لکھنوی

عہد کے اپنے کلیم یعنی کلامی جو ہین
سید والا نژاد ناظم ملک کلام

عاشق نام خدا والہ روئے نبی
حق اونھین کو مین ہین رکھے سدا شاد کام

نظم کیا شوق سے ذکر جمیل رسول
نسخہ اکسیر ہے گوہر مخزون بنام

نقطہ ہے خال حبیب یا کہ سویدائے دل
دائرہ یا آفتاب یا ہے وحدت کا جام

مصرعہ موزون کا کب سفیلہ ہی ہم ردیف
بیت نہ بیت الصنم بلکہ ہے بیت الحرام

زیر و زبر کرتے ہین دل کو وہ زیر و زبر
دیتا ہے شوشہ ہر ایک حور کی مژگان کا کام

مانگ ہے معشوق کی یاکہ رہ مستقیم — نظم کی جدول ہے یا کاہکشانِ وقتِ شام

نظم گزیدہ ہے یہ ملک دل وجان کا نظم — ہوتے ہین وابستہ جو سنکے اسے خاص و عام

فکر جو صابر نے کی ازپئے تاریخ نظم — تو یہ مخاطب ہوا ہاتفِ فرخ پیام

از سرِ داد اس طرح مصرعہ تاریخ ہے — اکبر کلامی کی طبع گوہر مخزون کلام

ازنتیجہ فکر بلند شاہباز اوج سخن سید ظہیر الدین صاحب ظہیر دہلوی،
صاحب دیوان ارشد تلامذہ ملک الشعرا خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم ذوق مرحوم

عبد رزاق نے یہ کی ہے نظم — جن کے اوصاف ہین فزون زفزون

شاعر و مولوی و آلِ رسول — بصفات جمیلہ ہین مشحون

ہے کلامِ کلامی خوش فکر — حسن و خوبی مین گوہر مکنون

صاف و پرمعنی ولطیف و ملیح — عیب سے پاک نقص سے مصئون

فی الحقیقت ہے طبع گوہربار — صدفِ بحر گوہر مخزون

سال تاریخ کی تھی فکر ظہیر — یون ہوئی عقل پیر راہنمون

یا خدا آواز سر داب — سبز وشاداب گوہر مخزون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ از مصنف

بہ ثنا خوانی شمس فلک رسالت و شاہنشاہ ممالک نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

اے دلِ دردمند کیون ہے فگار — کیون ہے یہ آہ و فغان ہے لیل ونہار

کس لیے دمبدم ہے تو مضطر | کس لیے اس قدر ہے زار و نزار

کیون یہ بھایا ہے کنج تنہائی | سیر بازار نے سیر گلزار

نہ تجھے یاد ساقی مہوش ہے | نہ وہ خُم ہائے خانۂ خمار

آہ تو ہی ہے وہ کہ دم بھر بھی | مہوشون سے جدا نہ تھا زنہار

مئے عشرت کے جام پیتا تھا | تو ہی رہتا تھا رات دن سرشار

اب ہے افسوس یہ تری حالت | نہ وہ ساقی نہ یار گل رخسار

ہر طرف دیکھتا ہے حسرت سے | دمبدم ہین یہ نالہائے زار

پھونک کر خاک کر دیا مجھکو | اُف رے گرمی آہ آتش بار

تیرے نالون نے کر دیا ظالم | مرا سینہ دکان آتش کار

رحم مجھپر تجھے نہین آتا | زندگی سے ہوا ہون مین بیزار

رنج سہنے کی اب نہین طاقت | جان اور جا کے لاؤن کس سے ادھار

تیرے نالون سے خوف ہے یہ مجھے | جل نہ جائے کہین یہ شہر و دیار

تیرے ہمسائے کرتے ہین یہ دعا | وقنا ربنا عذاب النّار

ذبح ہوتا ہے خود بخود کیا ہے | زخمی تیغ ابروئے خمدار

چشم فتان نے کس کی مارا ہے | لُٹ گیا یک بیک جو صبر و قرار

نکلا پڑتا ہے تو جو سینہ سے | یاد آتا ہے کیا چمن کا او بہار

چشم میگون ہے کس کے پیشِ نظر | مئے گلگون سے ہے جو تو بیزار

سانپ سے لوٹتے ہین سینہ پر / یاد آتے ہین گیسوے دلدار
یہ تو آتا نہین سمجھ مین مرے / اس کو باور کرون نہ مین زنہار
کہ وہ طاقت ہے جذب الفت مین / کہ یہ شیشہ مین سے پری کو اتار
ہان مگر گردشِ فلک کے سبب / تجھکو لاحق ہین یہ غم و افکار
یہ وہ کجرو ہے اس سے ہوتے ہین / اہل جوہر کو سینکڑون آزار
قدردانی رہی نہ دنیا مین / ہوگیا ہے زمانہ تیرہ و تار
یہ اگر ہے تو غم ہے کیا اس کا / کہ نہین عیش دنیوی کو قرار
باغ دنیا ہے ظاہر اگلشن / لیک باطن مین ہے سراسر خار
رنگ و بوے وفا نہین اس مین / کہ ہے توام یہان خزان و بہار
یہان سے جاتا نہین ہے کچھ بھی ساتھ / چھوٹ جاتا ہے سب یہ جاہ و وقار
چھوڑ جانے کے واسطے نادان / نیک نامی ہے بس یہان درکار
خاک ہونا ہے کیا ہوا جو ہوا / شاہ و دستور یا سپہ سالار
بھول کر بھی نظر اسپہ کرین / ہین جو دانا و عاقل و ہشیار
عقل گر ہے تو فکر عقبیٰ کر / حب دنیا سے بہتر استغفار
کہ وہ عالم ہے باقی و دائم / وہین محبوب کا ملے دیدار
وہ شراب طہور و حور و قصور / چشمۂ سلسبیل اور انہار
وہی دولت ہے اور وہی عشرت / ہے وہ نعمت کہ ہے اوسکو قرار

نیک اعمال چاہئیں اوسکو مین سیہ رو ہون اور عصیان کار
مین کہان اور کہان وہ دولت وعیش اوس کے لائق نہین ہون مین زنہار
ہان مگر اس کی ہے یہی تدبیر کہ لکھون نعت سید اخیار
سرور دوجہان ہے وہ بیشک ہے وہ محبوب حضرت غفار
ہے یقین مجھکو حضرت باری جام انعام دے کرے سرشار
اوس نے احسان کیے ہین وہ مجھپر کہ نہ شکر اوس کا ہو سکے زنہار
کہ یہ علم وشرافت وایمان فکر صافی وطبع جوہر دار
مجھکو بخشی کہ اُس کی دولت ہون اہل جوہر کا آج مین سالار
ہون وہ بلبل کہ ہے مری جاگیر گلشن نعت سید ابرار
میری تیغ زبان سے کٹ جاہین صاف اعدا کے دل مثال خیار
سن کے جادو بیانیان میری بدلے حاسد کا رنگ حربا وار
قافیہ تنگ ہو عروضی کا ہے وہ میری سلاست گفتار
میری فکر رسا وہ عالی ہے لائے مضمون کو عرش سے بھی اوتار
رقص زہرہ کرے سنے گر نظم نثر پر میری نثرہ ہووے نثار
اب مین لکھون وہ مطلع پرنور سب کہین جس کو مطلع الانوار

مطلع ثانی

رخ پرنور احمد مختار مہر تابان عالم انوار

رحمت دو جہان رؤف و رحیم | اپنی اُمت کا حامی و غمخوار

اوس کی خاطر ہوا جہان پیدا | زلف و رُخ کے طفیل لیل و نہار

در دولت سرا پر اوس شہ کے | سر جھکائے ہے چرخ مینا کار

ذرّہ ذرّہ پہ آستانہ کے | ہوئے قربان ثوابت و سیّار

عرش اعلیٰ ہے فرش پا انداز | جبرئیل اوس کا آئینہ بردار

خضر و الیاس آبدارون مین | ہین سلیمان سے اوسکے خاتم دار

روشنی تھی اوسی کے آمد کی | جس کی موسیٰ کو دید تھی دشوار

اور براہیم کو اوسی کے طفیل | نار نمرود ہو گئی گلزار

پائی عیسیٰ نے جب مسیحائی | لب جان بخش پر ہوئے جو نثار

کوئی ایسا ہوا نہ ہووے کبھی | کہ ہو محبوب داور دادار

کہا موسےٰ نے طور پر ارنی | لن ترانی تھا پاسخ دلدار

کس کو اس طرح سے بلا کر آپ | دیکھا حق نے دکھایا خود دیدار

لامکان تک ہے جسکی اک گلگشت | شاہ لولاک وہ براق سوار

شب اسریٰ جلو مین تھین اوس کی | فوج قدوسیان ہزار ہزار

حورین آنکھین بچھائے دیتی تھین | کہ سواری کا ہو ادھر سے گذار

دیکھکر آپ کا جمال و جلال | مہ کنعانی ہوئے زلیخا دار

آدم و نوح اور خلیل اللہ | ہو گیے لاکھ جان و دل سے نثار

کس کو حاصل ہوا یہ قرب خدا | کہ جدائی رہی نہ کچھ زنہار
فرق کیا احمد و احد مین رہا | گو بظاہر ہے میم کی تکرار
فرش سے دم مین عرش پر پہونچا | ہے پیمبر مراد شاہ سوار
دونون عالم پہ کرلیا قبضہ | تیغ ابرو ہے کیا ہی جوہر دار
اوس کے خدام نے کیے تسخیر | شام و ایران و روم ہند و تتار
دار اسلام دار کفر ہوا | خاک مین سب ملا دئے کفار
اوس کی ہیبت سے ہلگئے یکسر | قصر کسریٰ کے سب در و دیوار
جسم کیسا کہ روح تک نہ بچی | لی جو اوس نے میان سے تلوار
رزم گہ مین قدم بڑھا جس سو | سجدہ کرنے لگین صف کفار
سوے اعدا جو رخش ٹھکرایا | موت فوراً ہوئی سرونپہ سوار
غازۂ روئے مہر و ماہ ہوا | سرور دین کے لشکرون کا غبار
زلف پرچم پہ زلف حور فدا | طاس زرین پہ مہر و ماہ نثار
دونو عالم ہین اون کے زیر قدم | شاہ شاہان ہین اوس کے خدمتگار
اوس کا خادم گدا کو چاہے کرے | تاجدار دیار عز و وقار
گلشن دہر ہوگیا سرسبز | فیض اوس کا ہے رشک ابر بہار
دوست دشمن پہ دادر رحمت | میرے آقا کی ہے عجیب سرکار
جس جگہہ نقش پائے اقدس ہو | تو ملائک وہان ملین رخسار

ہون گے محشر مین اوس کے زیر نشان
انبیا اولیا رسل اخیار

یہ تری شان اے مرے سرور
ید قدرت ترا علم بردار

اے شہنشاہ کشور تقدیس
اے جہاندار عالم انوار

ہے کلامی ترا غلام غلام
اب سوا تیرے کون ہے غمخوار

دین و دنیا سے کچھ نہین مطلب
ہان کرم سے ترا اوسے درکار

ہے ترے لطف سے یہ اوسکو امید
کہ نہ لاحق ہون اب غم و افکار

لطف تیرا خدا کی رحمت ہے
قہر ہے قہر حضرت قہار

دونون عالم مین شاد و خوش وہ رہے
اوس کے اعدا رہین ہمیشہ خوار

تپ ہجران سے زار ہے ہر دم
ہو عطا اوس کو شربت دیدار

پھر حق عرض ہو یہ اوس کی قبول
کہین آمین ملک پکار پکار

ولہ بمدیح شاہنشاہ ولی مع اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

مری اب فکر مضمون زا بجائے خضر رہبر ہے
قلمدان چشمۂ حیوان ہوا اور خامہ سکندر ہے

نہین قرطاس سے ہر پردۂ چشم پری رویان
کہ جو نقطہ ہے اوسپر مردم حور اوس سے بڑھکر ہے

عروس طبع ہو وہ شاہد نوخاستہ جس سے
پری خجلت زدہ ہے جلوہ آرا حور بنکر ہے

کمند بام مضمون بن گئی فکر رسا میری
کہ وصل شاہد معنی مجھے ہر دم میسر ہے

سو دس بکر معنی مجھکو وہ جلوے دکھاتی ہے
جمال حور و غلمان جس سے شرمندہ و ششدر ہے

مری تیغ زبان اس آب پر ہے جس کی برّانی
شعاع مہر سے روشن ہو چرچا اسکا گھر گھر ہے

مرا ہر داغ دل ہے خندہ زن مہر درخشان پر ۔ مرا چاک گریبان مطلع خورشید محشر ہے

ارادہ ہے کرے تنہا دیار عشق پر قبضہ ۔ بُرا دل کا جگر ہے واہ یہ کیسا دلاور ہے

یہ کس کے عشق سے مین ہو گیا ہون ناتوان ایسا ۔ کہ ہر دم رشک قوت کو مری ناطاقتی پر ہے

ہوا ہون ذبح کسکے خنجر الفت سے لوین ایدل ۔ کہ خود میرے لبون پر نعرۂ اللہ اکبر ہے

ہوا ہون خاک رہ کس شہسوار حسن و خوبی کا ۔ زمین پر ہون مگر میرا قدم اب آسمان پر ہے

یہ گل کھائے ہین کس مہر سپہر دلربائی پر ۔ کہ جو داغ جگر ہے رو کش خورشید انور ہے

سراپا جل کے سوز عشق سے سرو چراغان ہون ۔ نہین ہین داغ میرے تن پہ یہ پھولونکی چادر ہے

جمال پاک کس کا جلوہ فرما ہے مرے دل مین ۔ کہ سارا عالم انوار اب میرا مسخر ہے

ازل سے چشمۂ آب بقا ہے میری قبضہ مین ۔ یہ کس کے آب تیغ عشق سے میرا گلا تر ہے

تصور کسکی زلف عنبرین کا ہے مرے سر مین ۔ کہ جس سے دمبدم میرا دماغ جان معطر ہے

میری آنکھین وہ فوارہ ہین جنکی آبپاشی سے ۔ جنان سے بڑھکے گلزار محبت تازہ و تر ہے

بھرا ہے دل مین شور عشق اوس بحر ملاحت کا ۔ کہ جس کے سامنے اک قطرۂ شبنم سمندر ہے

مرے دل کا سویدا مردمک ہے چشم حورا کی ۔ کہ جسکو دیکھکر رضوان بھی خجلت سے نگونسر ہے

مرا دل وہ صنم خانہ ہے بت جسکے پجاری ہین ۔ خجل یہان نقش پا سے صنعت بہزاد و آزر ہے

مین نازان بخت پر ہون بخت میرا مجھپہ نازان ہے ۔ گدا ہون پر در شاہنشۂ عالم پہ بستر ہے

وہ شاہنشاہ عالم جسکے در پر پاسبانی کو ۔ جو خادم ہے وہ رشک سنجر و فغفور و قیصر ہے

وہ شاہنشاہ جبرئیل آئینہ بردار ہے جس کا ۔ گدائے در ہے اسرافیل میکائیل چاکر ہے

وہ شاہنشاہ پھرتی ہے دہائی جسکی گردونپر — وہ شاہنشاہ جس کا عالمِ بالا مسخر ہے

وہ شاہنشاہ جسکی بزم عشرت عرصۂ محشر — علیؑ ساقی قدح خورشید بادہ آبِ کوثر ہے

مطلع ثانی

وہ شاہنشاہ دیوان جسکا کعبہ تخت منبر ہے — بجائے دورباش آوازۂ اللہ اکبر ہے

وہ شاہنشاہ نام اوسکا جو لیلی عین حرمان مین — گل امید سے بس جیب و دامن دو ہین پُر زر ہے

نہین سودائی عالم مین جو اُسکی زلف پیچا ر کا — لبِ مردان مکان اوسکا دہان مار و اژدر ہے

عروسِ فیض ہے ادنیٰ کنیز اک اوسکی ایوانمین — شفاعت انجمن آرا ہے بخشش خادم در ہے

وہ جس عالم مین مہر عالم آرا ہے اوس عالم کا — جو ذرّہ ہے یہان وہ آفتاب ذرّہ پرور ہے

اوسیکے پرتو رخ سے ہے روشن چشم مہر و مہ — اوسیکے نور سے سب عالم امکان منور ہے

اوسیکا نام ہے تعویذ بازو اور دوائے دل — حکیم مطلق و شافی کل کا وہ ہی مظہر ہے

وہ ہی تو چارہ فرمائے مریض خستہ حالی ہے — وہی تریاق زخم خنجر بیماری و شر ہے

شہ اورنگ عشرت ہے گدائے کوچۂ اوس — کہ خاک پائے عالی لاکھ اکسیرون سی بہتر ہے

وہ سلطان عرش اعظم فرش پا انداز ہے جسکا — لقب جس کا حبیب بارگاہ رب اکبر ہے

محمدؐ نام جسکا اور صفات و ذات مین یکتا — خدا کا نائب کل دین اور دنیا کا سرور ہے

شہا پشت و پناہ بے نوایان ہے تری درگہ — ترے در پر گدامی شرم عصیان سی نگون سر ہے

بھلا ہے یا بُرا تیرا ہے تیرا لطف ہے اوسپر — تو ہی مولا تو ہی سلطان تو ہی دالی داور ہے

لہان اب جائے خوگر ہو چکا تیری عنایت کا — پڑا ہے تیرے در پر اوسکا سر ہے اور تیرا در ہے

ایضاً قصیدہ ذو مطلعین نثار صفہ بارگاہ سریر آرائے رسالت و فرمان فرمائے دیار نبوت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک و سلم تسلیما

فصل گل آئی ہی سرسبز ہوئی ہین گلشن
ہے او بہار و نپہ جوانانِ چمن کا جوبن

دہوئی دہائی رہین نکھری ہوئی اشجار چمن
ابر کو باد بہاری نے یہ کی ہے قدغن

پر غضا اب یہ گلستان کا ہے پتّا پتّا
شوق سے چشم تماشا ہوئی نرگس ہمہ تن

فرط شادی سی سماتے نہین گل جامہ مین
کہ ملے نور کے اشجار کو ہین پیراہن

پڑتی ہی گلپہ نگہہ جاتی ہی سنبل پہ پہسل
یہ صفائی ہے کہ ہے پائے نظر کو پہسلن

دیکھکر حسن جوانانِ چمن کا نرگس
کہتی ہے اِنپہ تصدق ہی نئی بیاہی دولہن

بوئے گلزار سے دولہن ہے نسیم سحری
جسپہ سو جان سے قربان ہین غزالانِ ختن

کوک کویل کی کیے دیتی ہے بیدل سبکو
کبک کہسار پہ ہین مست تو جنگل مین ہرن

درد افزا ہین یہ مرغانِ چمن کے نالے
سنتے ہی جنکو لگا ہونے مرا جی سن سن

صحن گلشن

صحن گلشن مین ہین طاؤس خوشی سی رقصان
اُمڈی آتی ہین گھٹائین جو دکھاتی جوبن

شور بارش ہی گرجتے ہین یہ بادل ہر سو
کوندتی برق ہے چلتی ہین ہوائین سن سن

ہین دہوان دار گھٹائین کہ سحابِ عشرت
اب کے بارش کا ہی عالم مین نرالا جوبن

بجلی گھبرائی ہوئی پھرتی ہی پاتی نہین راہ
چرخ سے تا بزمین مینہہ کی پڑی ہی چلمن

برق کو رعد یہ چلّا کے ندا دیتا ہے
گر نہ پڑنا کہین بستی ہے کہ آیا ساون

مونھہ کو دل آئین نہ ستونکے تڑنگ کسطرح
کہ دکھاتی ہے نئے برق تجلا جوبن

پرتو حسن سے ہے رشک پرستان بستان
جمع ہین اوسمین حسین تا کہ منائین ساون

قہر انداز ملا ناز قیامت طناز
ہائے بیساختہ پن اور یہ اوٹھتا جوبن

سبز پوشاک سے گر فصل بہاری ہے خجل
سے ہے کوئی برق تجلی کہ وہ لپکا وہ کرن

کیون نہ عشاق ہون بیچین کہ اس سم مین
ٹپکا پڑتا ہے پریزادونکے رخ سے جوبن

جسطرف دیکھیے سبزہ ہے جہان ہے سرسبز
سبزہ رنگ آج نظر آتا ہے ہر سیم بدن

بلبل زار کی بن آئی ہے وصل گل مین
شاخ گل اوسکو ہے جیسے کہ ہو دلہن کی چلمن

کیا عجب ہے سر غنچہ جو بجائے بلبل
تختۂ باغ مین تقارۂ العیش لمن بہ

جس جگہہ دیکھیے جمگھٹ ہین پریزادونکے
تال ہو باغ ہو یا ہو لب دریائے جمن

گر یہی جوش طرب ہے تو کچھ اب دور نہین
حورین جنت سے چلی آئین کہ گائین ساون

شادمان آج ہین وہ بھی کہ ازل سے جو تھے
مبتلائے الم و قید نے حرمان و محن

پہ نگہہ مین مرے جچتا نہین یہ جوش بہار
کہ دل زار کا سیر ہے وہ نرالا ہے چمن

گلشن خلد نظر آئے بیابان صحرا
اک نظر دیکھ لے رضوان بھی اگر یہ گلشن

گل کی جا داغ ہین اور بلبل نالان نالے
داغ وہ داغ کہ ہین مہر فلک سے روشن

اور وہ نالے ہین جنہین بلبل نالان سنلے
نہ تو بولے نہ سنے کچھ بنے گنگ و الکن

منفعل سرو سے ہے قامت حور جنت
آب حیوان سے لبالب ہین سب انہار چمن

حوض ہین چشمۂ خورشید وہ فوارے ہین
جن سے شرمندہ و بے تاب ہے سورج کی کرن

حور جنت سے ہر اک نخل کا سایہ آمین
ہر گل لالہ ہے جون مشعل دشتِ ایمن

غنچے وہ غنچے ہین دیکھین جو پری رو اونکو
ہو کے شرمندہ وہین پروین کھلین دامن

اس کا ثمرہ ہی جسے کہتے ہین فردوس برین
اس کا پرتو ہی پری زادونکے رخ کا جوبن

دیکھلے ایک نظر اسکو تو پھر سب جیتے جی
آنکھہ ڈالے نہ کبھی سوئے چمن مرغ چمن

اس کے ہر خار سے نادم ہی گل باغ جنان
پتّے پتّے سے عیان صنعت صناع زمن

فرش سے تا بسر عرش مہک ہے اسکی
اللہ اللہ زہے بوئے گل و رنگ چمن

کہتے ہین عیش و طرب جنکو ہین اسکی دو پھول
عشرت و راحت کونین کا ہے یہ ہی وطن

ایسے گل بوٹے ہین ہر جا کہ مقابل جنکے
کھیل لڑکون کا ہی صنعت کدۂ چین و ختن

بوئے اخلاص ہی ہر پھول ہین اور رنگ نیاز
پرتو لالہ احمر سے زمین ہے کندن

نور کی ساری زمین نور کے اشجار و ثمر
نور کا ہے کوئی میدان کہ یہ ہے گلشن

ذرّہ ذرّہ ہے وہ پر نور کہ جس کے انوار
دیکھکر مہر ہے لرزندہ و گم کردہ وطن

اہل دل دیکھہ لین تو صل علی پڑھنے لگین
کہ ہے عکس رخ احمدؐ سے یہ سرسبز چمن

مشک کہتے ہین کسے عنبر سارا کیسا
زلف احمدؐ سے مہکتا ہے یہ سارا گلشن

ہے یہی جلوہ گہ پادشہ عالم نور
جسکو سب کہتے ہین محبوب خداوند زمن

پادشہ ملک دو عالم عربی و مدنی
آستان تیرا ملائک کا مقر و مامن

اللہ اللہ تیری صورت کہ خدا کا ہی حبیب
اور سیرت ہے تری جود و عطا کا معدن

تو سراپا ہے مجسم بفیوض یزدان
نقش پا سے ترے شرمندہ بہار گلشن

آبیاری سے ترے سبز ہے فردوس برین ۔۔۔ رنگ و بو سے ترے صحرائے مدینہ گلشن
تجھسا پیدا نہوا اور نہوگا ہرگز ۔۔۔ پرتو نور سے تیرے ہین دوعالم روشن
تیرے دریای جلالت کو ہو گر جوش و خروش ۔۔۔ تیر تا شکل حباب اوسمین پھیرے چرخ کہن
تو وہ سلطان کہ خدا خود ہے تیرا مدح سرا ۔۔۔ دین و دنیا مین ترے سکہ و فرمان کا چلن
ہین خوشا بخت اونہین گرچہ طالب ہین ترے ۔۔۔ دونو عالم کو سمجھتے ہین وہ دو نقش کہن
گرچہ دنیا مین خرامان ہین وہ بالای زمین ۔۔۔ اونکی نعلین ہین اکلیل سر چرخ کہن
فیض سے نعت کے ہے شاہد طبع رنگین ۔۔۔ اون او بہار ونپہ کہ دیکھا نہین السیا جوبن

مطلع ثالث

دونوں عالم مین بس ای سایۂ ذات ذوالمن ۔۔۔ دامن لطف ترا مجھپہ رہے سایہ فگن
در دولت ترا امید گہ اہل جہان ۔۔۔ ترا دیوان عدالت ضعفا کا مامن
تیرے دشمن کو اجل تیری عداوت شاہا ۔۔۔ حفظ و تائید خدا ہین تیری خود و جوشن
تری شمشیر کلید در فتح و نصرت ۔۔۔ نظر و برق دیر سے حور ہے تیرا توسن
نگہ لطف تری باعث آبادی خلق ۔۔۔ قہر ہے موجب بربادی آلام و محن
جسے کہتے ہین قدر ہین رضا ہے تیری ۔۔۔ نظر حق ہے ادہر تیری جدہر ای چتون
جو کوئی چاہے جو کچھ دو وہی فوراً اوسکو ۔۔۔ در دولت پہ یہی حکم یہی ہے قدغن
اللہ اللہ ترا حلم اور اخلاق و کرم ۔۔۔ موم سے نرم مدینہ کے ہین سنگ و آہن
خاک پا تری جو آنکھون مین لگا لی اپنے ۔۔۔ خط التقدیر بھی فرفر پڑھے اٹھا کے کہن

لطف کی ایک نظر ہو دل سوزان پہ مرے
پھونکے دیتی ہے شب و روز مجھے دلکی جلن

پر نہین بجھتی نہین بجھتی ہے یہ آگ لگی
ابر رحمت کا ہو چھینٹا کوئی یا شاہ زمن

آہ مجھپر بھی جو برسے ترا ابر رحمت
دشت پرخار الم ہو ابھی گلشن گلشن

گرچہ آلودہ عصیان ہون مگر خوف نہین
میرے سر پر ہے ترا روز ازل سے دامن

تیرے خدام کے دروازونکے ادنی دربان
خلق کہتی ہے جنہین خسرو و دارائے زمن

دین اسلام ہوا اونکی بدولت جاری
مٹ گئی اونکی شجاعت سے سب آشوب و فتن

بل بے قسمت جو ہوا تیری سمائی اونچین،
ناز کرتے ہین اکڑتے ہین جوانان چمن

تو وہ نوشہ ہے کہ افلاک و زمین ہشت بہشت
تیری خاطر ہوئی آراستہ جیسے دلہن

جب خدا مدح کرے تیری تو کیا اور کا منہہ
یان زبان بشر و جن و ملک ہے الکن

تیرے الطاف سے امید ہے اے ابر کرم
دور مجھسے رہین دنیا کی سب آشوب و فتن

شادیان مجھپہ ہون قربان رہون شاد و مدام
پاؤن دل مین نہ لگے میرے کبھی خار محن

دین و دنیا کی امیدین مری بر آئین تمام
دولت و حشمت و ثروت پہ کرو نہین قدغن

سرخرو مین رہون میرا ہو زمانہ یاور
شاد احباب رہین خوار رہون میری دشمن

عشق اپنا دے مجھے روؤن محبت مین تری
اشکبار آنکھین ہون جس طرح سے برسے ساون

جوشش دل سے مین پڑہون نعت مین تیری اشعار
آہ میری بھی یہی نالہ یہی ہے شیون

موت جب آئے میری اڑکر عرب مین پہونچون
یہ تمنا ہے مدینہ مین ہو میرا مدفن

نزع مین رحمت حق ہار گلے کا ہوجائے
بوئے گل عطر گل بخشش سے بسے میرا کفن

گور میں آئے نظر مجھکو شہا تیرا جمال
ذرہ ذرہ ہو میرے قبر کا قصرِ روشن

حوریں جنت سے مری روح کو لینے آئیں
مژدۂ خلد مجھے دیکے دکھائیں جوبن

بوئے گیسوئے ترے قبر مہک جا مری
بغلِ گور مرے واسطے ہو جائے دولہن

تیرے خدام کریں ساتھ رہوں محشر میں
میرے ہمراہ رہے فضلِ خدائے ذوالمنن

حضرتِ حق میں کلامی کا وسیلہ ہے تو
آستانہ ہے ترا ادس کا مقرر مامن

ولہ جواہر آبدار و لآلیِ شاہوار پیشکش بارگاہ حضرت امام مطلق و خلیفہ برحق امیر المومنین و ملاذ المسلمین اسد اللہ الغالب حیدری علی ابن ابی طالب علیہ السلام

ساقیا دے شراب روحانی
جس سے زائل ہو سب پریشانی

وہ نشہ ہو سرور آجائیں
پھر نہ دیکھوں یہ تیرہ ہیجانی

ہم بغل مجھسے ہو عروسِ طرب
رنج و غم کا ہوں دشمنِ جانی

چھائی جاتی ہے عالمِ دل پر
شبِ ہجر انکی بل بے طولانی

سر چکا ہجرِ یار کے صدمے
تا کجا اشک کی یہ طغیانی

قطرہ قطرہ ہے بحرِ طوفان خیز
چشمِ گریان سے ابر ہے پانی

فرقتِ لعلِ لب میں روتا ہوں
اشک یاقوت ہیں بدخشانی

داغ سوزان سے میرے مہر خجل
اضطرابی سے برق دیوانی

اس میں نقشہ ہے کوئے جانان کا
دل ہے رشکِ ریاضِ رضوانی

گل رخسار یار سے نے مارا … باغ دکھلاتا ہے بیابانی

دشمن جان وہ اور مین اوسکو … کہون دلدار واے نادانی

سختیان سہ کے مین سے کافر کی … آزمانی ہے نامسلمانی

مہ کامل کا سامنے اوس کے … رنگ فق ہو رہے نہ نورانی

جسکو دیکھا اسیر ہے اوس کا … زلف پیچان کی ہے یہ طولانی

قیس و فرہاد اوس کے دو مجنون … لیلیٰ اوس کی ہے ایک دیوانی

زہرہ گر دیکھ لے جمال اوس کا … گھیرے اوس کو چاک دامانی

اُف رے ظالم شرارتین تیری … کہ کلیجا مرا ہوا پانی

عجب و نخوت ہے حسن محبوبی … عشق و صد عاجزی پریشانی

ہوئی برباد خاک عاشق کی … اوسمند ادا کا ہے جولانی

تیری آنکھون نے کر دیا جادو … ہوگیا مین بھی کافرستانی

بھول جاؤن مین یہ فسانۂ غم … چارہ گر ہو جو لطف ربانی

کیون سہون جور چرخ ناہنجار … کیون رہون مجمع پریشانی

موج آب حیات ہو جائے … مجھکو جانان کی چین پیشانی

بوئے فرحت دماغ مین آئے … داغ دل ہون ریاض رضوانی

عذر وہ گلعذار مجھسے کرے … اس قدر ہوا وسے پشیمانی

وہ قصیدہ پڑھون خوشی سے اب … بلبلین بھولین سب غزل خوانی

اپنے جد کا ہون ثنا گستر | فخر شاہون کو جس کی دربانی
جس کے ہر اک کمینہ چاکر کو | دعوی قیصری و خاقانی
وہ یگانہ در محیط بقا | بخدا باقی و ز خود فانی
جس کو زیبا خطاب شیر خدا | کوئی جس کا ہوا نہیں ثانی
قبلۂ آل سرور دوسرا | دُر دریائے لطف ربانی
اہل عالم پہ دُر فشان ہر دم | ہین کف دست ابر نیسانی
حامی دین سید کونین | رنگ و بوئے ریاض ایمانی
ذات اوس کی ہے آیۂ رحمت | سر افزائے عالم فانی
یا علیؑ دمبدم لبون پر ہے | ہے ترقی پہ نور ایمانی
مدح حاضرین وہ پڑھون مطلع | کہ ترطپ جائے روح خاقانی

مطلع ثانی

تیری صورت جمال یزدانی | اور سیرت صفات رحمانی
برق چمکے نہ پھر اگر دیکھے | تیرے دلدل کی گرم جولانی
تیغ در دست دیکھ کر تجھکو | زال ہو جائے رستم ثانی
تیغ تیری ہلال عید ظفر | زہرہ اعدا کا جس سے ہے پانی
ہو کے دو دو ہار ڈر سے بہنے لگا | بحر دیکھے جو اوس کی برّانی
تیرا دشمن مخالف حق ہے | آپ اپنا ہے دشمن جانی

جو ترا عزم ہے وہ ہے شاہا | ہے بے کم و کاست عزم یزدانی
تو خدا سے جدا نہ تجھ سے خدا | ہے ترا نام نام یزدانی
تیرا آئینہ ہے جمال خدا | تو ہے مرآتِ شانِ ربّانی
جس پہ ظل ہے ترا وہ ہے سلطان | ہے وہ ظلِّ ظلیل سبحانی
ملی دارین کی تجھے نعمت | اے خوشا بخت و فضلِ رحمانی
سطوت و شوکت خلافت حق | فقر و زہد و رضا خدادانی
نگہ مہر جس طرف ہو جائے | مشکلین دور ہون بآسانی
ہے ازل سے لقب عطا کا تری | دشمنِ دودمانِ حرمانی
تیری ہمت وہ بحر ہے جس سے | ہے خجل قلزمی و عمانی
بحرِ عرفان ترا وہ بے پایان | حصر جس کا ہے عینِ نادانی
تیرا در مرکزِ علوم و فنون | ختم خدام پر ہمہ دانی
نائب خاص حضرتِ داور | جانشینِ حبیبِ دیّانی
تیرے در کے گدا کو عار ہوا | نہ لیا منصبِ سلیمانی
داغ کھائے جو عشق مین تیرے | ہو بہارِ ریاضِ امکانی
لبِ جان بخش نے جلایا ہے | جس پہ قربان آبِ حیوانی
تیرا میخانۂ فنا و بقا | جام بخش شرابِ روحانی
تیرے قبضہ مین چشمۂ حیوان | خضر اک تشنۂ بیابانی

بل اتی وصف مین ترے نازل ۔ کون تیری کرے ثناخوانی
جس کا سودا ہون مین علی ہی ہے ۔ ہے یہ قول رسولِ ربانی
توسن طبع گرم جولان ہے ۔ چاہتا ہے فضائے میدانی
تنگ یہ بحر ہے پہ کرتا ہے ۔ فیض سے تیرے قطرہ عمانی
تاجدار دیار معنی ہون ۔ ہے مری ملک اب سخندانی
میرا ہر لفظ لعل سے بہتر ۔ اور نقطہ خال روئے ایمانی
میری تیغ زبان کی تیزی سے ۔ تیغ جو رنگ ہے صفاہانی
بس کلامی اوٹھا کے دستِ دعا ۔ یہ دعا کر بفضل رحمانی
دوستون کو سدا سرور طرب ۔ حاصلِ دشمنان گرانجانی

غزلیات نعت از مصنف

وہ سر ہے کہ جس سر مین ہو سودائے محمدؐ ۔ وہ دل ہے جو رکھتا ہو تمنائے محمدؐ
اللہ کی صورت ہے سراپائے محمدؐ ۔ اللہ کا جلوہ ہے تجلائے محمدؐ
ایمائے خدا ہے جو ہے ایمائے محمدؐ ۔ اللہ کا فرمان ہے جو فرمائے محمدؐ
طالب ہو محمدؐ کا جو مولائے محمدؐ ۔ بندہ کا یہ مونہہ اور تولائے محمدؐ
اللہ یہ کہتا تھا خوشی سے شب اسریٰ ۔ وہ آئے محمدؐ مرے وہ آئے محمدؐ
ارشاد یہ تھا عرش سے قسمت تری جاگی ۔ اے عرش بس اب چوم کفِ پائے محمدؐ
سارے مرض ظاہر و باطن کی دوا ہے ۔ ہاتھ آئے اگر خاک کفِ پائے محمدؐ

گھٹ گھٹ کے بنی شرم سے خالِ کفِ عیسیٰ
دیکھے یدِ بیضا جو کفِ پائے محمدؐ

دشمن کی بھی خواہی و راست کی نوازش
ہے مقتضیِ ہمت والائے محمدؐ

تھا عالمِ انوار بھی اک جلوہ کا محتاج
اے صلِّ علیٰ حسن دل آرائے محمدؐ

سب آرزوئیں بہر محمدؐ مری بر آئیں
صدقے ترے اے ہمتِ والائے محمدؐ

ہو جاؤں سلیمانِ جہاں میں ابھی یارو
مل جائے اگر خاکِ کفِ پائے محمدؐ

واللہ یہ ایمان ہے ایمان کلامی
محبوبِ خدا ہے جو ہے شیدائے محمدؐ

ولہ

ہیں شمس و قمر پرتو انوار محمدؐ
اللہ دکھائے مجھے دیدار محمدؐ

اللہ ہوا آپ خریدار محمدؐ
اے صلِّ علیٰ گرمیِ بازار محمدؐ

ہیں شاہ شہان خادمِ دربار محمدؐ
سرکاروں کی سرکار ہے سرکار محمدؐ

مطلوب نہیں ظلِّ ہما سایہ طوبیٰ
ہم چاہتے ہیں سایۂ دیوار محمدؐ

یہاں طالب و مطلوب میں ہے ایک ہی جلوہ
اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمدؐ

ہے زیر نگیں اوسکی خدائی ہے جہاں تک
محدود نہیں وسعتِ سرکار محمدؐ

کہتے ہیں شفاعت جسے ہے وعدہ بخشش
مٹ جائینگے عصیان یہ ہے اقرار محمدؐ

بیمار مسیحا ہے اوسے عار کلامی
اے نام خدا طالع بیمار محمدؐ

ولہ

محوِ عشق کامل کی ہے کیا تاثیر دیکھو تو
کہ محبوبِ خدا کی دل میں ہے تصویر دیکھو تو

جمالِ باکمال آئینہ انوار وحدت ہے
تماشا یہ کسقدر ہے اصل سے تصویر دیکھو تو

خدائی پر ہے قبضہ تیغ ابروئے محمد کا
اسے شمشیر کہتے ہین یہ ہی شمشیر دیکھو تو

جو اذکر عشق مین رسوا ہین وہ محبوبِ خالق ہین
ذرا رسوائی عشاق کی توقیر دیکھو تو

سراپا آپکا بس صورتِ خلاق عالم ہے
یہ دیدار خدا ہے شکل پر تنویر دیکھو تو

مدینہ کی ہے ہر خاک پاک مین جلوہ خدائی کا
کہ ہر ذرہ سے کم ہے مہر پر تنویر دیکھو تو

حضور آئے شفاعت کو جلو مین انبیا سارے
گنہ گارون کی ہے کیا شان اور تقدیر دیکھو تو

کلامی جیتم دل بھی خاک ثیرب سے ہوئی روشن
اسے کہتے ہین سرمہ اور یہ ہی اکسیر دیکھو تو

ولہ

ہے زبان پر مرے ہر بار رسول مدنی
مرے آقا مرے سرکار رسول مدنی

تم پہ قربان ہین ابرار رسول مدنی
بندۂ در ہین سب اخیار رسول مدنی

آپ چاہین تو یہ بندہ ابھی مولا بن جائے
آپ کو کچھ نہین دشوار رسول مدنی

اک نظر مین بت پندار ہو ٹکڑے ٹکڑے
پھینکدون توڑ کے زنار رسول مدنی

تم جسے چاہو وہ محبوب خدا کا ہو ابھی
تم پہ اللہ کا ہے پیار رسول مدنی

تشنگی دشمن جان ہے کہ مرا جاتا ہون
ہو عطا شربت دیدار رسول مدنی

دونون عالم کی ہے دولت یہ اوسی کا قبضہ
آپ ہین جسکے مددگار رسول مدنی

آپکا ہو رہون اور آپ کے در پہ ہی مرون
ہو کسی سے نہ سروکار رسول مدنی

ننگ اسلام کلامی ہے مگر خوف نہین
آپ کا ہے یہ گنہ گار رسول مدنی

ولہ

میرے خالق تیرے محبوبؐ کا رتبہ کیا ہی
مجھکو حیرت ہے یہ اللہ کا بندہ کیا ہے

مُردے جی اُٹھتے ہین یہان نام محمدؐ سنکر
قم کسے کہتے ہین اعجاز مسیحا کیا ہے

ذرّے ذرّے مین چمکتے ہین ہزارون خورشید
عالم نور ہے سب یثرب و بطحا کیا ہے

ہمتو بھولے ہین شفاعت پہ تری کیا جانین
حشر کہتے ہین کسے اور غم فردا کیا ہے

بار عصیان ہے وہ سر پہ کہ گرا پڑتا ہون
اک سہارا ہے ترا اور سہارا کیا ہے

جس نے دیکھا قد بالائی نبیؐ کو اوس کی
لامکان پر ہے نظر عالم بالا کیا ہے

ہر قدم پر ہے فدا فتنۂ روز محشر
کیا خرام آپکا ہے اور قد بالا کیا ہے

کس کے مقدم سے ہوئی رشک ارم گور مری
خوف کیا کیا تھے مجھے اور یہ ہوتا کیا ہے

جس نے دیکھا اونہین اللہ کا دیکھا جلوہ
شان ایزد ہے پیمبرؐ کا سراپا کیا ہے

خام طبعون کو دکھاتی نہین لیلائی جمال
پختہ کاران جنون کے لئے پروا کیا ہے

خضرؑ دیتے ہین اوسے نذر حیات جاوید
کشتۂ الفت محبوبؐ کا رتبا کیا ہے

نگہ مہر خدا را کہ نبی ہے مجہپر
چارہ سازی مین توقف مری مولا کیا ہے

تیرا دیدار میسر ہو مدینہ گھر ہو
یہی فردوس ہے فردوس مین رکھا کیا ہے

دمبدم پڑتی ہے کس شوق سے خالق کی نگہ
اللہ اللہ رخ پر نور کا جلوہ کیا ہے

جس نے سونگھا ہے تری زلف کو اوسکی آگے
مشک بے قدر ہے اور عنبر سارا کیا ہے

ترے انعام تو محشر مین کھلینگے ہمپر
بخشش و لطف کو ہمنے ابھی دیکھا کیا ہے

جب مصیبت مین کلامی نے کہا یا مولا ۔۔۔ رحمت خاص یہ بولی کہ نہ گھبرا کیا ہے

ولہ غزل

سو جان سے بہتر ہے تمنائے مدینہ ۔۔۔ ہرگز نہ مرینگے جو ہین شیدائے مدینہ

ہے جان کی عوض دلمین تمنائے مدینہ ۔۔۔ کب دیکھئے اللہ مجھے دکھلائے مدینہ

ہے لب پہ شب و روز میرے ہای مدینہ ۔۔۔ بلواؤ مدینہ مجھے مولائے مدینہ

ہے گنبد چرخ اونپہ فدا جو کہ ہوئے ہین ۔۔۔ قربان سر گنبد خضرائے مدینہ

ہے مجھکو یقین دل مرا پہلو سے نکلجائے ۔۔۔ دیکھون مین اگر روضۂ مولائے مدینہ

اس شوق مین گر جان نکل جائے تو جائے ۔۔۔ جائے نہ مگر دل سے تمنائے مدینہ

وہ قیس ہون مین نالۂ دل بانگ جرس ہے ۔۔۔ ہے پیش نظر محمل لیلائے مدینہ

اب وحشت دل نے ہین مری پاؤن نکالی ۔۔۔ اللہ دکہائے مجھے صحرائے مدینہ

مٹی ہو وہ دل جس مین نہو عشق پیمبر ۔۔۔ وہ سر نہین جسمین نہو سودائے مدینہ

کیون عرش سی بہتر نہ مدینے کی زمین ہو ۔۔۔ اللہ کا محبوب ہے دارائے مدینہ

پھر حضرت موسیٰ کبھی آپے مین نہ آتے ۔۔۔ گر دیکھتے دیدار مسیحائے مدینہ

ہر ذرہ مین سو مہر ہین ہر سنگ مین سو طور ۔۔۔ وہ وادئ ایمن ہے یہ صحرائے مدینہ

قدمون کے تلے اوسکے ہے فردوس کلامی ۔۔۔ جس کو کیا اللہ نے شیدائے مدینہ

ولہ

مر مٹون عشق محمد مین ارادہ ہے یہی ۔۔۔ خاک ہو جاؤن مدینہ کی تمنا ہے یہی

جس کے بیمار ہین عیسیٰ وہ مسیحا ہین آپ — جس سے موسیٰ ہوئے بیہوش وہ جلوہ ہے یہی
جسے پیارا ہی خدا اور جو خدا کو بھائے — یہ ادا ہے وہی وہ نرگس شہلا ہے یہی
شب اسری ہی غل عالم بالا مین تھا — دیکھلو دیکھلو محبوبِ خدا کا ہے یہی
دیکھکر آپ کو محشر مین کہون گا دیکھو — میرا سید میرا سلطان میرا مولا ہے یہی
دل تو بیچین رہے عشق سے آنکھین گریان — لطف جینے کا یہ ہے دولتِ دنیا ہے یہی
ہجرِ طیبہ مین کلامی نہین مرتا ہے ہے — سخت جان ہے یہی عشاق مین رسوا ہے یہی

از مصنف خمسہ بر غزل مولانا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمت

زہے شان عز و جلال محمدؐ — خوش است از دو عالم خیالِ محمدؐ
بعرش و زمین قیل و قال محمدؐ — جہان روشن است از جمالِ محمدؐ
دلم تازہ گشت از وصال محمدؐ

بدنیا و دین نیست ادرا مماثل — نہ در جود و ہمت نہ خلق و فضائل
پُر از ذکر خویش کتاب و رسائل — بوصفِ رخش والضحیٰ گشت نازل
چو واللیل شد زلف و خالِ محمدؐ

خوشا شاہدے باشد حسنش خدارا — خوشا عاشقی خواہد آن دلربا را
خوشا شوق دیدش کہ دادند مارا — خوشا چشم دیداست کو مصطفیٰ را
خوشا دل کہ دارد خیالِ محمدؐ

خوشا عشق و الفت خوش این رسم و راہی — طفیل ہمین شد سفید و سیاہے

شہ عشق را جا بجا بارگاہے — خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے

کہ در وے بود قیل و قال محمدؐ

بود حب او لطف خلاق حامی — باین نیست مخصوص ہر خاص و عامی
زہے بخت بیدار من اے کلامی — بصدق و صفا گشتہ ام ہمچو جامی

غلام غلامان آل محمدؐ

ولہ خمسہ بر غزل نواب رضوان علیخان صاحب رضوان مرادآبادی

محراب حرم کعبۂ ابروئے محمدؐ — محبوب خداوند جہان خوئے محمدؐ
مطلوب دو عالم قد دلجوئے محمدؐ — اترائین نگاہین جو بڑہین سوئے محمد

دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمدؐ

فردوس برین سے ہے چمن کوئے محمدؐ — جان بخش ہے رضوان کیلئے بوئے محمدؐ
ہے رشتۂ جان دو جہان موئے محمدؐ — اترائین نگاہین جو بڑہین سوئے محمدؐ

دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمدؐ

واللہ دو عالم مین وہ یکتا نظر آیا — اک جلوۂ توحید سراپا نظر آیا
مین کہہ نہین سکتا مجھے کیا کیا نظر آیا — اللہ کی قدرت کا تماشہ نظر آیا

دیکھا جو کبھی آئینۂ روئے محمدؐ

خورکو ہر چمکا چوند وہ جلوہ جو نظر آئے — اوڑ جائین دہبین ماہ کی ہیبر مونہہ ہی نہ دکھلائے
موسیٰ وہین بیہوش ہون چلّا کرین ہائے — بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جائے

بے پردہ اگر ہو رخ نیکوے محمدؐ

ہے پرتوِ دندانِ شریف آب گہر کی — عکس لبِ لعلین ہی سرخی گل تر کی

یہ رنگ شفق ہی نہ سپیدی ہی سحر کی — خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی

پھیلی ہوئی ہے روشنی روے محمدؐ

ہے دید نبیؐ باعثِ دیدار الٰہی — یہ دولت سرمد نہین ملتی نہین ملتی

کچھ شک نہین ای دوستو یہ مان لو میری — جا سکے تو ملے دولت دیدار خدا کی

جو خواب مین دیکھے رخِ نیکوے محمدؐ

ہے خود مقرِ عجز نکلتا ہے جو چھپکر — یعنی کہ مین اوس ابرو رخ کا نہین ہمسر

لیکن پئے تسکین دلِ عاشق مضطر — ہر ماہ مین گھٹ بڑھ کے فلک پر مہ انور

ابروے محمدؐ سے کبھی روے محمدؐ

معراج مین یوسفؑ نے پیمبرؐ کو جو دیکھا — بولے کہ خدا کا ہی جو محبوبؐ تو ایسا

قوسین مکان ہونیکا اس سے ہے اشارا — اوستادِ ازل نے غزلِ حسن مین لکھا

کیا مطلع برجستہ ابروے محمدؐ

سودائی بنایا ہے مجھے اس شوق نے مارا — مرتا ہون تڑپتا ہون نہین صبر کا یارا

ہے زیست کا گر کچھ تو بس اتنا ہی سہارا — کہتا ہون قرین مہ تو دیکھ کے تارا

یہ چشم محمدؐ ہے وہ ابروے محمدؐ

احمدؐ سے احد مین جو دوئی کوئی بتائے — کہدو کہ ذرا میم کا پردا تو اوٹھائے

پھر دیکھون کہ اس سمت وہ یہ لیکے نہ آئے | زاہد ہی سر اپنا طرف قبلہ جھکائے

عاشق ہون مرا کعبہ ہے ابروئے محمدؐ

اللہ سے ڈرنا گنہ و جرم پہ رونا | یون دفتر اعمال زبون چاہئے دھونا

ہاتھون سے مگر رشتۂ امید نہ کھونا | کہتی ہے گنہگارون سے مایوس نہو نا

صدقے ترے اے چشم سخنگوئے محمدؐ

جمعیت خاطر کو یہ گیسو ہین توسل | ہر رشتۂ جان و دل عشاق ہین بالکل

واللہ یہ سچ ہے نہین کچھ اس مین تامل | مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبل

پڑ جائے اگر سایۂ گیسوئے محمدؐ

وہ گیسوئے مشکین ہین کہ سایہ ہے خدا کا | ہے اونکے ہی سایہ مین یہ سب اسفل و اعلی

چھپ جائین گنہ خلق کے ظاہر ہون نہ اصلا | رہجائے قیامت مین سیہ کارون کا پردا

کھل جائے اگر دامن گیسوئے محمدؐ

پھر دل مین خیال اوسکا نہ لائے وہ سرو | ہوجائے فراموش اوسے سرو لب جو

اودھر جائے گلستان سے ابھی ہم صفت بو | قمری نہ پھرے باغ مین کرتی ہوئی کو کو

گر دیکھ لے سرو قد دلجوئے محمدؐ

کیا اسکو سروکار تھا اس رنج و محن سے | ہوتی نہ کباب آتش الفت کی جلن سے

بستی نہ گلستان مین کبھی آکے وطن سے | بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے

پھولون مین نہ بس جاتی اگر بوئے محمد

رضوان سے زیادہ ہی مجھے نعمت وراحت — سینہ ہے وہ گلزار کہ ہی روکش جنت
ہے رشک ارم دل مرا انکی ہی بدولت — پژمردہ ہون یارب نہ گل داغ محبت

ان پھولون سی آتی ہے مجھے بوئے محمدؐ

ہین نالۂ مستانہ شب و روز لبون پر — اور سر مین ہے سودائے سر زلف معنبر
ہین عاشق زار گل رخسار پیمبرؐ — وہ بلبل خوش لہجہ ہون نغمے مری سنکر

جہوما کئے برسون شجر کوئے محمدؐ

ہے ہجر مدینہ مین قیامت مجھے جینا — پایا ہے رہ شوق سے لیکن یہ قرینا
خشکی مین رواں تر ہے مرے دل کا سفینا — زور کشش سلسلۂ سیر مدینا

کہینچے لئے جاتا ہے مجھے سوئے محمدؐ

ہین آپ مین سب وصف جلالی و جمالی — تابع ہین خور و ماہ و نہار اور لیالی
پایا ہے کہان خضرؑ نے یہ رتبۂ عالی — ڈوبی ہوئی کیا زورق خورشید نکالی

اللہ رے تردستی بازوئے محمدؐ

کس کام کی آنکھین جو نہو اون کا نظارا — افسوس یہ جینا کوئی جینا ہے ہمارا
مرتے ہین کلامی یہی کہکر کہ خدا را — رضوان جو بین مرگ ذرا بھی ہو اشارا

اتراتی ہوئی جان چلے سوئے محمدؐ

خمسہ بر غزل نواب سید محمد جان قدسی ملک الشعرائے شاہجہانی علیہ الرحمۃ

سختی حشر سے اے سرور عالی نسبی — دم بخود ہووین رسل خلق کو ہو تشنہ لبی

اور کرین آپ شفاعت تو کہین سارے نبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

ہے سراپا ترا آئینۂ انوار قدم | نظر شوق ہے اللہ کی تجھ پر ہر دم
کیا ترا حسن ہے اے مہر عرب ماہ عجم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

اے شہ جن و ملک صاحب لولاک لما | جوہر قدس ہے تو نور قدم بھی تجھ سا
دیکھ کر شان تری صانع قدرت نے کہا | نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

خادم خادم خدام سے ہے فخر عالم | اور سگ در کہین بہتر ہے آہوئے حرم
عفو کا تجھسے طلبگار ہون اے شاہ امم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

تو ہے وہ بحر کرم تجھسے ہے سیراب تمام | نام لین تیرا تو کیونکر نہون ہم شیرین کام
تیرے ستدم سے عرب پہ کیا حق نے انعام | نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

شان کو تیری بھلا پا سکے کیون کر ادراک | تجھپہ نازل ہوئی ای شاہ حدیث لولاک
انبیا فخر کرین تیرا جو تھا مین فتراک | شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

مرجع عام ہو عالم کا نہ کیون ملکِ حجاز
کہ تری ذات سے ہی مفتخر اے مایۂ ناز

تری درگاہ کا ہے عرش برین غازہ طراز
بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و روسی و زنگی یمنی و حلبی

نور سے تیرے ہوا سارا زمانہ پُر نور
تیری خاطر ہوئی ارض و فلک و حور و قصور

ہو گئی جنت مین زبانِ عربی ہے مشہور
ذاتِ پاکِ تو کہ در ملکِ عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

دو نون عالم کا وسیلہ ہی تو ای نیک صفات
باعثِ خلقتِ عالم ہے فقط تیری ذات

حشر مین کیون نہ کہین تجھسے پھر از بہر نجات
ما ہمہ تشنہ لبانیم تو ئی آبِ حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

تیرا کہلاؤن غلام اور رہون شاہا مضطر
حیف صد حیف رہی فکر و الم آٹھ پہر

مرہم زخم ترا لطف ہے مین خستہ جگر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ہو عطا شربتِ دیدار کہ ہے تشنہ لبی
تری درگاہ سے پھرتا نہین محروم کوئی

عرض کرتا ہے کلامی بزبانِ قدسی
سیدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی
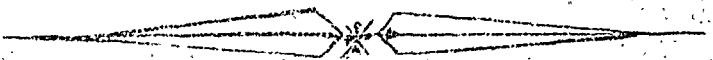
خمسہ بر غزل نواب غلام احمد خان بہادر احمدی رئیس کھجورہ و ممبر کونسل آف ریجنسی گوالیار رحمت اللہ علیہ مصنف صبح نور وغیرہ

میں ہوں وہ عاشق شیدا مرا شیوہ ہی رندانہ
پیارا ہی مری جاں سے بھی مجھکو ذکر جانانہ
زبان پر دمبدم ہیں نالہ ہای دردمندانہ
دل بیتاب پھر صرف غزل خوانی ہی مستانہ
کہ جائز ہی سیہ مستی میں ہو حق بی حجابانہ

نہیں محروم کوئی آجتک کیا خویش و بیگانہ
کوئی بدمست و بیخود ہی کوئی سرشار دیوانہ
کوئی آنکھیں لڑائی در سے ہی امیدوارانہ
عروج اُن پر ہی دائم ساقی قدرت کا میخانہ
سو نہا سو نہ خم بھری ہیں اور لبالب جام پیمانہ

ہوئی سیراب ساری نیک و بد جتنی ہیں آفاقی
شرابی متقی دہری و مشائی و اشراقی
رہا کوئی پیاسا اور نہ اب کوئی رہے باقی
ہے صرف اہتمام تشنہ کامان رحمت ساقی
مزین میہمانوں سی ہی یکسر فرش کاشانہ

ترے قربان نرالی سب تمہاری کوچہ کی راہیں ہیں
مقرب مست و بیخود ہیں نکلتی دلسی آہیں ہیں
حوادث خادم در ہیں انہیں سب دستگاہیں ہیں
گدایان در دولت کی وہ اونچی نگاہیں ہیں
لگائیں ٹھوکریں گر پیش پا ہو تخت شاہانہ

جہان بی لقا ہی جلوہ گہہ رحمت کی جلووں کا
تماشہ عالم کثرت میں ہی وحدت کی جلووں کا
دل و جان ہیں فدا یہ رنگ ہی صنعت کی جلووں کا
تماشا کرتے ہیں ہم شاہد قدرت کی جلووں کا
تصور سی ہمارا پردۂ دل ہے پری خانہ

نہ پہونچے آدمی ہرگز جناب کبریائی تک
نگہ جا سکتی ہے کب آفتاب کبریائی تک

پہونچنا یون تو مشکل ہے حجاب کبریائی تک
رسا ہے نالۂ پر درد باب کبریائی تک

کبھی خالی نہین جاتا ہے غوغائے گدایانہ

کلامی حضرت نواب سے تم جا کے یون کہدو
کرو گے جو کرنا ہے غنیمت وقت کو سمجھو

ڈرو اللہ سے دنیا پہ اب تو لپشت پا مارو
سو ڈب احمدی باب الٰہی پر جبین رکھو

کہان کا مطرب و ساقی کہان کا جام پیمانہ

ھو الغنی

الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ این رسالہ ایست در باب شناخت
مرشد کامل کہ حسب ارشاد جناب مولانا و مرشدنا حافظ احمد جونپوری خلیفہ الرشید
وخلیفہ مولانا کرامت علی خلیفہ حضرت امام اوحد برگزیدہ بارگاہ صمد سید زاد
مولانا سید احمد رائے بریلوی رحمہم اللہ قدس اسرارہم مشعر بر بعض کیفیت
خاندانی خود و شادی کتخدائی خود و سبب سکونت بمقام دار الریاست ٹونک
راجپوتانہ و بیعت بر دست مبارک مرشد برحق حضرت محبوب احد مولانا خواجہ احمد
نصیر آبادی و تجدید بیعت بر دست مبارک مولانا حافظ احمد قدس اسرارہم
حسب تحریر شریف حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ از
کتاب روح البیان و عوارف و حکم و شفا نوشتہ شد۔

مسمی

بہ رسالہ شناخت مرشد

بمطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خان صاحب طبع شد

۱۳۲۲ھ

ہو العلی الاعلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و نعت و منقبت معہ احوال بعض بزرگان و خوبی اتباع شریعت غرا

بعد حمد پاک رب العالمین — اور نعت سرور دنیا و دین

منقبت اصحاب سرور کی لکھون — تھے جو سب محبوب بیچون و چگون

اولاً صدیق اکبر یار غار — جان و دل سے عاشق پروردگار

دویمی فاروق اعظم باصفا — سویمی عثمان عفان باحیا

چارمی شیر خدا دلدل سوار — قاتل کفار جن کی ذوالفقار

سیدہ وہ دونون عالم کی پناہ — جن کے در کا ذرہ ذرہ رشک ماہ

وصف ہو سبطین کا کس سے بیان — ہین سرور قلب شاہ مرسلان

اور وہ جتنے پاک زاد پاک دین — جو مبشر ہین بجنت بالیقین

جس قدر اصحاب ہین ان کے سوا — ہین وہ سچے عاشق رب العلا

سرورِ ابرارِ عالم ہین تمام
مقتدائے اہلِ دین ہے ایک ایک
ہو قطب ابدال یا غوث و ولی
اولیا کا سر ہے اون کی خاکِ پا
جو مخالف اون کا ہے گمراہ ہے
رہنمائے دین برحق ہین وہی
بندۂ عاجز کلامی خستہ دل
ہو منو کرتا ہے عرضِ مدعا
ہے بیان مرشد کا یہ اوصاف کا
قابلِ ارشاد و بیعت ہے وہی
اور ہو جو شرعِ اقدس کے خلاف
معرفت کا ہے اوسی دعوی غلط
خرق عادت بھی جو اوس سے ہون ہزار
ہان مگر مجذوب اہلِ بیخودی
عشقِ مولا مین ز خود رفتہ ہین وہ
اون کو سدھ بدھ جا کی اپنی نہین
مضطر و بیخود ہین وہ شام و سحر

سب سے اعظم اور اکرم ہین تمام
مہرِ افلاک یقین ہے ایک ایک
اونکے رتبہ کو نہ پہونچے وہ کبھی
ہین امام اولیاؤ اصفیا
دشمنِ پیغمبر و اللہ ہے
کالنجوم ارشاد کرتے ہین نبیؐ
زشتیِ اعمال سے جو ہے خجل
گوشِ دل سے جو سنے پائے جزا
مرشد ایسا ہو جو وے حق سے ملا
ہو سراپا تابعِ شرعِ نبیؐ
یاد رکھو ہے وہ شیطان بے خلاف
خود غلط املا غلط انشا غلط
ہو نہ مردِ حق کو اوس کا اعتبار
ہے جدا حال اون کا عالم اور ہی
اشتیاقِ دید مین خستہ ہین وہ
تن کہین ہے دل کہین ہے جان کہین
جلوۂ حق اون کی ہے مدِ نظر

بس اسی سی ہین وہ مرفوع القلم | ہین فنائے عشق مولا دمبدم
اور جو ہین ذی رشاد و ذی سلوک | ہین جہان کے وہ سلاطین و ملوک
طالب حق عاشق زار رسول | اون کی ہے گفتار گفتار رسول
اون کا جو دم ہے دم عیسیٰ ہے بس | قدسیون سی بڑھ کے ہین قدسی نفس
ہین وہ غرق بحر لاالاالٰہ | لامکان ہے اون کی ادنیٰ سیرگاہ
وصف مین اونکے جناب مولوی | کرتے ہین ارشاد باصدق دلی
ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا | گو نشین اندر حضور اولیا
گفتۂ او گفتۂ اللہ بود | گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اولیا راہست قدرت از الٰہ | تیر جستہ باز گرداند ز راہ
خالق و مخلوق سے شامل ہین وہ | فرد ہین دنیا مین اور کامل ہین وہ
کہانا پینا اون کا ہے بہر خدا | جاگنا سونا ہے سب حبّ و ولا
زندگی اون کی خدا کے واسطے | موت بھی اون کی خدا کے واسطے
موت کیا وصل حق و وصل رسول | بس یہی دولت ہے اور سب ہے فضول
دوسری جا اس طرح فرماتے ہین | راہ حق اس طرح سے بتلاتے ہین
اے بسا ابلیس آدم روئے ہست | پس بہر دستے نباید داد دست
یعنی مرشد کر بخوبی جانچ کر | ہو نہ اس رہ مین تو مثل کور و کر
بس اسے درکار ہے عقل سلیم | تا ندامت ہو نہ تجھکو اے فہیم

بعض تو اسوقت مین ایسے ہین پیر ۔ جانتے ہین ذی خرد جیسے مین پیر

پیر جی ہونے سے اون کو کام ہے ۔ شاہ صاحب پیر صاحب نام ہے

کرتے ہین بدنام نام فقر کو ۔ پاک باطن باصفا جیسے ہین جو

شکل اون کی سی بنا کر یہ ضرور ۔ اونسے بھی کرتے ہین بدظن بے قصور

ہین جو اون مین صاحب راز و نیاز ۔ چھوڑ بیٹھے شوق سے روزہ نماز

اون کا کیا کہنا کہ پہونچے ہین وہان ۔ سیّد عالم نہین پہونچے جہان

غوث اور اقطاب نے وہان کی ہوا ۔ بیگمان یارو نہین کھائی ذرا

کیا کرین کس کام کے صوم و سجود ۔ ہے نماز عاشقان ترکِ وجود

ترک ہستی یہ ہے سیرون کھاتے ہین ۔ اور عمدہ عطر بھی منگواتے ہین

کنگھی مستی سے بھی رہتے ہین درست ۔ جز نفع دنیوی مین بھی ہین چست

ہین فدا بس غوث کے وہ نام پر ۔ غوث ضامن اونکے ہین ہر کام پر

دونون عالم مین وہ ہین اونکے کفیل ۔ واسطے اونکے نہین شرع جمیل

بعضے بعضے چشتیہ کاکل دراز ۔ سینے دیکھے تارکِ روزہ نماز

ہے لباس سرخ اون کے زیب تن ۔ اور صحبت مین بتانِ گلبدن

دید حق ہے اونکے ہی دیدار مین ۔ جوش ہے بس قلب پر انوار مین

عشق خواجہ مین وہ بیخود ایسے ہین ۔ خاص ہین اللہ کے بس جیسے ہین

ہین بزرگون کے مقابر اس لیے ۔ تاکہ اونسے آدمی عبرت کرے

اورکرے وہان پر دعائے مغفرت
لیکن اب بعضون کو تو اے خوش نیت

یہ مزارات بزرگان سلف
ہین تماشاگاہ وجائے لاتخف

حضرت خواجہ بھی اپنے خوش نہین
ہین مخالف اونکے یہ ہی بالیقین

حضرت غوث اور خواجہ بادشا
عشق اللہ و نبی مین تھے فنا

ہوکے فانی وہ بقا باللہ ہوئے
دین اور دنیا کے دونون شہ ہوئے

جان و دل سے پیرو شرع نبی
تھے وہ دونون یہ حقیقت ہے کھلی

تابع شاہ شریعت تھے وہی
پیشوایان طریقت تھے وہی

سرور ملک ہدایت دونون ہین
والی ملک ولایت دونون ہین

پر کوئی ہمکو یہ بتلائے ذرا
کب نماز اون کی ہوئی کوئی قضا

یاالٰہی دے انہین توفیق نیک
پیرو شرع نبی ہو ایک ایک

اوصاف مرشد برحق و کیفیت بیعت

میرے مرشد خواجہ احمد باصفا
سید سادات تاج اولیا

سرگروہ عاشقان بانیاز
تاجدار کشور اسرار و راز

ہادی و پشت پناہ مومنین
عاشق و محبوب رب العالمین

تھے بزرگون مین مرے وہ پاک زاد
وصل حق سے پاچکے قلبی مراد

تھے نصیرآباد مین وہ ذی وقار
اور وہ ہین پر فیض ہے اون کا مزار

شاہ علم اللہ مرے جد ساتوین
نقشبندی اور یگانہ فقر مین

افتخار ہند و قیوم زمان
سرگروہ واصلان و کاملان

گیارہوین صدی مین تھے صاحب ارشاد
جو کہ ہے رائے بریلی خوش نہاد

رونق افزا تھے وہین با صد صفا
اور لب دریا ہے اون کا دائرا

اون کی وہان مسجد ہے اور قبر شریف
دمبدم ہو اونپہ رضوان لطیف

بس وطن ہے میرے آبا کا وہی
بارہ سواسی (۱۲۸۰) مین تھی شادی مری

سال میری عمر کا تھا سولہوان (۱۶)
کی مری شادی پدر نے ہی وہان

وہ جوار رحمت حق مین رہین
اور طین فردوس کی سب نعمتین

والدہ بھی میری رب العلی
ہون ترے افضال و رحمت دائما

آگئے تھے حضرت نصیر آباد سے
تا ہون رونق بخش بزم عقد کے

میرے والد کے تھے ماموں وہ جناب
باپ بیعت سے ہوئے جب فیضیاب

تو وہین مین بھی مشرف ہو گیا
فضل یہ اللہ کا مجھ پر ہوا

کر کے شادی ٹونک آئے باخوشی
عہد سے دادا کے مسکن ہے یہی

چند روز اون کی نہ خدمت مین رہا
آرزو یہ اپنے دل مین لے گیا

باعث سکونت بدار الریاست ٹونک

ٹونک مسکن کیون ہوا یہ بھی لکھون
ہے ضرور اظہار اس کا اب کرون

سید احمد مرشد بر حق جو تھے
جنگ بالاکوٹ مین حق سے ملے

ہجر سے اونکے فدائی خاص و عام
ہو گئے ازبس پریشان بالتمام

سید احمد وہ حبیب ذوالجلال
حامیٔ دین ماحیٔ فسق و ضلال

شاہ علم اللہ کے گھر کا چراغ
گلشن اسلام جس سے باغ باغ

جس کے خادم قطب ربانی ہوئے
جون جنید و شبلی ثانی ہوئے

کی نظر جس پر ہوا فوراً ولی
کیا نظر دولت تھی مرد راہ کی

سید احمد پادشاہ اولیا
آفتاب آسمان اصطفا

ہادیٔ برحق امیر المومنین
نور چشم سرور دنیا و دین

میرے دادا اور میرے نانا شفیق
بھانجے تھے اون کے اور پیارے رفیق

چند روز دن حیدرآباد آرہے
اوس مین جو فرمانروا تھے سند کے

تو انہون نے قدردانی کی بہت
خسروانہ مہربانی کی بہت

تھے وہ عالیجاہ اور عالی حشم
ہو خدا کا رحم اون پر دمبدم

میرے نانا اور اہل خاندان
ٹھیرے با اعزاز و با اکرام وہان

تھے وہین حضرت کے بھی اہل و عیال
ہو نہین سکتا ہے شکر لایزال

پر مرے دادا ہمراہی ہوئے
ٹونک مین آئے رفیقون کو لیے

تھے یہان مسند نشین فرمانروا
وہ امیر الدولہ مرد با خدا

جن کی جرأت اور شجاعت ہند مین
اور اقبال و سخاوت ہند مین

تھی عیان جون آفتاب نیم روز
اون کے سب اخلاق تھے عالم فروز

خان خانان زمانہ تھے وہی
قدردانی مین یگانہ تھے وہی

سروروں کے سرورو سردار تھے
اور شریفوں کے بدل غمخوار تھے

بہرہ ور تھے دولتِ دارین سے
سلطنت مین فقر کے لیتے مزے

وہ ہی بانی اس ریاست کے ہوئے
جو کہ پاس اونکے تھی حضرت رہ چکے

وہ بھی اور اون کے ولیعہد سعید
ہو چکے تھے دونو حضرت کے مرید

خسروانہ کی عنایت دمبدم
اور یہ فرمایا کہ اب چاہتے ہین ہم

آپ اور جو آئے ہین ساتھ آپ کے
آرزو ہے یہان رہین آرام سے

ہر طرح ہوگی مراعات آپ کی
تو مرے دادا بھی اور وہ لوگ بھی

یہان ہی ٹھیرے فضل سے اللہ کے
رکھ لیا سرکار نے اعزاز سے

تھے ولیِ عہد جو عالی ہمم
وہ وزیر الدولہ اور قدسی شیم

وہ رہے اون کے اتالیق و مشیر
جب ہوئے سرکار از حکمِ قدیر

رونق فردوس و گلزار ارم
تو ولیعہد زمان والا حشم

ہوگئے باسطوت واجلال وفر
جلوہ فرما مسندِ اقبال پر

خوبیون کا اونکی ہو کیون کر بیان
تھے وہ بیشک حاتمِ آخر زمان

آسمانِ عدل و خورشید ہمم
ماہتاب چرخ افضال و کرم

خود جوان اقبال اور دولت جوان
ملک سب آباد ہر اک شادمان

وہ وزیر الدولہ اور عالی نسب
ہے امیر الملک بھی جن کا لقب

جان و دل سے عاشق ربِّ قدیر
بیگمان حضرت محمد کے وزیر

کیون نہ رہتے دشمنون پر کامیاب ۔ یعنی نصرت جنگ تھا اون کا خطاب

تھا اسی جا کچھ نہ فیض اون کا روان ۔ بلکہ نازان اونپہ تھا ہندوستان

سارے حکام اور جو سردار تھے ۔ ہند مین سب اون کو تھے مانے ہوئے

پادشہ مین چاہئین جو خوبیان ۔ ذات والا مین تھین اون کے بیگمان

آدمی صورت مین سیرت مین ملک ۔ ذکر خیر اون کا زمین سے تا فلک

شبلی خلوت گاہ مین جلوت مین جم ۔ یار ما این دارد و آن نیز ہم

تھے مشیر خاص گرچہ جد مرے ۔ لیکن اب وہ میر منشی بھی ہوئے

اہلکاری کا مدار اون پر ہوا ۔ جم حشم کا اعتبار اونپر ہوا

میرے نانا تھے جو ملک سند مین ۔ اور حاصل تھا وہان سب کچھ اونہین

شقۂ سرکار پہونچا اون کے نام ۔ اور وہ شقہ عنایت تھا تمام

یعنی آپ اور آپ کے جو ساتھ ہین ۔ بی بیان حضرت کی بھی آئین رہین

اور سب اون کے اعزا اقربا ۔ بے تامل آئین گھر سے آپ کا

مابدولت آپ کے مشتاق ہین ۔ ہجر کے ایام دل پر شاق ہین

قدردان سردار جب ایسا ملے ۔ جان و دل سے کیون نہ قربان ہوجیے

سند سے یہ لوگ سب آگئے یہان ۔ قدردان سردار ہے ایسا کہان

خودبدولت پیشوائی کو گئے ۔ اون کو لے آئے بہت تعظیم سے

جب سے ہم لوگون کا مسکن ہے یہی ۔ شاد خورم ہین بلطف ایزدی

کیفیت وصال حضرت مرشد برحق وتجدید بیعت

بعد شادی مین رہا یہان چند سال | اور وطن مین وہ جناب باکمال
ناگہان بیمار ایسے ہو گئے | یاس سب کو ہو گئی تھی زیست سے
ٹونک سے مین بھی وطن فوراً گیا | مفتخر دیدار مرشد سے ہوا
واصل حق مرشد برحق ہوئے | رہ گئے خادم تڑپتے لوٹتے
اللہ اللہ وہ سراپا جانِ جان | جلوۂ حق دستگیر بیکسان
جن کا ہر دم تھا دم جان بخش بس | کشتۂ عشق خدا عیسیٰ نفس
واصل حق شوق سے یون ہو گئے | عاشق مہجور جون دلدار سے
آرزو دل کی مرے دل مین رہی | بیقراری سی مرے دل مین رہی
خادمون کو یہ ہوا رنج والم | ہو گیا تاریک عالم یک قلم
اونپہ رضوانِ خدا ہووے مدام | تھے فدا اے حضرت خیر الانام
اور تھے حضرت مرے پیر رشید | مولوی سید محمد کے مرید
سید سادات احمد سے جنہین | تھی اجازت اور خلافت رشد مین
بس یکایک شوق یہ مجھکو ہوا | لطف ہے ہو لطف سے ذکر خدا
چاہیئے دولت یہ پیدا کیجئے | دل کو نسبت ہو جو ذکر یار سے
دل وہ دل ہے جس مین سوز و درد ہو | تن سے چھٹکے لب پر نہ آہِ سرد تا ہو
مین رہا جویائے کامل جابجا | بمبئی سے تا بکلکتہ پھرا

سالہا گذرے مجھے پھرتے ہوئے ۔ کی بزرگون کی زیارت شوق سے

وہ کہ ملک فقر و عرفان کے ہین شاہ ۔ واصل حق اہل حال و درد و آہ

اور ایسے بھی بہت دیکھے ہین لوگ ۔ ظاہرا ایسے لیا گویا کہ جوگ

پر نہین اون کو تعلق فقر سے ۔ ہین رنگیلی شاہ اور کپڑے رنگے

کہتے ہین خدام اون کے اور یار ۔ فقر کے ہین بحر ناپید اکنار

اور مجذوبون کی بھی خدمت ہی کی ۔ عالم اون کا اور ہے اور حال بھی

پر کہین تسکین کچھہ پائی نہین ۔ نوبت بیعت کہین آئی نہین

اور بھی مضطر ہوا یہ قلب زار ۔ دمبدم تھا مین پریشان بیقرار

سخت بے تابی سے گہہ با چشم تر ۔ شعر یہ پڑھتا تھا اپنے حال پر

من بہر جمعیتی نالان شدم ۔ جفت خوش حالان و بد حالان شدم

ہر کسے از ظن خود شد یار من ۔ از درون من نجست اسرار من

پر کشود کار سے محروم ہون ۔ سخت مشکل ہے الٰہی کیا کرون

منتظر تھا فضل کا اللہ کے ۔ یاس کو امید جو دم مین کرے

جون پور مین اک مرا داتی تھا کام ۔ چند روز اوس مین رہا میرا قیام

ہین جو مولانا و عالم با عمل ۔ بے نظیر و بے مثال و بے مثل

وہ ابو الخیر اور محمد اون کا نام ۔ اور رکی سے لقب ذی احتشام

میرے ہمدرد اور محسن اور شفیق ۔ صاحب باطن ہین اور مرد طریق

اون کے دولت خانہ پر تھا مین مقیم
میزبان تھے میرے وہ مرد کریم

شکل سے اون کی عیان انوار حق
قلب مین اون کے نہان اسرار حق

صورت و سیرت مین جون اصحابؓ پاک
عشق حق مین چشم تر دل دردناک

رات دن محو رضائے ذو الجلال
مہر چرخ علم دین شیرین مقال

وصف اونکے مین بیان کیونکر کرون
ہان جداگانہ مگر دفتر لکھون

اولیا کا ایک دن کچھ ذکر تھا
ذکر حضرت حافظ احمدؒ آگیا

یعنی بنگالہ مین اون کے فیض سے
تھے جو گمرہ ہادی و رہبر ہوئے

بڑھ کے ہے اکسیر سے اونکی نظر
لعل ہو جائے پڑے گر سنگ پر

قطب اقطاب زمانہ ہین وہی
فرق سے پا تک جمال سرمدی

عاشق شیدائے ربّ لایزال
مظہر شان جلال و ہم جمال

عشق احمدؐ مین وہ ہین ایسے فنا
ہو گئے بے شبہ محبوب خدا

کیا کرے اسمین کوئی چون و چرا
حق نے انکنتم تحبونؔ کہا

تھے جو مولانا کرامت با علی
جونپوری خادم شرع نبیؐ

سید سادات احمد کے مرید
اور خلیفہ بھی تھے اون کے وہ رشید

ہے جو ملک مشرق ہندوستان
حکم مرشد سے مقرر رہتے تھے وہان

تاکہ اون سے بدعتی سب فیض پائین
سن کے وعظ و پند راہ حق پہ آئین

اونسے وہ فیضان حق جاری ہوا
رنگ چھایا جا بجا توحید کا

اونکے بیٹے حافظ احمد نامور — اونکی جا ہین مسند ارشاد پر
باپ سے اپنے یہ ہوکر فیضیاب — ہوگئے بس مرجع ہر شیخ و شاب
ذات سے انکی ہوا یہ فیض عام — ہوگیا پرنور بنگالہ تمام
تھے جو جاہل اور خودبین کور و کر — جلوۂ حق اون کو آتا ہے نظر
آتی ہے گھر گھر سے ہو حق کی صدا — چھا گیا ہے ایک پر رنگ فنا
تھے جو نام حق سے گھبراتے غبی، — رات دن ہین اب وہ صرف بندگی
اک نظر مین اونکی دی کایا پلٹ — اہل حق اب ہر طرف ہین غٹ کے غٹ
اسکو سنتے ہی مرے دل نے کہا — بے گمان اب ہوگیا فضل خدا
دل ہے مرشد دل ہے رہبر خضر دل — دل سے روشن ہے جہان آب و گل
جون پور سے کلکتہ داخل ہوا — ایک سچے دوست سے اپنے ملا
یعنی وہ مولانا یوسف جعفری ؛ — نور چشم مولوی یحییٰ اعلیٰ ؛
بامذاق و اہل دل شیرین سخن ؛ — شعر مین رنجور اور فرد زمن
پٹنہ اون کا مولد و مسکن بھی ہے — سر سے پاتک خیر ہین وہ نیک پے
کالج کلکتہ کے اکزامنر — بلکہ سب بنگالہ کے اکزامنر
میزبان میرے ہوئے باصد کرم — ہمت و اخلاق ہین اون مین بہم
وہان پئے تفریح ٹھیرا چند روز — ہے جو بیری سال جائے دلفروز
اوس مین پہونچا وہان سے پھر پٹنہ گیا — ہے لب ساحل وہ جائے پر فزا

اسے عجب تھا بوٹا مین بحر کرم ‏ ‏ ‏ راہ کی کلفت گئی اور درد و غم

چند روز دن حاضر خدمت رہا ‏ ‏ ‏ کیا کہون جو رات دن تھا دیکھتا

پندرہ دن تک عجب حالت رہی ‏ ‏ ‏ بعد ازان تجدید بیعت مین نے کی

روبرو اپنے مجھے بیٹھال کر ‏ ‏ ‏ مہر نے ذرہ پہ کی جو اک نظر

وہ نظر برق ادائے یار تھی ‏ ‏ ‏ کوندتے ہی کام اپنا کر گئی

اب زبان پر مرشد مرشد ہے بس ‏ ‏ ‏ اے سراپا نور حق قدسی نفس،

اے لقائے تو جواب ہر سوال، ‏ ‏ ‏ مشکل از تو حل شدہ بے قیل و قال

اے دوائے درد دل ای جان جان ‏ ‏ ‏ اے شفائے دردمند ناتوان

یون ہوا اک روز ارشاد جناب ‏ ‏ ‏ سہروردی حضرت شیخ شہاب

تھے وہ شیخ وقت اور فخر زمان ‏ ‏ ‏ ہادی راہ خداوند جہان

ہین کچھ اقوال مشائخ لکھ گئے ‏ ‏ ‏ یعنی مرشد ایسا ایسا چاہیئے

ہین نشان پیر کامل جس قدر ‏ ‏ ‏ لکھ گئے ہین اک جگہہ وہ خوش سیر

نظم ہون وہ سب مین ہون یہ چاہتا ‏ ‏ ‏ دو ورق فرمائے پھر مجھکو عطا

یعنی ان کو نظم اُردو مین کرو ‏ ‏ ‏ ان سے تا ہر ایک شخص آگاہ ہو

مین نے لیکر وہ ورق سر پر رکھے ‏ ‏ ‏ عرض کی بس فخر ہے اس سے مجھے

ترجمہ لکھتا ہون اون کا نظم مین

اہل ایمان غور سے دیکھین سنین

ترجمہ منظوم کلام حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

اس طرح فرماتے ہین شیخ الشیوخ
ہے یہ لازم تجھکو اے صاحب سوخ

مرشد برحق تو کر پہچان کر
تا لگا دے تجھکو سیدھی راہ پر

ہین خلاف شرع جتنے کاروبار
اونسے ناخوش ہے جناب کردگار

اوسکی سب عادات اور سب طرز و طور
دیکھلے چشم بصیرت سے بغور

ہو جو منہیات سے بالکل بری
قابل ارشاد و بیعت ہے وہی؛

ہو ذرا اگر شرع اقدس کے خلاف
بھاگ اوس سے کہہ چکا مین صاف صاف

یہ شرائط مین جو کرتا ہون بیان
یاد رکھہ ہین شیخ کامل کے نشان

خوبیان جس مین یہ ہون باآب و تاب
حضرت سرور کا ہے نائب مناب

بیعت و ارشاد کے قابل ہے وہ
بس وہی مرشد اور اہل دل ہے وہ

ہووے عالم باعمل جاہل نہو
یعنی جاہل گاہ اس قابل نہو

ہو نہ جاہل راہ حق کا پیشوا؛
جو نہ جانے راہ رہ بتلائے کیا

سلسلہ بیعت کا تا حضرت نبی
ہو برابر بیغل و غش اے اخی

دولت دنیا سے نفرت ہو اوسے
ہو نہ جاہ و عیش کی رغبت اوسے

اور یون مرتاض ہو وہ مرد دین؛
نفس کی خواہش کا بندہ ہو نہین

کہائے کم اور سووے کم ہو کم سخن؛
اور عبادت مین ہو بس فرد زمن

رکہے دائم کثرت صوم و صلواۃ
صدقہ بھی دے اور ہو نیکو صفات

صبر اور شکر و توکل اور سخا | اور یقین بھی رکھتے وہ مرد خدا
ہو حلیم و باتواضع باوفا | صادق و قانع بھی ہو اور باحیا
ذی وقار و ذی سکون بھی ہو ضرور | اور جو ہین ایسے صفات ای ذی شعور
سب سے جب موصوف ہو تو بالیقین | ہے وہ مرد راہ رب العالمین
لائق ارشاد و بیعت ہے وہی | جلوہ گر ہین اوس مین انوار نبی
لیکن ایسا شیخ کامل کب ملے | ہان ملے کبریت احمر جب ملے
بلکہ ہے کبریت احمر سے سوا | وہ ملے اس کا نہین ملتا پتا
ہان مگر فضل خداے پاک سے | ہووے یاور گر سعادت تو ملے
گر تجھے ملجائے تو سب کچھ ملا | تو نہ چھوڑ اوسکو نہ ہو اوس سے جدا
جان و دل سے شیفتہ اوس کا تو ہو | خدمتین کر رات دن اپنے تئیکو
اپنا مال و جان بھی کر اوس پر فدا | آپ کو تو جان اوس کی خاک پا
ظاہر و باطن پہ اوسکے رکھ نظر | نقش کر لے خصلتون کو قلب پر
محو اوس کی حب مین ہو تو ہے مزا | یاد رکھ کہتا ہے یون رب العلی
مؤمنو تم ساتھ سچون کے رہو | تا کہ اون کے فیض سے صادق بنو
اس طرح فرماتے ہین خیر الوری | چاہئے ہر دم رہے تو باخدا
ورنہ رہ ساتھ اوس کے جو ہو باخدا | بالیقین تجھکو خدا سے وہ ملا
اوسکی صحبت مین جو تو حاضر رہے | تو ملا دے تجھکو وہ اللہ سے

اور پیمبر اس طرح فرماتے ہین — راہ مولا اس طرح بتلاتے ہین
شیخ اپنی قوم مین ہے اس طرح — ہو نبی امت مین اپنی جس طرح
ہے یہی مضمون عوارف مین رقم — نظم مین نے کر دیا بے بیش وکم
یاد رکھ ہین شیخ کے یہ بھی نشان — اس طرح روح البیان مین ہے بیان
ہو ادائے فرض مین ای خوش خصال — اہتمام اوسکو علی وجہ الکمال
پھر جو واجب ہین ہو ادن مین اہتمام — تا کرے اونکو ادا وہ ذی مقام
پھر موکد سنتین ہین جس قدر — وہ کرے اونکو ادا اوقات پر
بعد ازآن شاغل نوافل مین رہے — ہین نشان بس یہ ہی کامل شیخ کی
لکھتے ہین پھر صاحب روح البیان — اکثر ایسے آدمی ہین اب میان
جو ادائے فرض مین کاہل ہین بس — اور نوافل کے لیے کامل ہین بس
کرتے ہین اون کے لئے سب اہتمام — معتقد ہون دیکھ کر تا مرد خام
جو عطاء اللہ تھے اسکندری — وہ علامت اتباع نفس کی
یون حکم مین لکھتے ہین ای مرد دین — دیکھ لے اوس مین تو کر اوس پر یقین
جو نوافل کے لیے ہر چست چست — اور قیام فرض وواجب مین ہو سست
اتباع نفس کا پیرو ہے وہ — تا سلمان دیکھکر اوس شخص کو
یون کہین ہے عابد و زاہد بڑا — اور وہ حرص وآز مین ہے مبتلا
اور یہی حالت ہے غالب خلق پر — ہان بچائے جسکو رب دادگر

بعد اس کے یون وہ کرتے ہین رقم — طالب اکثر دیکھتے ایسے ہین ہم
مستعد ہین جو نوافل کے لئے — اور نہین پابند پورے فرض کے
ہین فرائض کے لئے جو اہتمام — اون مین قاصر رہتے ہین وہ مرد خام
دیکھ لو تم ہے شفا مین یون لکھا — ہین امام اعظم امام انبیا
یعنی ہین حضرت پیمبر وہ امام — تھا بظاہر اون کا یہان جب تک قیام
تھے امام وہادی و رہبر رہی — گرچہ رحلت آپ کی یہان سے ہوئی
پر سنن موجود باقی ہین سدا — اس سے ثابت یہ ہے اے مرد خدا
ہین سنن موجود جب تک بالتمام — گویا خود موجود ہین خیر الانام
ہو بصیرت جسکو بس دیکھے وہی — ہے جو باقی سنت حضرت نبی
آپ ہین اُمت مین گویا جلوہ گر — مرحبا اے سنت خیر البشر
جبکہ سنت آپکی جاتی رہے — عامل سنت نہ جب کوئی رہے
با عمل ہونے لگین اوس کے خلاف — شک نہین اسمین کہے دیتا ہون صاف
منتظر ہو سب بلاؤ فتنہ کے — حفظ مین رکھے خدا اوس وقت سے
دو ورق کا ہے یہان تک ترجمہ — جو کئے تھے مجھکو مرشد نے عطا
ہے یہ لبس انعام وفضل ایزدی — ہو گئی تعمیل اوس ارشاد کی
یا الٰہی تو اسے مقبول کر — مجھپہ رحمت کی رہے دایم نظر
سید دارین پر یارب سلام — آل اور اصحاب پر بھی ہون مدام

اعلان

یہ کتاب حسب قانون بستم سنہ ۱۸۶۷ء بنام مصنف رجسٹری
ہوچکی ہے کوئی صاحب بدون اجازت مصنف قصد طبع
نہ فرمائیں اور قیمت اسکی عہ علاوہ محصول ڈاک ہے جن
صاحب کو مطلوب ہو خاکسار سے طلب فرمائیں -

المکلف

سید عبد الرزاق کلامی ناظم صمصام الاسلام
منظوم فتوح الشام ساکن ٹونک
محلہ قافلہ